

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ (القرآن العظیم)

# رضا خانی مذہب

جس میں بریلویوں کے گمراہ کن عقائد کی نقاب کشائی کی گئی ہے

جلد دوم

تألیف

ترجمانِ اہل سنت علامہ سعید احمد قادری حنفی دیوبندی سابقہ بریلوی

ناشر

الحسنین اکیڈمی کراچی

جملہ حقوق بحق الحسین اکیڈمی کراچی محفوظ ہیں

نام کتاب: رضا خانی مذہب

نام مصنف: علامہ سعید احمد قادری حنفی دیوبندی (سابقہ بریلوی)

ناشر: الحسین اکیڈمی کراچی

اشاعت: اول

قیمت

کتاب حاصل کرنے کیلئے درج ذیل اداروں سے رابطہ کریں۔

- ۱ احسن کتب خانہ مدرسہ احسن العلوم گلشن اقبال کراچی۔
- ۲ مکتبہ علی و معاویہ سعید آباد کراچی
- ۳ اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی نمبر ۵
- ۴ بیت الکتاب گلشن اقبال نمبر ۲ کراچی
- ۵ قاری عبدالحلیم تاجران اسلامی کتب مدینہ مسجد فیڈرل بی ایریا نمبر ۱ کراچی
- ۶ مکتبہ عمر فاروق مقابل جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی
- ۷ کتب خانہ مجیدیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان
- ۸ کتب خانہ رشیدیہ راجہ بازار راو پلنڈی



تقریظ بخاری و روال، امام المحدثین، شیخ المفسرین  
جامع العقولات و المتقولات  
حضرت مولانا محمد شریف کشمیری صاحب مدظلہ العالی  
سابق استاد الحدیث دارالعلوم دیوبند و حال شیخ الحدیث جامعہ خیر المدارس ملتان  
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکیوم، اما بعد

ہر دور میں تاریخی شواہد سے ثابت ہوا ہے کہ اسلام کے چشمہ بھانی  
اور توحید و سنت نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے آب حیات شیریں کو ناپاک  
و مکدر کرنے والے ملاحدہ و ملاحذہ (خذلہم اللہ تعالیٰ الی یوم القیامہ) کی ایک اجنبی  
الکائنات جماعت یا ایس نہج کی متعدد جماعتیں محافظین چشمہ توحید و سنت  
کے ساتھ برسرِ پیکار رہیں۔ اور حاملین توحید و سنت کے خلاف اپنی پوری طاقت  
بروئے کار لاکر حوام الناس کو ان مردانِ حق سے بظن کرنے کیلئے من گھڑت  
الزامات و اتہامات کی سعی پائید میں مشغول رہے۔ لیکن ان کی مساعی شرمندہ  
تعبیر ہو کر رہ گئیں۔ کیونکہ مقصود کائنات، فخر موجودات۔ سید المرسلین سیدنا  
و مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

لا تنال طائفۃ من اُمتی علی الحق ظاہرین لا یضرم من  
خزلہم حتیٰ یاتوا امر اللہ۔ (ترمذی شریف ص ۲۶)

اور مشکوٰۃ شریف میں نیز الفاظ یہ بھی مروی ہیں۔

لا یضرم من خذلہم ولا من خالفہم حتیٰ یاتوا امر اللہ و ہم علی ذل  
(مشکوٰۃ ص ۵۷)

مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک گروہ قیامت تک دینِ حق پر قائم و  
ثابت قدم رہے گا۔ اور ان کے مقابلے میں جو بھی آواز اٹھے گی اس سے ان علما  
حقہ کے پائے ثبات کو معمولی جنبش بھی نہ ہوگی بلکہ وہ دشمنانِ اسلام اپنی موت



آپ مرجع بنائے گئے۔

برادرانِ اسلام! ۱۲۵۷ھ کی جنگِ آزادی کے بعد جب انگریز کو یقین ہو گیا کہ  
علماء ربانیین کا مقابلہ کرنا نہایت مشکل ہے تو اس نے مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق  
کو منتشر کرنے کے لئے اپنے روحانی فرزند احمد رضا خاں بریلوی کو آلہ کار بنایا  
جس نے اکابرینِ ملتِ اسلامیہ (جن پر فرشتے بھی رشک کرتے تھے) کو اپنی پاپاں  
زبان سے مختلف الزامات لگا کر بدنام کرنے کی مذموم کوشش کی۔ اور ملتِ اسلامیہ  
کو علماءِ حق سے دور کر کے جہالت کے ظلمتِ کدو میں لاکھڑا کیا۔  
لیکن الحمد للہ ثم الحمد للہ، لکل فرعون مواسی کے تحت اخبت الکائنات  
مشیرِ کین کی سرکوبی کے لئے قدرت نے ایسے افراد پیدا کئے جو اپنے علم و فضل  
تقویٰ و طہارتِ توحید و سنت کی تلوار سے ان تمام اریابِ زریخ و الحاد  
کا دجل و تبلیس ظاہر کر کے امتِ مسلمہ کی رہنمائی کرتے رہے۔ اور انشاء اللہ قیامت  
تک ان نفوسِ قدسیہ کے جانشین و متبعین حق و باطل کی جنگ میں باطل کے  
سرکوبی کے لئے سر دھڑ کی بازی لگاتے رہیں گے۔

اسی ضمن میں زیرِ نظر کتاب انمولہ برضا خانی مذہب، مؤلف مولوی سعید احمد  
قادری معروضِ وجود میں آئی۔ جس میں بطریقِ احسن ذریتِ رضا خانیہ کے گمراہ کن  
عقائد کی نقاب کشائی کی گئی ہے۔

حق تعالیٰ سے دُعا ہے کہ اس کتاب کے ذریعہ طالبانِ راہِ ہدایت کو ہدایت  
نصیب فرمائے اور اس کتاب کو مؤلف موصوف کی نجات کا ذریعہ بنائے (آمین)

واللہ یقول الحق و هو یمد ی السبیل

محمد شریف کشمیری عفا اللہ عنہ



تقریظ

بقیۃ السلف، حجة الخلف الحافظ استاذ المحققین، مقدم المفسرین

حضرت مولانا قاضی شمس الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ

سابق مدرس دارالعلوم دیوبند و حال شیخ الحدیث جامعہ صدیقیہ گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم، نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم، اما بعد

احقر نے مولانا سعید احمد قادری کی کتاب ”رضا خانی مذہب“ کے

چند اقتباسات سنے جس سے احقر اس نتیجہ پر پہنچا کہ اس طرح کی کتاب اللہ تعالیٰ کی توحید کو پھیلانے کے لئے اور کفر و شرک اور بدعات کی ظلمت کو مٹانے کے لئے نہایت ضروری اور مفید ہے۔ اور ساتھ ہی اس نتیجہ پر پہنچا

کہ اس کتاب کے مصنف ایک برگزیدہ محقق عالم ہیں۔ لہذا مسلمانان عالم سے درخواست کرتا ہوں کہ اس کتاب سے بیش از بیش استفادہ کریں۔

وما علینا الا البلاغ

احقر شمس الدین عفی عنہ



تقریظ

غزالی دور ال، استاد العلماء رئیس المفتین

حضرت مولانا محمد مالک کاندھلوی مدظلہ العالی

رکن مجلس شوریٰ پاکستان - وشیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ، لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

برادر عزیز مولانا سعید احمد قادری کی کتاب رضا خانی مذہب، دیکھی الحمد للہ کتاب ٹھوس دلائل اور ناقابل تردید حقائق اور دلائل پر مشتمل ہے۔ اس دور پرفتن میں موصوف ختم کی یہ تالیف ایک گرانقدر تحفہ ہے۔ اور اسلام میں تقریر دالنے والے فرقہ خالہ کو پوری حقیقت کے ساتھ دنیا کے سامنے نمایاں کر دیا ہے۔ اسلام کی بنیاد کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ بدعت و شرک توحید کے ساتھ کبھی بھی جمع نہیں ہو سکتا۔ ہر مسلمان یکیلے ضروری ہے کہ وہ اپنے دین کی حفاظت کے لیے شرک اور مشرکانہ عقائد کو سمجھے اور اور وہ فرقے جنہوں نے مشرکانہ عقائد اور رسوم کو دین بنا لیا ہے ان سے اجتناب و پرہیز کرے۔

دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کتاب کے ذریعے توحید و سنت کی

اشاعت فرمائے اور مسلمانوں کو گمراہیوں سے بچائے۔ آمین

محمد مالک کاندھلوی



## تقریظ

از یادگار سلف قدوة العلماء فاضل جلیل حضرت مولانا فاضل حبیب الرحمن علی  
مہتمم و ناظم اعلیٰ و مدیر "ارشید" جامعہ رشیدیہ، ساہیوال

ترے نام سے ابتداء کر رہا ہوں

مری انتہائے نگارش یہی ہے

رضائی فرقہ بدعتیہ ضالہ نے تکفیر المسلمین کر کے ملت اسلامیہ کو پارہ پارہ کرنے کی ناپاک

سعی کی۔ کسی صاحب نے ایسے لوگوں کے بارے میں خوب کہا ہے

زہار از ازاں قوم نباشی کہ فریبند حق را بسجود و نبی را بدرد

مسائل میں اختلاف قابل برداشت لیکن تکفیر بازی سب سے بڑا جرم اور سب سے بڑا گناہ

ہے، کفر کیے سے جو لایا وہ مسلمان کیسا

جناب عزیز مولانا سعید احمد قادری نے رضائی پارٹی کی کتب سے جن حقائق کو پیش کیا

وہ لاجواب ہیں، اور ایسے حقائق کہ جن کی تردید اہل بدعت قیامت تک نہیں کر سکتے اور انشاء اللہ

نہ کر سکیں گے مولانا ظفر علی خان مرحوم نے بدعتیوں کے لیڈر کے بارے میں جو رباعی لکھی،

اس پر اختتام ہے جو ہماری تقریظ کا خلاصہ ہے

کوئی ترکی نے کیا کوئی ایران نے کیا کوئی دامن نے کیا کوئی گریبان لگا

رہ گیا تھا بس فقط اک نام اسلام کا و بھی ہم سے چھین کر احمد رضا خان نے کیا

راقم

فاضل حبیب اللہ رشیدی، مدیر "ارشید" ساہیوال

تقریظ

فخر الاسفیاد۔ سلطان العارفین، سراج السالکین، امیر طریقت زہر شریعت

جانشین شیخ التفسیر

حضرت مولانا عبید اللہ الہی صاحب مدظلہ العالی

برادر عزیز مولوی سید تقی قادری صاحب جیسے باصلاحیت اور ہونہار  
نوجوان عالم دین نے جس محنت اور خلوص سے یہ عجائز نافع مرتب کیا ہے۔ اسے  
دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی۔ مجھے یقین ہے کہ ان کی اس محنت کے نتیجہ میں لوگوں  
کو سب حقہ اہلسنت وجماعت (حنفی دیوبندی) اور ان کے بالمقابل بدعتی  
طبقات کو سمجھنے میں بڑی مدد ملے گی۔

میں اُمید کرتا ہوں کہ برادران اہلسنت اس مفید و نافع کتاب کی  
کا حقہ قدر کریں گے۔ اور اس کی بابت اشاعت کر کے اپنا دینی فریضہ  
سرا انجام دیں گے

اللہ تعالیٰ اس محنت کو قبول فرما کر اسے ان کے لیے ذخیرہ آخرت بنائے

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

احقر عبید اللہ الہی





# عالم بے بدل، قیہ بے مثال حضرت مولانا مفتی محمد عیسیٰ صاحب مدظلہ

استاذ الحدیث مدرسہ نھرقہ العلوم کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ات مسلمہ جس کا اولیں پروگرام وحدت امت کی آبیاری تعمیر وترقی تھا  
اس میں گھن گنا مقدر تھا۔ تو ائمہ مضلین (گر اٹلیڈر) پیدا ہوئے۔

رضا خانی مذہب اس سلسلہ افتراق امت کی بڑی کڑی ہے۔ اس مذہب  
کے بانی مولوی احمد رضا خاں کی تدلیس اور فریب کاری کا پہلا زینہ ہے کہ اُس نے  
اکابر علماء ہند کی واضح عبارات میں تحریف کر کے انہیں اپنے اختراعی کفری معانی  
پہنائے۔ زیر نظر کتاب ”رضا خانی مذہب“ میں یہ دکھلایا گیا ہے کہ جو شخص  
دوسروں پر خدا و رسول کی دشمنی کا گھناؤنا الزام دھرتا ہے۔ خود کس قدر  
درپردہ خدا تعالیٰ کی توحید و معرفت اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کے منصب رسالت اور شان عصمت کا گستاخ ہے۔ اس نے خدا تعالیٰ  
جل و علی شانہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو  
خصوصاً ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے بارے کتنی گھٹیا، ایمان سوز، شرم  
وجیا سے عاری بیباکانہ زبان استعمال کی ہے۔

اہل علم و شریعہ کے یہ بھی فریضے میں داخل ہے کہ غالی لوگوں کی تحریفات  
کا پردہ چاک کر کے اسلامی روپ میں ڈھلنے والی شخصیات کی دروغ بافی اور  
کوان کے اصلی رنگ و روپ میل متعارف کرائیں۔ اس طرح جاہل و حق

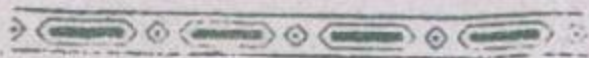
۱۰  
ناشناس لوگوں کے اصلا حقیقت پر پردہ ڈالنے کیلئے خود ساختہ جیلے اور  
بہانے باقی نہ رہنے دیں۔

تاکہ عامۃ المسلمین ان کے فاسد خیالات اور غلط عقائد و اعمال کی  
ریشہ دوانیوں سے امتِ واحدہ میں افتراق و انشقاق کی خبیث شجرکاری سے بچ  
سکیں۔

یہ اس سلسلہ کی بڑی اہم ضرورت ہے جیسے ہمارے عزیز دوست مولانا  
سعید احمد قادری دام فیضہ نے بطور فرض کفایہ اہل علم کی طرف سے ادا کر دیا ہے  
بندہ نے رضا خانی مذہب کا مطالعہ کیا ہے۔ اور اکثر و بیشتر مقامات  
مولانا موصوف سے سنے ہیں۔ حوالجات بالکل صحیح، استدلال قوی اور تبصرہ  
بے لاگ اور بر محل ہے۔ عام فہم، صاف و شستہ زبان میں مطالب کو سمجھایا  
گیا ہے۔

نفع اللہ بہذہ العجالة المسلمین واصلح بہما لتصلح العقائد  
والاعمال بالہم۔ آمین

بندہ محمد عیسیٰ عفی عنہ  
مفتی و مدرس نصرت العلوم گوہر النوالہ





فاضل جلیل عالم نبیل جامع المعقول و المنقول

حامی توحید و سنت قاطع شرک و بدعت

استاذ العلماء حضرت مولانا محمد رفیع صاحب فیلہ

صدر مدرس جامعہ فضلیہ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ و اما بعد  
 دین اسلام صرف دو امور کی اتباع کا نام ہے۔ ایک کتاب اللہ اور دوسرا  
 سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے خلاف کوئی واقعہ وغیرہ ہو تو وہ مردود ہے  
 ان دو امور کی صحیح خدمت کا حق حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور ان کے  
 فرزندوں اور متعلقین نے کیا۔ اس لئے ان پر کئی مصائب آئے۔ ان کے بعد اللہ  
 تعالیٰ نے یہ کام اکابرین علماء دیوبند سے لیا۔ دارالعلوم دیوبند میں ایسے اکابر کا اجتماع  
 جہاں مفسر بھی تھے۔ محدث بھی تھے۔ اور فقیہ بھی تھے۔ اور صوفیاء کاملین تو معقولات  
 کے امام بھی تھے۔ اور ہر باطل شرک و بدعت کے خلاف مثل تیغ بے نیام تھے۔ اور  
 انگریز حکومت کے خلاف جو کام ان اکابر نے دیوبند کی سرزمین سے لیا۔ یہ انہی  
 کا حصہ تھا۔ ایسی اجتماعیت اس سے پہلے بھی ہوئی ہے۔ لیکن اس کے  
 بعد ایسی اجتماعیت آج تک دیکھنے میں نہیں آئی۔

انگریز نے دو مجدد پیدا کیے۔ ایک مرزا غلام احمد قادیانی جس سے ختم نبوت  
 کے خلاف گروا کر کفر کی تقویت کرا دی۔ اور دوسرا مجدد احمد رضا خان بریلوی  
 ہے۔ جس سے توحید اور سنت کے خلاف اور بدعات کو واقعات کا ذرا اور

روایات موضوعہ کے ذریعہ تقویت دلائی اور اکابرین علماء دیوبند کے خلاف کفر کا طوفان اٹھایا اور نہایت اغلظ زبان استعمال کی اور علماء دیوبند کی تکفیر کو اپنا ذریعہ نجات سمجھا رہا تو اس سلسلہ میں "رضا خانی مذہب"، تالیف مولانا سعید احمد قادری کو میں نے پڑھا۔ انداز بیان بہت شاندار ہے۔ مسائل کو پیارے انداز سے ذکر کیا ہے۔

اور یہ کتاب اپنے موضوع میں بے مثال ہے۔ نیز بریلوی کتب کا حوالہ دیکھ کر رضا خانی امت کے دانت کھٹے کر دیئے ہیں۔ بریلوی بیان کے جتنے مسائل ہیں قرآن مجید اور احادیث نبوی کے سراسر خلاف ہیں اس لئے قادری صاحب نے ایک گونہ ضرب بھی لگائی۔ دعا ہے کہ عزیز کو خدا تعالیٰ دین کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کا اور موقعہ عطا فرمائے۔ آمین

واللہ اعلم بالصواب

محمد دین

مدرس جامعہ فضلیہ عالی مسجد نواں کوٹ ملتان راولپنڈی





# مفسر قرآن پرفیسر حضرت علامہ نور الحسن خاں برکات

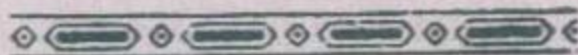
شعبہ اسلامیات پنجاب یونیورسٹی لاہور

اس پر آشوب و پر فتن دور میں مولوی سعید احمد صاحب قادری جیسے نوجوان علم کا وجود ہزار غنیمت ہے۔ مولوی صاحب موصوف نے ”رضا خانی مذہب“ اس محنت اور کاوش سے ترتیب دیا ہے اور اس خوبی سے استدلال اور استنباح سے کام لیا ہے کہ بے ساختہ تحسین و آفرین کے کلمات زبان سے نکلنے لگتے ہیں انسان کا سب سے قیمتی سرمایہ اس کی ایمانیات اور عقائد صحیحہ ہیں۔ اور عقائد صحیحہ میں عقیدہ توحید باری سرفہرست ہے۔ بایں معنی کہ اگر عقیدہ توحید درست نہیں تو دوسرے عقائد لاحقہ حاصل اور بے نتیجہ ہیں۔

مولوی سعید احمد صاحب نے احمد رضا خاں صاحب کے عقائد کو ان ہی کی تالیفات سے نقل کر کے واشگاف اور پُر زور استدلال سے ان کی تردید کی ہے، اللہ تعالیٰ مولوی صاحب کی عمر دراز کرے اور عقائد صحیحہ و حقہ کی تبلیغ کی انہیں مزید توفیق دے

ع ایں دعا راز من و از جہل جہاں آئین باد

نور الحسن خان



تقریر

خطیب پاکستان، فضل جلیل منظر الہنت، الحاج حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب  
دامت برکاتہم  
مہتمم جامعہ قاسمیہ، فیصل آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم :

مولانا سعید احمد قادری ایک ستعدت و حیدر پرست عالم دین ہیں۔ انہوں نے  
رضا خانی مذہب بلکہ کراہل بدعت کے تابوت میں ایک مضبوط میخ ٹھونک دی ہے  
نوجوان علماء کراہل بدعت کے خلاف دینی اور علمی محاذ اس دور میں قائم کرنا بہت  
بڑا جہاد ہے۔

مولانا موصوف اس سلسلہ میں جو کارنامہ سرانجام دے رہے ہیں انہیں  
اس پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور ان کی اس تصنیف کی مقبولیت کے لئے بارگاہ  
خداوندی میں دست دعا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین حقہ کی اشاعت و  
ترویج کے لئے جانفشانی سے محنت کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

محمد ضیاء القاسمی

خطیب، فیصل آباد





تقریظ

دام فیضہ

خطیبِ اسلامِ عالم بے بدل حضرت مولانا الحاج محمد اجمل خاں صاحب  
خطیبِ اعظمؒ لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ، نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ۔ اے اے  
اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اور مسلمانوں کی دین و دنیا  
میں کامیابی نبوت کے لائے ہوئے علم و عمل سے وابستگی میں ہے۔ عہد رسالت

کے مسلمانوں کو آج کل کے مسلمانوں سے یہی چیز ممیز کرتی ہے

لہذا ان میں اسلام کا شعور اور اس کا علم تھا۔ ان میں اسلام کی  
ایسی شدید محبت اور لگن تھی کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بتلائے طریقوں  
سے سزاوارتہ اپنا پسند نہیں کرتے تھے۔ اور وہ اپنی کامیابی و کامرانی سنت نبوی  
کی اتباع میں سمجھتے تھے۔

عہدِ حاضر میں بھی اتباعِ سنت اور اجتنابِ عنیِ البدعت نہایت ہی  
ضروری ہے۔ اور اس کی اشاعت تحریر و تقریر کے ذریعے عامۃ المسلمین تک  
پہنچانا ضروریاتِ دین میں سے ہے۔ اسی جذبہ و دلولہ کے پیش نظر مولانا  
سعید احمد قادری نے ”رضاخانی مذہب“ نامی کتاب نہایت جانفشانی اور سعی  
و کاوش سے نثر و نثر اور مکمل حوالوں سے مرتب کی ہے۔

اس دورِ پرفتن میں مسئلہ کی اہمیت کے پیش نظر اس کتاب کی تشہیر  
و تبلیغ بہت ضروری ہے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو شرک و بدعت کے ظلمت  
کدو سے نکال کر توحید و سنت کی راہ پر گامزن فرمائے۔

اور مؤلف موصوف کی سعی و کوشش کو شرف قبولیت سے نوازے۔ اور  
عامۃ المسلمین کے لئے اسے مفید اور نافع بنائے

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آیین آباد

استقر الانام

محمد امجد افغفرہ ، لاہور





# فہرست مضامین

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۳	شیطان ہر جگہ حاضر و ناظر ہے	۲۴	انتساب
۲۴	اللہ تعالیٰ کو ہر جگہ موجود ماننا کفر ہے	۲۵	مقدمہ، از علامہ عبد الرؤف فاروقی
۲۶	سُبْحَانَ مَا أَعْظَمُ شَأْنِي	۳۰	معرض مصنف
"	میں ہی ہوں	۳۱	عام چیلنج
۲۷	میں الوہیت میں سب سے زیادہ ہوں	۳۲	حلفیہ بیان
"	مشرک نہیں	۳۳	خراج تحسین
۲۸	صاف کہہ دوں	۳۴	باب اقل: رتبہ والجلال کی توہین
"	معبود و مسجود سمجھو	۳۵	رضا خانی مذہب میں خدا تعالیٰ
۲۹	حق تعالیٰ کو لات و منات کہنا جائز ہے	۳۸	کولمنے والے بے دین ہیں
"	دیکھتے ہیں	۳۹	ابوالفتح ہر گھوڑ میں موجود
۵۰	اولیاء اللہ غیب دان ہیں	"	سیدی فتح محمد کا نام مجالس میں موجود ہوتا
"	نئی مسجود	"	شیخ عبدالقادر جیلانی ہر جگہ موجود
۵۱	تمام مخلوق پیر کی چوکھٹ پر	"	سید عبداللہ سومعی جنگل میں حاضر
"	صفت تیری بے عدد	"	ایک بزرگ وقتہ داحیہ میں
۵۲	سند پڑھنا جائز ہے	"	شریکہ جاسکتا ہے
۵۳	خدا تعالیٰ روپوش رہتا ہے	۴۱	کافر ہر جگہ حاضر
"	محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا جانو	۴۲	حضرت عائشہ علیہ السلام حاضر و ناظر ہیں

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۷۰	خدا حاجت روا یا جبریل علیہ السلام	۵۴	خدا اور غوث ایک ہیں
۷۰	خدا حاجت روا یا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام	۵۵	اللہ بادشاہ کتا ہے یا حضرت علیؑ
۷۱	اللہ تعالیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام	۵۵	ہم مانیں گے نہیں
۷۱	سے مشورہ لیتا ہے	۵۵	اللہ تعالیٰ نے اپنا نام تبدیل کر لیا
۷۱	حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے	۵۶	تو خدا شکل انسان میں
۷۱	رب کے وزیر اعظم ہیں	۵۶	اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے
۷۲	خدا تعالیٰ قدرت نہیں رکھتا	۵۷	اللہ سے استعانت طلب کریں یا نبیؐ
۷۲	خدا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی	۵۷	خانہ کعبہ ولی کی خدمت میں
۷۲	اطاعت کرتا ہے	۵۹	خانہ کعبہ اور عرش الہی مجر کرتے ہیں
۷۳	ہر قسم کی نعمت خدا سے ملتی ہے	۶۰	آستانہ علی پور بھی خانہ کعبہ ہے
۷۳	ہے یا حضورؐ سے ؟	۶۰	اللہ تعالیٰ کے نام گرامی سے انکار کریں؟
۷۴	خدا تعالیٰ پیر کی شکل میں	۶۳	اللہ تعالیٰ حاضر و ناظر نہیں
۷۴	خالق حاجت روا یا مخلوق	۶۴	اللہ تعالیٰ قادر نہیں
۷۶	نعمت توحید	۶۶	خدا تعالیٰ مددگار یا پیر محمد بخش
۷۷	کئی فیگن اللہ کی شان نہیں	۶۷	خدا مددگار یا پیر قطب دین
۷۷	اللہ تعالیٰ مالک نہیں	۶۷	اللہ مددے یا پیر فخر الدین
۷۸	درواہ جہان میں حق تعالیٰ لا حق ہیں	۶۷	اللہ مددے یا خواجہ نور محمد
۷۸	دافع البلاد کون	۶۷	خدا مشکل کشا یا پیر نازک کریم
۷۹	ہر نعمت خدا سے نہیں	۶۹	بریلوی امت کی توحید
۷۹	اولیاء کرام ملک یا مملوک	۷۰	رضا خانی ملاؤں کی توحید



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۸۹	اللہ کی مدد کی ضرورت نہیں	۸۰	اللہ کے بندے یا حضور کے بندے
۹۰	مہیبت کے وقت اللہ کو پکار دیا ولی کو	۸۱	رب زوالجلال مالک و مختار نہیں
۹۲	خدا تعالیٰ کو کذاب سمجھو	۸۱	خزانوں کی گنجیاں اللہ کے پاس نہیں
۹۳	خدا سے مانگیں یا احمد رضا سے	۸۲	احکام شریعت اللہ تعالیٰ کے قبضے میں نہیں
۹۴	خدا دستگیر یا پیر دستگیر	۸۲	خدا تعالیٰ آدمیوں کے مالک نہیں
۹۶	خدا مددگار یا شیخ مددگار	۸۳	اللہ مختار یا حضرت حسینؑ
۹۹	اللہ تعالیٰ دانا یا پیر دانا	۸۳	دیوں کے حال سے واقف ہیں
۱۰۱	خدائی دعویٰ	۸۳	خدا تعالیٰ پر بے بنیاد الزام
۱۰۲	خدا حاجت روا یا حضورؐ	۸۳	جبرائیل علیہ السلام نے بیٹا دیا
۱۰۳	حقائق	۸۳	اللہ تعالیٰ حضور علیہ السلام کا حکم مانتا ہے
۱۰۴	کیا اللہ تعالیٰ احمد رضا کی مرضی کے پابند ہیں	۸۵	حضور علیہ السلام کو خدائی قوت دی گئی
۱۱۳	خدا مشکل کشا یا احمد رضا	۸۵	آسمانوں اور زمین کا مالک کون
۱۱۳	خدا حاجت روا یا پیر جماعت علی	۸۶	اللہ تعالیٰ معاف کرتا ہے یا حضورؐ
۱۱۴	پیر فریدن خدا؟	۸۶	خدا مختار یا غوث مختار
۱۲۰	تاکہ رسوائی نہ ہو	۸۷	خدا دستگیر یا بزرگ دستگیر
۱۲۲	بھالکتے کیوں ہو	۸۷	خدا تعالیٰ دستگیر نہیں
۱۲۳	ہم خدا ہیں	۸۸	گدائے خدا یا گدائے غوث
۱۲۳	اللہ تعالیٰ مشرک ہے	۸۸	ذکر خدا ہو یا ذکر معین الدین
۱۲۳	شیطان موحد ہے	۸۹	اللہ تعالیٰ کی تسبیح یا غوث کی
۱۲۳	خدا کے دامن میں کچھ نہیں	۸۹	سخر خالق کے در پر یا مخلوق کے

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۵۲	اللہ تعالیٰ کا کلام یا مخلوق کا	۱۲۶	بریلویوں کی حق تعالیٰ سے بغاوت
"	مولوی حسرت علی بریلوی کا عقیدہ توحید	۱۲۸	اللہ تعالیٰ حضرت علیؑ کے رُپ میں
۱۵۸	شیخ عبدالقادر جیلانی کا عقیدہ توحید	"	حضرت علیؑ دافع رنج و بلا
۱۵۹	حزب اللہ کے نام	۱۳۰	خدا تعالیٰ کوٹ مٹھن کی لگیوں میں
"	نہ رب ہو	۱۳۱	محمد یار گھڑی والا خدا کے عرش پر
"	رضا خانی فقیر اللہ تعالیٰ کا محتاج نہیں	"	اللہ دہوں کی سجدہ گاہ
۱۶۲	اللہ تعالیٰ سے بیزاری کیوں	۱۳۲	اللہ تعالیٰ مختارِ کل نہیں
"	خدا تعالیٰ متصرف یا ولی	۱۳۳	رضا خانیوں کا عقیدہ توحید
"	اللہ تعالیٰ مالک یا شیخ جیلانیؒ	۱۳۴	مقطعہ یا خدا
۱۶۳	اللہ تعالیٰ کا قبضہ یا احمد رضا کا	۱۳۵	حمد اللہ
"	اللہ تعالیٰ معاف کر لے یا احمد رضا	۱۳۶	شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اور خدائی اختیار
۱۶۵	مرا میں اللہ تعالیٰ پوری کر لے یا احمد رضا	۱۳۷	اللہ تعالیٰ امداد کرتا ہے یا غوث
۱۶۶	احمد رضا اور خدائی اختیار	"	رضا خانی مندرجہ ذیل سوالات کا جواب دیں
۱۶۷	خدا تعالیٰ کا سایہ یا احمد رضا کا	۱۳۸	ذکر فرید ذکر خدا ہے
۱۶۸	خدا دیتا ہے یا احمد رضا	۱۳۹	خدا کا ذکر ہو یا پیر کا
"	خدا انصراف کرتا ہے یا پیر	۱۴۰	ذکر خدا نہ کرنے والے کیلئے عذاب شدید ہے
۱۶۹	اللہ تعالیٰ معین یا اچھے میاں	"	قرآن کریم کا انتباہ
"	اللہ تعالیٰ شفا دیتا ہے یا احمد رضا	۱۴۱	غیر اللہ کے سامنے سجدہ جائز ہے
۱۷۰	خدا دستگیر یا احمد رضا	۱۴۲	اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو عذاب دیا ہے
"	خدا تعالیٰ دانا یا احمد رضا	۱۵۰	خدا کن کو اور کہاں ملتا ہے



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۹۲	خانہ کعبہ طواف کرتا ہے	۱۷۱	خدا تعالیٰ کو پکارو یا غوث کو
۱۹۳	قرآن نور یا احمد رضا	"	اللہ کا نام لینے والے کو خانقاہ سے نکلوا دیا
۱۹۴	خدا سے مانگ	۱۷۲	اللہ تعالیٰ سے امداد لینا حرام ہے
۱۹۵	باب دوم: انبیاء علیہم السلام کی توہین	۱۷۳	خدا تعالیٰ زمین پر ہے
۱۹۶	انبیاء کو بشارت دینا کفار کا دست ہے	"	اللہ تعالیٰ کے سامنے احمد رضا
"	بشریت ایک فاسد خیال	۱۷۴	خدا کو خدا یاد کرتا ہے
۱۹۸	ایسا خیال بھی حرام	"	یوں بھی جنتے ہیں
"	کفار مکہ مکرمہ کا طریقہ	۱۷۵	خدا تعالیٰ کی طرف جھوٹ کی نسبت
"	محمد عمر چھروی کی یا وہ لوٹو	۱۷۷	یہ توحید حق ہے چراغ الہی
۱۹۹	تحریت قرآن کا بہترین مظاہرہ	۱۷۹	خدا کے ہاتھ میں مرید کا ہاتھ
"	فاضل بریلوی کا جاہلانہ عقیدہ	"	اللہ تعالیٰ کی بادشاہی یا بیجماعت علی کی
"	مفتی گجرات کی کج روی	۱۸۰	اللہ سے ناامیدی کیوں
"	پاپائے اچھرو کی جہالت	"	دل عالم الغیب ہوتا ہے
۲۰۰	نور مجسم لباس بشریت میں	۱۸۱	خواجہ معین الدین کا ہوا پر قبضہ
"	جعل غزالی زماں کا جاہلانہ تصور	۱۸۳	مشکل کے وقت بے امید کر سکتا ہے
"	احمد رضا بریلی کا لغو خیال	۱۸۴	حضرت علیؓ کو کلی اختیارات
۲۰۳	تمام انبیاء علیہم السلام کا اعلان بشریت	۱۸۵	خواجہ غریب نواز دافع ہر بلا ہیں
"	حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا	۱۸۶	خدا بگڑی بناتا ہے یا خواجہ
۲۰۴	اما الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلان	۱۹۱	بیت اللہ مجرب کرتا ہے
"	بشریت رسول اللہ پر تعجب کی وجہ	۱۹۲	خدا تعالیٰ پر افتراء

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۲۲	پیر جماعت علیہ السلام {	۲۱۰	حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیر کی شکل میں
	سے افضل ہیں }	۲۱۱	احوال واقعی
۲۲۳	ابلیس حضور کی سی آواز نکال سکتا ہے	۲۱۳	نبی معصوم نہیں
۲۲۴	احمد رضا تمام لغزشوں سے محفوظ ہے		نبی کا معصوم ہونا ضروری نہیں
۲۲۵	حضور کا دہن مبارک رائفل کی طرح تھا	۲۱۴	حضرت آدم علیہ السلام ذلیل ہو گئے
۲۲۷	اللہ تعالیٰ نے حضور کے حرام کرنے {	۲۱۵	جبریل پیر کو سجدہ کیا کریں
	کے لیے کتے بتے رکھے }		خلیل اللہ وزجج اللہ علیہما السلام {
	امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو {		کی شان میں گستاخی
۲۲۸	سانپ سے تشبیہ دینا }	۲۱۶	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں گستاخی
۲۲۹	سانپ کا مٹھل میلاد میں آنے کا ثبوت		پیر فرید ٹھوکر سے مُردے زندہ کرنے نئے
"	احمد رضا بریلوی کا دعویٰ نبوت	۲۱۷	مسیح علیہ السلام کی شان میں گستاخی
"	احمد رضا بریلوی پر درود پڑھنا جائز		حضرت یوسف اور حضرت یعقوب {
۲۳۱	اچھے میاں نبی ہیں	۲۱۸	علیہما السلام کی شان میں گستاخی }
"	درود ابراہیمی نامکمل درود ہے		کیا انبیاء علیہم السلام پیر جماعت علی {
۲۳۲	درود ابراہیمی پڑھنا مکروہ ہے		کے خادم ہیں }
۲۳۳	پیر نازک عین محمد است	۲۱۹	انبیاء ایک دلی کی مجلس و خط میں
"	حشر کے دن حضور کے جھنڈے کا {	۲۲۰	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم {
	سایہ ہو گا یا احمد رضا کے جھنڈے کا }		پردے کے پیچھے
۲۳۴	پیر اور پیر زادہ حضرت یعقوب و یوسف {	۲۲۱	پیر کا ہاتھ حضور علیہ السلام کے ہاتھ سے بہتر ہے
	علیہما السلام کی مثل }	۲۲۲	عقیدہ ختم نبوت پر حملہ



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۵۱	یازید کا جھنڈا نبی علیہ السلام کے	۲۲۵	حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام وزیر اعظم ہیں
	جھنڈے سے بڑا ہوگا	۲۲۶	بیت خانہ بدعت کے عزی
۲۵۲	حضرت فضیل بن عیاض کا دعویٰ	۲۲۷	احمد رضا خان بریلوی کی رسالت
	ذہول طاری ہوا	۲۲۸	مولوی احمد رضا خان پٹنوی ہیں
۲۵۳	حضور صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو	۲۲۹	قرشتے عورتوں سے صحبت کرتے ہیں
	جلسہ کی طرف بلاتے تھے		امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم
۲۵۵	عشق محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں		کی شان میں گستاخی
	مسلمان ہونا شرط نہیں	۲۳۳	رضا خان بیرجتمہ للعالمین ہیں
"	بریلوی امت کا سلام	"	حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیر کی شکل میں
۲۵۶	حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کے	۲۳۴	حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ میں رکھتا تھا
	بدن پر رکھی نہیں بیٹھتی تھی	۲۳۵	ردھم رسول تین روزہ عالی رہا
	کیا شیخ عبد القادر جیلانی کا	۲۳۶	احمد رضا خان بریلوی نبی کریم صلی اللہ
	پسینہ خوشبودار تھا ؟		علیہ وسلم کے دوست ہیں
۲۶۰	کے چارہ ہیں	۲۳۷	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
"	نبی پیر کی سورت میں		آمتی کی شکل میں
"	رحمۃ للعالمین پیر صدر دین کی شکل میں	۲۳۸	حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہاولپور
۲۶۱	اصل وطن بریلی ہے		آیا کرتے ہیں
"	پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم	۲۵۰	حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھائی ہیں
	کے ساتھ بغض کی دیں		حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
۲۶۲	میں وہ ہوں	۲۵۱	نسیان کے مریض تھے



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۷۵	حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھیجتے تھے	۲۶۲	ابو الحسین کا دعویٰ
"	بغیر رضا کے عورت سے نکاح	"	نالائق اور احمق وغیرہ الفاظ
"	بغیر رضا کے نکاح کریں	۲۶۳	سے تعبیر کیا
۲۷۷	حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر الزام	"	شفاعت کی حاجت نہیں
۲۷۸	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ولی میں تبدیل ہیں	۲۶۴	مدینہ الرسول کی توہین
"	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مثل کفار تھے	"	پیران پیر کی شکل نبی صلی اللہ علیہ وسلم
"	حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے	"	سے ملتی ہے
۲۷۹	بعد تادمی محمد عاقل نبی ہوتے	۲۶۵	آستانہ علی پور مدینہ منورہ کی طرح ہے
۲۸۰	رام چند راوڑ کشن جی کی نبوت کا اقرار	"	پیر جماعت علی شاہ مدینہ ہیں
"	زرشت اپنے وقت کے نبی	"	امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر تمہمت
۲۸۱	مہاتما بدھ اپنے وقت کے نبی تھے	۲۶۶	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر مجلس میں موجود
۲۸۲	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مختار کل ہیں	"	گجرات شہر کو مدینہ منورہ بنا دیں
۲۸۷	احمد رضا بریلوی کا سفید جھوٹ	۲۶۸	عہد (نظم)
۲۹۲	حضور صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب ہیں	۲۷۰	پیشاب پاخانہ زمین نکل جاتی تھی
۳۰۵	شیخ عبدالقادر جیلانی کا فتویٰ	۲۷۱	بروقت قضاے حاجت زمین کا شق ہو جانا
۳۰۶	پیر مہر علی شاہ صاحب گورلوی کا فتویٰ	"	ولی کامر تیلہ نبی علیہم السلام سے زیادہ
۳۰۷	رضا خانی ملاؤں کی شہادت	۲۷۳	فخر عالم کہتا ہے اربی ہے
۳۰۸	اسرافیل علیہ السلام صور باجہ	"	قرآنی آیت شیخ عبدالقادر جیلانی
"	کے ساتھ بجاائیں گے	"	کی شان میں نازل ہوئی
۳۰۹	نام محمد ڈر کی وجہ سے لیا	۲۷۴	نسبت سے جنت مل گئی



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۳۱۳	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان	۳۰۹	اویاد بھی انبیاء کی طرح ہیں
۳۱۴	مسجد میں باجا بجانا جائز ہے۔	۳۱۰	مسجد میں ناچنا جائز ہے
۳۱۵	حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منہ تھکے	۳۱۱	پیر فرید کا باطل استدلال
۳۱۶	بحالت جنابت مسجد میں	۳۱۲	نہ سماع حرام نہ سانگی
۳۱۷	مختار گل کون	۳۱۳	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا منہ تھکے

# انتساب

میں اپنے اس تالیف کو بقیۃ السلف، حجتہ الخلف  
 حامی توحید و سنت، قاطع شرک و بدعت، غزالی دہلی  
 رازی خدایہ، استاذ الحدیث، ید القسریۃ حضرت علامہ  
 محمد شریف کشمیری صاحب مدظلہ العالی سابق  
 استاذ الحدیث دارالعلوم دیوبند و حاکم شیخ الحدیث  
 جامعہ خیر المدارس متانہ کی طرف منسوب کرتا ہوں  
 کہ جنہ کے دعاؤں کے برکت سے حق تعالیٰ نے  
 مجھے اسے قابل بنایا

ناہیز

سید احمد قادری عن



# مقدمہ

(از سیف بے نیام لا عداۃ اسلام و داعی الی التوحید، قاطع شرک و بدعت قاطع رفاقت  
وکیل صحابہ کرامؓ، شہبازِ خطابت حضرت علامہ عبدالرؤف فاروقی صاحب دامت برکاتہم  
خطیب اعظم منڈی کامونجی، گوجرانوالہ)

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ  
فَاعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ  
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اسلام کے ساتھ باطل قوتوں کی جنگ ازل سے جاری ہے اور اب  
تک جاری رہے گی۔

ستیزہ کار ہا ہے ازل سے تا امروز

چسراغِ مصطفویٰ سے شرارِ بولہبی!

اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں باطل قوتوں کی سرکوبی کے لیے اسلام کے سچے جانشین  
مجاہد پیدا کئے ہیں جو بے سروسامانی کے عالم میں بھی محض اللہ تعالیٰ پر اعتماد کرتے  
ہوئے اپنے عقیدے، ایمان اور عمل کی قوت سے باطل پر ضربِ کاری رگلاتے ہیں  
ظاہری اسباب نہ ہونے کے باوجود فتح ایسے حق والوں کی ہی ہوتی ہے کہ الْحَقُّ  
يَعْلَمُ وَلَا يُعْلَمُ عَلَيْهِ

علامہ سعید احمد قادری بھی اسی طرح اسلام کے ایک سچے

سپاہی اور درمند مجاہد ہیں، اس دور کے فتنہ گرد کی ”رضا خانیت“ کی سرکوبی کے لیے شاید اللہ تعالیٰ نے انہیں نامزد کر رکھا ہے، خصوصاً ”رضا خانیت“ کا اہلیس اعظم مولوی غلام مہر علی تو ان کے خاص نشانہ پر ہے، اور یہ وار کرنے کا ہنر بھی خوب جانتے ہیں، یہ اس فلسفے کو اپنا شیوہ بنائے ہوئے ہیں۔

جھپٹنا، پلٹنا، پلٹ کر جھپٹنا

لہو گرم رکھنے کا ہے اک بہانہ

رضا خانی ملاں غلام مہر علی کے متعلق قادری صاحب محرم کی کتاب ”رضا خانی مذہب“ حصہ اول کے مقدمہ میں، ہم نے ایک اشارہ کیا تھا، قارئین نے اس کی لذت ضرور محسوس کی ہوگی ہم اس کے بارے میں مزید بہت کچھ جانتے ہیں، اچھرو لاہور کے جامعہ فقیہ میں اُن سے جس ”رضا خانیت“ کا ارتکاب ہوا تھا اور پھر سزا کے طور پر انہیں اپنے ہی ہم مکتب ساتھیوں کی جس طرح بھوتیاں کھانا پڑی تھیں، جس کے عینی گواہ، بلکہ بھوتیاں مارنے والوں میں شامل حضرت مولانا الحاج محمد قمر الدین فاضل دیوبند مقیم منڈی حاصل پور جیسے ثقہ اور دیانتدار لوگ ابھی سلامت ہیں، وہاں سے چشتیاں تک منزل بہ منزل انہوں نے جس طرح رضا خانیت کے ڈنکے بجائے ہیں اُن سے ہم واقعاتی طور پر اچھی طرح واقف ہیں، اور اگر یہ ذات شریف اپنی حرکتوں سے باز نہ آئی تو قادری صاحب محرم ان واقعات کو کتابی شکل میں شائع کرنے کا ارادہ بھی رکھتے ہیں۔ دیکھئے اس مولوی کو، ہوش آتی ہے یا اپنی رسوائیوں اور رسوائیوں کے لیے تیار ہو جاتا ہے یہ فیصلہ اُس کے اپنے ہاتھ میں ہے۔ تاہم علامہ قادری صاحب نے جس طرح رضا خانی مذہب کا تعاقب کیا ہے، ایک دفعہ ایوان بریلویت میں نزول فرور آگیا ہے، نہ جانے اپنی بھیانک تصویر کے بے نقاب ہو جانے پر یا اپنی شیطنیت کے ظاہر ہو جانے پر۔



اب "رضا خانی مذہب" کا حصہ دوم ہمارے سامنے ہے، علامہ قادری صاحب کے قلم نے اس میں بھی اپنی شوخی کو برقرار رکھا ہے بلکہ پہلے سے زیادہ بہاریں دکھائی ہیں، جہاں "رضا خانی مذہب" کے حوالے اس میں درج ہیں وہاں شروع میں حاجی توحید و سنت، قاطع شرک و بدعت شیخ القرآن حضرت مولانا غلام الگھان رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں دو بڑی کے ڈاکٹروں، علماء اور دوسرے مسلمانوں کے وضاحتی بیان پر مشتمل ایک اشتہار بھی شامل اشاعت ہے، جو لوگ اپنے مذہبی وڈیروں کی شکلیں مسخ ہوتی دیکھتے آئے ہیں انہیں حضرت شیخ القرآن کے خلاف غوغائی سے کون روک سکتا ہے لیکن شاید انہیں یہ معلوم نہیں کہ ہم بھی ان کے بارے میں بہت کچھ جانتے ہیں اور ان کے بڑوں کے بگڑے ہوئے پتھرے ہم سے مخفی نہیں ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمیں تلخ لب و لہجہ اختیار کرنا پڑے۔

آخر میں میں مولانا قادری صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے محنت کی اور خوب کی۔ مولوی غلام مہر علی بریلوی مقیم چشتیاں کے بارے میں تمام تر تفصیل بندہ کی کتاب مقدمہ بریلوی مذہب میں ملاحظہ فرمائیں۔

(مولانا) عبدالرؤف فاروق خطیب مرکزی جامعہ مبند  
شاہراہ فاروق اعظم ہند کی کامونی، ضلع گوجرانوالہ

۵۔ رمضان المبارک ۱۴۳۷ھ

بقیہ ص ۳۱۸ پر ملاحظہ فرمائیں

رضا خانی سردار احمد لائل پور کی اور رضا خانی نقلی سید جعلی پیر عنایت اللہ سانگوی  
لعنت اللہ علیہم وغیرہ۔

# عرض مصنف

رضا خانی مولوی ابو الویلو غلام مہر علی خذلہ اللہ تعالیٰ فی الدنیا والآخرۃ نے اپنی بدیانتی پر مبنی کتاب ”دیوبندی مذہب“ لکھ کر مذہبی طور پر فتنے کا دروازہ کھول دیا ہے اور میں جو ابی طور پر ”رضا خانی مذہب“ نامی کتاب لکھنے میں حق بجانب ہوں اور اب ان کو اپنے غلط رویہ سے باز آ جانا چاہیے کیونکہ اس نام نہاد مولوی نے اہلسنت و جماعت علماء حق و علماء دیوبند کی شان میں گستاخی کرنے کو اپنے لیے ذریعہ معاش بنایا ہوا ہے اور اگر رضا خانی ملاں اپنی ان غلط حرکات سے باز نہ آیا تو میں اس کا مکروہ چہر اعوام کے سامنے اس طرح بے نقاب کروں گا کہ اس کی آنے والی نیلیں بھی یاد رکھیں گی کہ کس طرح او یاٹے کرام محدثین دیوبند کے خلاف یہ لگام ہو کر اندھی قلم چلانے پر کس قدر رسوائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور میں بدنام زمانہ بریلویت کے ناقوس کو یہ بتلا دینا چاہتا ہوں کہ باز آ جاؤ — باز آ جاؤ — باز آ جاؤ — ورنہ میں تمہارے عمامے کی برتری کو روت کر رکھ دوں گا۔

خاکپائے علماء دیوبند

سعید احمد قادری عفی عنہ



امام الفقیہ مولوی احمد رضا خاں بریلوی  
کی ذریتِ نبیہ کو

# عام چینج

ہر اس شخص کو مبلغ بیس ہزار روپیہ نقد انعام  
دیا جائے گا جو اس کتاب میں مذکور حوالہ جات  
کو غلط ثابت کرے

خاکہائے اہلسنت و جماعت علماء دیوبند

سعید احمد قادری عفی عنہ





بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## خراج تحسین

از حضرت علامہ محمد ادریس اعوانی

فاضل عربی وایم اے عربی وایم اے اسلامیات

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

بندہ نیچر اسلامی کتب خانہ علامہ بنوری ٹاؤن گو نراج تحسین

پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے کتاب ”رضا خانی مذہب“ شائع کر کے توجیہ و سنت کا پرچار اور شرک و بدعت کا قلع قمع کرنے میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔ اور اس سے خاص طور پر ان سادہ لوح مسلمانوں کو کہ جن کو رضا خانی مولویوں نے شرک و بدعت کے پُر فریب بحال میں جکڑا ہوا ہے۔ اس کتاب کو پڑھنے سے انہیں اپنے عقائد و بدعت کرنے میں بہت مدد ملے گی۔ اور اس کتاب میں فاضل مصنف نے رضا خانیت کا خوب پورٹ مارٹم کیا ہے اور فرقہ فساد کا مکروہ چہرہ عوام کی عدالت میں اس قدر بے نقاب کیا ہے کہ پوری ذریت احمد رضا بریلوی چیخ و پکار کر رہی ہے۔

والسلام

ناچیز محمد ادریس اعوانی

محکمہ نور پورہ تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر

یکم رمضان المبارک ۱۴۰۲ھ

باب اوّل

رَبِّ ذَوِ الْجَلَالِ كِتَابِ

Www.Ahlehaq.Com



# رضا خانی مذہب میں اللہ تعالیٰ کو ہر جگہ ماننے والے بے دین ہیں

رضا خانی ملا احمد یار گجراتی اپنی تصنیف "جامد الحق و زحق اباطل" میں یوں لکھتے ہیں:-

کہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا اللہ تعالیٰ کی صفت ہرگز نہیں ہو سکتی اور جو شخص اللہ تعالیٰ کو ہر جگہ موجود مانے وہ بے دین ہے، عبارت ملاحظہ فرمائیں:-

"خدا کو ہر جگہ میں (موجود) ماننا بے دینی ہے ہر جگہ میں (موجود) ہونا تو

رسول خدا ہی کی شان ہو سکتی ہے" (جامد الحق ص ۱۲۲)

"ہر جگہ میں حاضر و ناظر ہونا خدا کی صفت ہرگز نہیں، خدائے تعالیٰ جگہ

اور مکان سے پاک ہے؟" (جامد الحق ص ۱۶۱)

قارئین کرام! یہ ہیں رضا خانی ملاحدہ و ملاعنہ خدہم اللہ تعالیٰ جو خالق کائنات کے

ہر جگہ موجود ماننے والے شخص کو بے دین قرار دیتے ہیں اور مخلوق کو ہر جگہ موجود ماننے

والے شخص کو پکا سچا مسلمان سمجھتے ہیں، اور یہ ہے بریلویت کی تعلیم اور جو عقیدہ امام الانبیاء

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس سے چلا آ رہا ہے کہ ربّ ذو الجلال

ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں اور اپنے بندوں کے افعال سے بخوبی واقف ہیں اور جو کچھ تم

آئندہ کرو گے اس کو بھی وہ جانتا ہے، لیکن رضا خانی کہتے ہیں کہ یہ عقیدہ ہمیں مولوی

احمد رضا خاں کی شریعت میں نہیں ملتا اس لیے جو شخص بھی حق تعالیٰ کو ہر جگہ موجود مانے

گا وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے، رہی یہ بات (اس میں کوئی شک نہیں) کہ اللہ تعالیٰ

جگہ اور مکان کا محتاج نہیں، لیکن اللہ تعالیٰ کے حاضر و ناظر یعنی ہر جگہ موجود ہونے پر

فصوصِ قطعیہ موجود ہیں اور تمام فقہاء کرام اور سلف صالحین کے نزدیک بالکل بے غبار



ہے کہ خالق کائنات ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں اور ہر چیز کو دیکھ بھی رہے ہیں اور انسان کی ہر بات سے واقف ہیں اور اپنے بندوں کے سینوں کے بھیدوں کو بھی بخوبی جانتے ہیں۔

اور رضائاتی مذہب ہی ایک ایسا مذہب ہے جو اللہ تبارک و تعالیٰ کے حاضر و ناظر ہونے کی نفی کرتا ہے اور اس باطل مذہب کے مقابلے میں قرآن پاک کا ارشاد ملاحظہ فرمائیں۔

الْوَرَّانَ اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلَاثَةٍ اِلَّا هُوَ رَٰبِعُهُمْ وَلَا خَفَاةٍ اِلَّا سَادِسُهُمْ وَلَا اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَا اَكْثَرُ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ثُمَّ يَنْبِئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ (پ)

(ترجمہ) ”کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں کی اور زمین کی ہر چیز سے واقف ہے، تین آدمیوں کا مشورہ نہیں ہوتا مگر اللہ اُن کا چوتھا ہوتا ہے اور نہ پانچ کا گمراہ اُن کا چھٹا ہوتا ہے اور نہ اس سے کم کا اور نہ زیادہ کا گمراہ ساتھ ہی ہوتا ہے جہاں بھی وہ ہوں پھر قیامت کے دن انہیں اُن کے اعمال سے آگاہ کرے گا بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز سے واقف ہے۔“

حضرات! مذکورہ بات کو ہم سے یہ بات واضح ہو گئی کہ خدا تعالیٰ ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں، اور اس کے علاوہ بھی ہمارے پاس بے شمار دلائل ہیں لیکن ہم نے نہایت ہی اختصار سے کام لیا ہے، اب بھی اگر کوئی شخص خالق کائنات کے ہر جگہ موجود ہونے کا انکار کرے گا تو یہ اس کی حماقت ہوگی جبکہ نص قطعی سے روز روشن



کی طرح واضح ہو گیا، اور اہلسنت و جماعت علماء دین ہند کا یہی عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی حاضر و ناظر نہیں اور مخلوق کو ہر جگہ حاضر و ناظر سمجھنا یہ شریعت اسلامیہ سے بغض کی علامت ہے جو کہ بہت بڑی بد بخمتی ہے اور فی انکار ہونے کا واضح ثبوت ہے۔

اور اس کے ساتھ ساتھ رضا خانیوں کا یہ عقیدہ بھی نص قطعی کے خلاف ہے کہ ہر جگہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام موجود ہیں اور ہر چیز کو دیکھ بھی رہے ہیں اور مستقبل کی ہر بات سے بھی باخبر ہیں، اور رضا خانی مذہب قرآن و حدیث اور سلف صالحین کے ساتھ متصادم و متضاد ہے، قرآن کریم کا ارشاد ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر جگہ حاضر و ناظر نہیں ہیں ارشاد ہوتا ہے:-

① وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يَقُولُونَ أَقْلَامَهُمْ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يَخْتَصِمُونَ، (پ)

(ترجمہ) تو ان کے پاس نہ تھا جب کہ وہ اپنی قلیں ڈال رہے تھے کہ مریمؑ کو ان میں سے کون پالے؟ اور نہ تو ان کے جھگڑنے کے وقت ان کے پاس تھا۔

② وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ أَجْعَلُوا أَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُونَ، (پ)

(ترجمہ) اور تو نہیں تھا ان کے پاس جب وہ ٹھہرانے لگے اپنا کام اور فریب کرنے لگے۔

③ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ إِذْ قَضَيْنَا إِلَىٰ مُوسَى الْأَمْرَ وَمَا كُنْتَ مِنَ الشَّاهِدِينَ، (پ)

(ترجمہ) طور کے مغربی جانب جب کہ ہم نے موسیٰؑ کو حکم احکام کی وحی پہنچائی تھی نہ تو تو موجود تھا اور نہ تو دیکھنے والوں میں سے تھا۔

④ وَمَا كُنْتَ تَاوِيًا فِي أَهْلِ مَدْيَنَ سَلُّوا عَلَيْهِمْ أَيْتِنَا، (پ)

(ترجمہ) اور نہ تو مدین کے رہنے والوں میں سے تھا کہ ان کے سامنے ہماری آیتوں کی تلاوت کرتا۔

⑤ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّورِ إِذْ نَادَيْنَا (پ)

(ترجمہ) اور نہ تو طور کی جانب تھا جب کہ ہم نے آواز دی۔

میرے سنی حنفی بھائیو! ہم نے نصوص قطعیہ سے ثابت کر دیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہر جگہ موجود سمجھنا، یہ گمراہ کن عقیدہ ہے کیونکہ اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہر جگہ موجود سمجھا جائے تو آیات کریمہ کا انکار لازم آتا ہے، اور انسان کے عقیدے کی بنیاد نقل قطعی پر ہونی چاہیے اور یہی سن اسلام ہے۔

اس کے بعد ہم آپ کے سامنے ایسی عبارات پیش کرتے ہیں کہ (رضا خانی) فرقہ ضالہ حق تعالیٰ کے حاضر و ناظر کو کفر قرار دیتا ہے، اور اولیاء کرام کے بارے میں رضا خانی اس قدر غلو سے کام لیتے، موئے نکھتے ہیں اور یہ عقیدہ بھی رکھتے ہیں کہ اولیاء کرام ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں، اصل عبارت ملاحظہ ہو:-

## ابوالفتح ہر گھر میں موجود

”ایک دفعہ شیخ ابوالفتح کو چند لوگوں نے کھانے کی دعوت دی سب نے ایک ہی وقت مقرر کیا اور آپ نے سب کی دعوت قبول کر لی اس کے بعد ہر شخص ڈولی لے کر حاضر خدمت ہوا اور حضرت شیخ حجرہ سے نکل کر ڈولی میں یکے بعد دیگرے سوار ہو کر جاتے رہے جب ایک شخص آپ کو ڈولی میں بٹھا کر لے جاتا تھا تو دوسرا شخص ڈولی لے کر آ جاتا تھا حضرت شیخ اسی طرح حجرے سے نکل کر اس شخص کی ڈولی میں سوار ہو جاتے تھے اس طرح آپ نے سب کے مکان پر کھانا کھایا اور سب کو راضی کیا اور ہر شخص بھی سمجھتا رہا کہ (حضرت شیخ) صرف میرے مکان پر تشریف لائے ہیں“



## سیدی فتح محمد کا تمام مجالس میں موجود ہونا

”سبع سنابل شریف میں حضرت سیدی فتح محمد قدس سرہ الشریف کا وقتِ لحد میں دس مجلسوں میں تشریف لے جانا تحریر فرمایا ہے۔“  
(ملفوظات احمد رضا جلد ۱ ص ۱۲۸)

## شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ہر جگہ موجود

”کہتے ہیں رمضان کے ایک دن اتفاقاً ستر آدمیوں نے الگ الگ اپنے اپنے گھر میں حصولِ برکت کے لیے روزہ افطار کرنے کی آپکو دعوت دی تو آپ نے (سب کی) دعوت کو قبول کیا اور ہر ایک کے گھر جا کر ایک ہی وقت میں روزہ افطار کیا اور اسی وقت اپنے ہاں بھی روزہ افطار کیا، یہ خبر (سارے) بغداد میں پھیل گئی، آپ کے ایک خادم کے دل میں خیال آیا کہ حضرت تو اس وقت اپنے گھر سے ہی نہیں نکلے تو یہ اتنے لوگوں کے گھروں میں جا کر ایک ہی وقت میں ہر ایک کے ہاں کھانا کھانا کیسے متصور ہو سکتا ہے، آپ نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا وہ اپنی بات میں سچے ہیں اور میں ہر ایک کی دعوت کو قبول کر کے ان کے گھروں میں گیا ہوں اور ان میں سے ہر ایک کے (ہاں) ایک ہی وقت میں کھانا بھی کھایا ہے۔“  
(تفہیم الخباہر ص ۸۶، ۸۷)

## سید عبداللہ صومعی جگہ میں حاضر!

”ایک دفعہ ان کے کچھ ارادتمند ایک تجارتی قافلے کے ساتھ سمرقند

جہاں ہے تھے جب ایک نقاد و قاصد صحرا میں پہنچے تو مسلح ڈاکوؤں نے قافلہ پر حملہ کر دیا، حضرت کے مریدوں کے منہ سے بے اختیار یا شیخ صومعی نکل گیا معاذیکھا کہ شیخ عبداللہ صومعی ان کے پاس کھڑے ہیں اور بآواز بلند فرما رہے ہیں مَبْدُوحٌ قَدْ وُسِّرَ رَبُّنَا اللّٰهُ تَفَرَّقِي يَا خَيْلُ عَنَّا۔ جہاں اللہ پاک ہے اور بے عیب ہے اے گھڑ سوارو دور ہو جاؤ، شیخ کی آواز سنتے ہی ڈاکو بھاگ کھڑے ہوئے اور قافلہ بالکل محفوظ رہا، اہل قافلہ نے اب شیخ کو تلاش کرنا شروع کیا مگر وہ کہیں نظر نہ آئے، جب یہ قافلہ وطن واپس آیا اور لوگوں سے اس واقعہ کا ذکر کیا تو سب نے حلقاً بیان کیا کہ شیخ صومعی جیلان سے کہیں باہر نہیں گئے اور ہم یہاں ہی دیکھتے رہے۔“  
(تذکرہ سیدنا غوث اعظم ص ۲۹ مطبوعہ لاہور)

## ایک بزرگ وقتِ واحد میں تشریف لے جاسکتا ہے

رضا خانی ملاں سیدنا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ :-

— ایک دفعہ رمضان المبارک میں ایک مرید آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور التجا کی کہ آج شام کو روزہ میرے غریب خانہ پر افطار فرمائیں، آپ نے اس کی درخواست قبول کر لی، اسی طرح یکے بعد دیگرے ستر مرید آپ کو افطار کی دعوت دینے آئے اور آپ نے ہر ایک سے اس کے ہاں آنے کا وعدہ فرمایا، جب افطار کا وقت آیا تو آپ ہر ایک مرید کے گھر موجود تھے، صبح کو جب یہ سب لوگ آپ کے مدرسہ میں جمع ہوئے تو ہر ایک نے ازراہِ فخر بیان کیا کہ کل شام حضرت نے میرے غریب خانے میں



قدم رنجہ فرما کر روزہ افطار کیا، غرض سب ایک دوسرے کو جھٹلانے لگے مدرسہ کے خدام نے ان کا جھگڑا سنا تو کہانات کو تو حضرت مدرسہ سے باہر کہیں تشریف ہی نہیں لے گئے آپ نے یہیں ہمارے ساتھ روزہ افطار فرمایا، اب تو سب کو حیرت ہوئی اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ دریافت کیا آپ نے فرمایا اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں تم سب سچے ہو، اللہ تعالیٰ نے اولیاء اللہ کو اتنی قوت عطا کی ہے کہ وہ بیک وقت بہت سے مقامات پر موجود ہو سکتے ہیں“ (تذکرہ سیدنا غوث اعظم ص ۱۴۱)

مولوی احمد رضا خاں بریلوی رقمطراز ہیں:-

**عرض** ”حضور اولیاء ایک وقت میں چند جگہ حاضر ہونے کی قوت رکھتے ہیں؟“

**ارشاد** ”اگر وہ چاہیں تو ایک وقت میں دس ہزار شہروں میں دس ہزار جگہ کی دعوت قبول کر سکتے ہیں“ (ملفوظات احمد رضا جلد ۱ ص ۱۲۷)

یہودی الاصل والنسل مولوی احمد رضا خاں بریلوی کہتے ہیں کہ کرن کہنیا کافر ہر جگہ موجود ہو سکتا ہے، اصل عبارت ملاحظہ ہو:-

## کافر ہر جگہ حاضر!

”شیخ نے فرمایا کرن کہنیا کافر تھا اور ایک وقت میں کئی سو جگہ

موجود ہو گیا“ (ملفوظات احمد رضا جلد ۱ ص ۱۲۸)

۱۹۳

”کرن کہنیا کافر بود چند صد جا حاضر ہے شود“ (احکام شریعت جلد ۲)

قادینین کرام! یہ ہے بریلوی مذہب کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اولیاء کرام حتیٰ کہ کرن کہنیا کافر سب کے سب ہر جگہ حاضر و ناظر یعنی کہ موجود ہو سکتے ہیں اور جو

خالق کائنات ہے اس کے ہر جگہ موجود ماننے والے پر بے دین ہونے کا فتویٰ لگاتے ہیں۔

اور مخلوق کے متعلق حاضر و ناظر کا عقیدہ رکھنا یہ عیسائیوں کا مذہب ہے۔

## حضرت عیسیٰ علیہ السلام حاضر و ناظر ہیں

عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ :-

— ”اے میرے یسوع میں ایمان رکھتا ہوں کہ تو ہر جگہ موجود ہے“  
(کیٹھولک عبادت کی کتاب ص ۶۸)

اس کی تشریح میں پادری عماد الدین لکھتے ہیں :-

— ”یعنی یسوع ہر جگہ حاضر و ناظر ہے“ (تفتیش الاولیاء مصنف مذکور)

— ”عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ جو مجلس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نام پر

منفق کی گئی ہو وہاں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام حاضر ہوتے ہیں حضرت

یسوع فرماتے ہیں) کیونکہ جہاں دو یا تین میرے نام پر اکٹھے ہوں وہاں

میں اُن کے بیچ میں ہوں“ (انجیل متی باب ۱۸ آیت ۲۰)

حضرات! اہل بدعت رضا خانیوں کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ حضور نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں اور جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر پاک یا نام مبارک

لیا جاتا یا مجلس میلاد ہوتی ہے وہاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حاضر و ناظر ہوتے ہیں۔

اب آپ خود فیصلہ کر لیں کہ رضا خانی مذہب اور عیسائی مذہب میں کیا فرق ہے —

اگر عیسائی عقائد و نظریات کا مطالعہ کرنے کے بعد رضا خانی عقائد کے ساتھ ان کا موازنہ

کیا جائے تو یہ حقیقت واضح ہو کر سامنے آئے گی کہ رضا خانی مذہب درحقیقت عیسائی

کا پر یہ یا فوٹو سیڈٹ ہے اور اس طرح یہ حقیقت سمجھنے میں بھی آسانی ہوگی کہ احمد رضا خاں



اور اس کے متبعین انگریزی حکومت کے ایجنٹ تھے اور انہوں نے اپنے عیسائیت کے  
ساتھ ملتے جلتے عقائد کا پرچار کر کے اور انگریزی حکومت کو واپس سلام قرار دے کر  
دراصل حق نمک خواری ادا کیا ہے۔

## شیطان ہر جگہ حاضر و ناظر ہے !

مولوی عبدالسمیع بریلوی لکھتے ہیں کہ :-

”ملک الموت تو ایک فرشتہ مقرب ہے دیکھو شیطان ہر جگہ  
موجود ہے“ رانوار ساطعہ ص ۱۴۲

رضا خانی بلاق مفتی احمد یار گجراتی شیطان کے بارے میں یوں لکھتے ہیں کہ :-

”جب رب نے گمراہ گر (شیطان) کو امتا علم دیا کہ وہ ہر جگہ حاضر و ناظر

ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو سارے عالم کے ہادی ہیں انہیں بھی حاضر و

ناظر بنایا تاکہ دوا بیماری سے کمزور نہ ہو“ (تفسیر نور العرفان ص ۲۴۳)

قارئین کو ام ! یہ ہے رضا خانی مذہب کی تعلیم کہ خدا تعالیٰ کے ہر جگہ حاضر و ناظر

ماننے والے کو کافر اور بے دین کہو اور شیطان ملعون کے ہر جگہ حاضر و ناظر ماننے والے

کو پکا سچا مسلمان سمجھو۔

مزید ستم یہ ہے کہ رضا خانی ٹٹ پونجیٹے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر ثابت

کرنے کے لیے شیطان کی مثالیں دیتے ہیں حالانکہ اس قسم کی سوچ پر لے درجے

کی حماقت، ضلالت، بدعتی اور نامرادی کی دلیل ہے۔ معلوم ایسے ہوتا ہے کہ انگریزی

دسترخوان کی چھوڑی ہوئی ہڈیوں کے لیے دم ہلانے والے اور قبروں کی مٹی چاٹنے

والے رضا خانی اس طرح بے غیرت اور بے حس ہو چکے ہیں کہ بات کرنے اور کیے ہوئے

پر انہیں ذرہ بھر حیا نہیں آتی اور ان کا بابا ابلیس اعظم انہیں جو بات وحی کرتا ہے اُسے

اُگل دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ اس قسم کی ضلالت اور گمراہی سے بچائے۔

## خدا تعالیٰ کو ہر جگہ موجود ماننا کفر ہے

رضا خانی ملاں مقتدری اعظم، جعلی غزالی زماں اپنی تصنیف ”تسکین الخواطر“ میں لکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کو ہر جگہ حاضر و ناظر کہنا کفر ہے اور بعض علماء نے حق تعالیٰ کے حاضر و ناظر ہونے کا انکار کر دیا اور بعض نے کفر کا فتوے دے دیا، اصل عبارت ملاحظہ ہو:-

”متاخرین کے زمانہ میں بعض لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر کہنا

شروع کیا تو اس دور کے علماء نے اس پر انکار کیا بلکہ بعض علماء نے اس

اطلاق کو کفر قرار دے دیا“ (تسکین الخواطر ص ۷۱)

قارئینِ کرام! ہم رضا خانی ملاں محدثِ اعظم سے پوچھتے ہیں کہ اس دور کے کس عالم نے انکار کیا، کب کیا اور کس عالم نے اللہ تعالیٰ کے حاضر و ناظر کے اطلاق کو کفر کہا ہو؟ یہ بالکل کذب بیانی ہے اور حق تعالیٰ کا ارشاد ہے لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ (القرآن)

مذکور مذاب شخص کے بارے میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشادِ گرامی بھی ملاحظہ فرمائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

عَنْ ابْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِثْلًا مَنْ نَتْنٍ مَا جَاءَ بِهِ۔ (ترمذی جلد ۲ ص ۱۹)

(ترجمہ) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، فرمایا جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ جھوٹ کی بدبو کی وجہ سے ایک میل دُور چلا جاتا ہے۔



اب رضا خانی ملاں اپنے گریبان میں منہ ڈال کر سوچے کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس کذاب سے کس قدر دُور بھاگتے ہوں گے اور اس کے پاس نہ آتے ہوں گے بوجہ جھوٹ بولنے کے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ جس شخص سے دور رہتے ہوں تو عزرائیل اس شخص کے دل و دماغ پر قابض ہو جاتا ہے تو پھر اس شخص کی زبان سے سوائے جھوٹ کے اور کچھ نہیں نکلتا اور ایسے آدمی سے سچ کی توقع رکھنا عبث ہے، اور رضا خانی فرقہ کی تحریروں اور تقریروں میں سوائے جھوٹ کے کچھ نہیں پایا جاتا اور جبکہ رضا خانی شریعت کی بنیاد ہی کذب بیانی ہے تو یہ بیچارے عقل کے مارے سچ کیسے بول سکتے ہیں؟ اور ہمیں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ رضا خانی محدثِ اعظم نے کوئی خواب دیکھا ہو گا اور اپنے خواب کو قرآن و حدیث سمجھ کر اپنی تصنیف میں نقل کر دیا۔ اور یہ ہیں بریلویوں کے نام نہاد رازئی دوراں جو رپ ذوالجلال کے حاضر و ناظر کے اطلاق کو کفر قرار دیتے ہیں، اور یہ ہیں رضا خانی مذہب کے مبلغ جو یہاں بھی جاتے ہیں ساتھ ہی جھوٹ بولنے کی گٹھڑی اٹھائے پھرتے ہیں اور یہ بریلویوں کا محبوب کھیل ہے کہ اگر یہ دو پاؤں والے جانور مذہب اسلام میں جب تک ملاوٹ نہ کریں اور اسلام کے صریح احکامات کے مقابلے میں جھوٹ پر کمر بستہ نہ رہیں تو ان کا تمام کام کاروبار فیل ہو کر رہ جائے۔ میرے مسلمان بھائیو! حضرت الامام ملا علی قاریؒ نے بڑے قاعدے اور گر کی بات بتائی ہے جسے مولانا رومؒ نے اس طرح بیان کیا ہے ۛ

اے بسا ابلیس اژم روئے ہست پس بہر دست نباید داد دست

اُردو میں اس کا مطلب اور مفہوم یہ ہے ۛ

”بہاؤ خضر میں یہاں سینکڑوں رہزن بھی پھرتے ہیں، اگر دنیا میں رہنا ہے

تو کچھ پہچان پیدا کر۔“



## سبحانی ما اعظم شانی

”سبحانی ما اعظم شانی“ یہ جملہ صرف اور صرف ربّ ذوالجلال کی شان ہے لیکن بریلوی ملاؤں نے ایک ولی کی طرف غلط منسوب کر کے اپنی بددیوانی کا ثبوت فراہم کیا ہے، اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

— ”حضرت بایزید بسطامیؒ نے فرمایا ہے سُبْحَانِیْ مَا اَعْظَمُ شَانِیْ ہُنَّ

پاک ہوں اور میری کتنی عظمت والی شان ہے، اور یہ بھی فرمایا ہے کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا فَاعْبُدْنِیْ نہیں کوئی عبادت کے لائق سوائے میرے

پس میری عبادت کرو۔“ (فوائد فریدیہ ص ۷۳)

قارئین کے کرام! اولیاء کرام کی طرف غلط اور من گھڑت باتیں منسوب کرنا یہ

ابلیس کے جیلوں کا کام ہے، اور اہلسنت و جماعت علماء دیوبند کا عقیدہ ہے کہ بزرگان دین اس قسم کے ابلیسی دعوے نہیں کیا کرتے۔

## میں ہی ہوں

بریلوی مکلاں ایک ولی کی طرف بایں الفاظ جھوٹ کی نسبت کرتے ہیں کہ:۔

— ”حضرت بلزید بسطامیؒ نے فرمایا میں ہی لوح و محفوظ ہوں۔“

(فوائد فریدیہ ص ۷۳)

حالانکہ بزرگ مذکور سے اس قسم کی کوئی بات ہرگز منقول نہیں ہے

یہ سب رصافانیوں کی اختراع ہے۔



## میں اَلوہیت میں سب سے زیادہ ہوں

بریلوی ملاں حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ پر افتراء باندھتے ہوئے یوں لکھتا ہے کہ :-

”حضرت بایزید بسطامیؒ نے مؤذن سے اللہ اکبر کا لفظ سنا فرمایا میں اَلوہیت میں سب سے زیادہ بزرگ ہوں — کہتے ہیں ایک شخص حضرت بایزیدؒ کے دروازہ پر آیا اور کہا اے بایزید گھر میں موجود ہو؟ فرمایا نہیں اللہ کے سوا گھر میں کوئی نہیں“ (فوائد فریدیہ ص ۷۳)

اہل سنت علماء دلیو بند کا عقیدہ ہے کہ ایسا باطل دعویٰ حضرت بایزید بسطامیؒ سے ہرگز ثابت نہیں، یہ ابلیسی دعویٰ احمد رضا بریلوی نے کیا ہوگا اور رضا خانیوں نے حسب عادت بزرگ مذکور پر دھردیا۔

## مُشرک نہیں

مولوی احمد رضا خان بریلوی کا توحید باری تعالیٰ کے بارے میں کافرانہ طرز عمل ملاحظہ فرمائیں :-

”تین خدا کا قائل مُشرک نہیں“ (فتاویٰ رضویہ جلد ۳۸ ص ۷۳۸)

یہ تو وہ کارہائے نمایاں ہیں کہ جن کی وجہ سے احمد رضا خان بریلوی کو حامی شرک و بدعت، ماحی توحید و سنت کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، نیز احمد رضا خان بریلوی کے مذکورہ عقیدے سے عیسائیت کی بُرائی ہے۔

## صاف کہہ دوں؟

رضا خانی ملاں لکھتے ہیں کہ ہمیں شریعتِ اسلامیہ کا کور ہے ورنہ ہم علی الاعلان یہ کہہ دیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارے خدا بن کے آئے۔ (العیاذ باللہ) شعر ملاحظہ ہو:-

(۱) وہ مدنی محمد معین بن کے آیا

(۲) شریعت کا کور ہے نہیں صاف کہہ دوں نبی جی ہمارا خدا بن کے آیا

(اخبار طوفان، ملتان ۲۵ جولائی ۱۹۳۲ء بحوالہ "تحفۃ المؤمنین" قاضی عبید اللہ صاحب)

(۳) شریعت کا کور ہے نہیں تو صاف کہہ دوں

خدا خود رسول خدا بن کے آیا

(بحوالہ فاتحہ کا صحیح طریقہ ص ۵۶)

مذکورہ بالا شعر سے یہ بات اظہارِ شمس کی طرح واضح ہے کہ یہودیوں

اور بریلویوں کے عقائد میں کوئی فرق نہیں بلکہ یہودیت یہودیت کی فوٹو کاپ ہے

## معبود و سجدہ سمجھو!

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ پیر فرید الدین کو اپنا معبود و سجدہ برحق سمجھو

(العیاذ باللہ) شعر ملاحظہ ہو:-

وہی پرے پاڑتے ڈیکھ ہر جاتے موجودے

فرد فرید الدین گولے سمجھو معبودے سجدے

(دیوان محمدی ص ۲۳۲)

حضرات! بریلوی ملاں اپنے ان مشرکانہ عقائد کی بنا پر مشرکین مگر کو بھی



مات کر گئے ہیں، اور توف ہے ایسے عقائد رکھنے والوں پر کہ جو پھر بھی اپنے آپ کو جنت کا مستحق سمجھتے ہیں اور حق تعالیٰ کا فیصلہ ہے کہ مشرک کو ہرگز نہیں بخشوں گا۔

## حق تعالیٰ کو لات و منات کہنا جائز ہے

بریلوی ملاں خدا تعالیٰ کو لات و منات کے نام سے پکارنے کو دین سمجھتے ہیں، شعر ملاحظہ ہو:۔

ہیوں دیر دے باند درجے ایہا ذات صفات  
بلبل ہا سے گل تھیا سے اللہ لات منات

(دیوان محمدی ص ۳۲)

حالانکہ ہر مسلمان یہ بات جانتا ہے کہ لات و منات مشرکین مکہ کے بتوں کے نام ہیں اور بتوں کے ناموں کو حق تعالیٰ شانہ کے نام سے ملا دینا بہت بڑی کینگی ہے۔

## دیکھتے ہیں

رفاعانی مذاؤں کا عقیدہ ہے کہ اولیاء کرام کو بھی خدائی قوت حاصل ہے،  
والعیاذ باللہ اصل عبارت ملاحظہ ہو:۔

”اولیاء از عرش تا تحت الثریٰ دیکھتے ہیں نہ ملفوظات جلد ۱ ص ۱۸۱“

حق تعالیٰ کی بجائے اولیاء کرام کے بارے میں تحت الثریٰ کا عقیدہ رکھنا مذہب اسلام کے خلاف اور خدا تعالیٰ کی شان میں سنگین گستاخی ہے۔

## اولیاء اللہ غیب دان ہیں

بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ اولیاء کرام بھی خدا تعالیٰ کی طرح عالم الغیب ہیں اور جب چاہیں اپنی مرضی سے ہر بات کو معلوم کر سکتے ہیں، اصل عبارت ملاحظہ ہو:-

”اولیاء اللہ عالم الغیب ہیں اللہ تعالیٰ نے غیب دانی ان کے اختیار میں دے دی ہے، جب چاہیں غیب کی بات معلوم کر سکتے ہیں، غیب کی بات معلوم کرنا ان کے اختیار میں ہے“ (الامن والاعلان ص ۲۵)

جو شخص مخلوق کے بارے میں مختار کل اور عالم الغیب ہونے کا عقیدہ رکھے فقہاء کرام اس شخص کی تکفیر کرتے ہیں، اور ”مرادۃ الحقیقۃ“ میں حضرت پیران پیر کا فتویٰ بھی واضح ہے کہ وہ شخص کافر ہے، اور قرآن و حدیث کی روشنی میں تو مختار کل اور عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے، اور مخلوق کے بارے میں مختار کل اور عالم الغیب کا عقیدہ رکھنا گمراہی ہے۔

## نبی مسجود

بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سجدہ کرنا جائز ہے، شعر ملاحظہ ہو:-

عاشق دا پسار اہک پاسے زابد دا کھسار اہک پاسے  
مسجود محمد اہک پاسے ساجد جگ سارا اہک پاسے  
(دیوان محمدی ص ۱۷۱)

ہر مسلمان کا ایمان ہے کہ سجدے کے لائق صرف اور صرف حق تعالیٰ کی ذات ہے اور وہ ذات کہ جس کو تمام انبیاء کرام سجدہ کرتے رہے تو پھر نبی کو سجدہ کرنا جہ معنی دار دہ اور سجدہ عبادت ہے اور عبادت حق تعالیٰ کے سوا کسی اور کی



کرنی جائز نہیں۔

## تمام مخلوق پیر کی چوکھٹ پر

بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ تمام مخلوق ریعنی کہ جن و انسان، ثور و فلک و ملائکہ ہمارے پیر خواجہ اجیری کے در پر سجدہ کرتے ہیں اور میں بھی بس صرف اسی در کے سجدے روا ہیں، شعر ملاحظہ ہو:-

کھلے جلوے ہیں اس در پر فقط اللہ اکبر کے  
ہمیں سجدے روا ہیں خواجہ اجیری کے در کے  
جن و انسان و ملک و ثور و فلک سجدہ میں ہیں  
بس خلافت، مویچی تحسیر میرے پیر کے

ردیوانہ محمدی ۱۳۵-۱۳۶

قرآن و حدیث کی رو سے تمام مخلوق خدا تعالیٰ کے سامنے سجدہ کرتے ہیں، صرف رضا خانی مذہب ہی ایک ایسا مذہب ہے جو غیر کے سامنے سجدہ کرنے یعنی کہ اپنی عزت والی پیشانی رگڑنے کو دین سمجھتا ہے، حالانکہ خالق کا در چھوڑ کر مخلوق یعنی پیر کے در پر سجدہ کرنا بہت بڑی بدبختی ہے۔

## صفت تیری بے عد

بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ جس طرح حق تعالیٰ کی صفات بے عدد ہیں پس اسی طرح شیخ عبدالقادر جیلانی کی صفات بھی بے عدد ہیں اور جس طرح خدا کی ذات صمد ہے پس ایسے ہی شیخ جیلانی بھی صمد ہیں، شعر ملاحظہ ہو:-

ہے صفت تیری بے عدد تم ہو مہم احمد محمد  
 رکھنی شرم اندر لحد خیر انسا کے واسطے  
 یا شاہ جیلاں پیر من اب آہنی مجھ پر گھٹھی  
 کھو تو نہیں صدقہ حسین شاہ کربلا کے واسطے  
 زخم غوثیہ ص ۱۹

بریلووی اپنے زعم فاسد و باطل کی بنیاد پر یقین رکھتے ہیں کہ قبریں شیخ  
 عبدالقادر جیلانیؒ امداد کریں گے حالانکہ یہ عقیدہ باطل ہے، لحد میں صرف اور صرف  
 حق تعالیٰ کی مدد کام آئے گی، اور بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ قبر میں فرشتوں کے عذاب  
 سے پیران پیر ہمیں چھڑائیں گے، بریلویوں کو یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ وہ فرشتے  
 منکر نیکر ہوں گے وہ کسی خانقاہ کے مجاور نہیں ہوں گے کہ حلوے کی ایک پلیٹ  
 کے بندے چھوڑ دیں گے۔

## سند بکڑنا جائز ہے

رضا خانی امت کا عقیدہ ہے کہ قرآن و حدیث کے صریح احکامات کو چھوڑو  
 یعنی کہ پس پشت ڈال دو، پس صرف بزرگوں کے قول کو سند بکڑو، (العیاذ باللہ)۔  
 اصل عبارت ملاحظہ ہو:-

”قرآن و حدیث کے خلاف پر بزرگوں کے قول کو سند بکڑنا

جائز ہے“ (الاستمداد ص ۶۴)

امام الانبیاء حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اپنی امت کو اس بات کی تعلیم دی کہ  
 میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کے جا رہا ہوں ایک قرآن کریم دوسری میرے سنت،  
 ان دونوں کو منبوطی سے بکڑو تم کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ لیکن رضا خانی مذہب ہی ایسا



خبیث مذہب ہے جو قرآن و حدیث پر بزرگوں کے اقوال کو فوقیت دیتا ہے  
حالانکہ قرآن و حدیث کے احکامات کو چھوڑ کر حجت کھٹکانا امرادی کی دلیل ہے۔

## خدا تعالیٰ روپوش رہتا ہے

بریلویوں کے باطل عقیدہ ملاحظہ فرمائیں:-

اٹھا کر میم کا گھونگھٹ جو جہان کا تیری کسل کو  
تو دیکھا ذاتِ احمد میں اُخڈ روپوش رہتا ہے

(بحوالہ فاتحہ کا صبح طریقہ ص ۵۴ مطبوعہ یو پی)

مذکورہ بالا شعر نجیہ سے صاف ظاہر ہے کہ رضا خانی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام  
کو خدا مانتے ہیں، اس کے سوا شعر مذکورہ کا مطلب ہی کیا ہے۔

## محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا جانو

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ اگر کسی شخص نے خدا سے ملنا ہے تو اس پر لازم ہے کہ وہ  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا سمجھ دے (یعنی بالذات) شعر ملاحظہ ہو:-

ہمارے سرورِ عالم کا رتبہ کوئی کیا جانے  
خدا سے ملنا چاہے تو محمد کو خدا جانے

(بحوالہ فاتحہ کا صبح طریقہ ص ۵۶)

بریلویوں سے سوال ہے کہ جب یہ اپنے باطل عقیدے کی بناء پر  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا مانتے ہیں تو پھر خدا تعالیٰ کو کیا سمجھتے ہیں؟

## خدا اور غوث ایک ہیں

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ حق تعالیٰ اور پیران پیر حقیقت میں دونوں ایک ہی ہیں ان کو دو کہنا ہرگز جائز نہیں، شعر ملاحظہ ہو:-

سے حق اور غوث ایک کہوں تو روا نہیں  
کس طرح دو کہوں کہ یہ دونوں جدا نہیں  
(بحوالہ فاتحہ کا صحیح طریقہ ص ۵۶)

یہی وجہ ہے کہ یریلوی پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو اپنا حاجت روا اور مشکل کشا سمجھتے ہیں، حالانکہ یہ عقیدہ مردود ہے۔

## اللہ یا درشاہ کرتا ہے یا حضرت علیؓ

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس قدر اختیار حاصل ہے کہ اگر چاہیں تو گدا کو بادشاہ بنادیں، شعر ملاحظہ ہو:-

سے علیؓ جو چاہیں تو مقصد کو سربراہ کریں  
گدا کو چاہیں تو اک پل میں بادشاہ کریں  
(بحوالہ فاتحہ کا صحیح طریقہ ص ۵۶)

گدا کو بادشاہ بنادینا یا محروم رکھنا یہ سب طاقت حق تعالیٰ ہی کو حاصل ہے حضرت علیؓ تو خود خدا کے محتاج ہیں وہ کسی کو کیسے بادشاہ بنادیں گے؟

## ہم مانیں گے نہیں ا

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ لوگ کہتے رہیں کہ شکرِ اعمال مست، مگر لیکن



ہم تو کبھی باز نہ آئیں گے جب بھی مشکل پڑے گی بس اپنے پیر صاحب کو پکاریں گے، شعر ملاحظہ ہو :-

سہ شُرک کہا کریں کہنے والے کا نہیں مجھ کو ان کے  
جب پڑی مشکل میں نے پکارا یا یا شرف الدین پیر  
(بحوالہ فاتحہ کا صحیح طریقہ ص ۵۵)

بہت وہ شہر کیا فعال ہیں کہ جن کی وجہ سے حق تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ  
اِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ - (القرآن) حالانکہ اسلامی عقیدہ تو یہ ہے  
کہ جب بھی مشکل پڑے صرف خالق کائنات ہی کو پکارو، وہی مشکل  
حل کرے گا۔

## اللہ تعالیٰ نے اپنا نام تبدیل کر لیا

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہند میں اپنا نام غریب نواز رکھا  
ہوئے جو خود خواجہ غریب نواز کی شکل میں مدفون ہے۔ (العیاذ باللہ)  
شعر ملاحظہ ہو :-

سہ (۱) اپنا اللہ میاں نے ہند میں نام رکھ لیا غریب نواز  
(۲) حقیقت میں دیکھو تو خواجہ خدا ہے ہمیں  
دُر پر خواجہ کے سجدے روا ہیں  
(بحوالہ فاتحہ کا صحیح طریقہ ص ۵۵)

قارئینِ کرام! اس قسم کے خبیث و غلیظ اشعار کہنا اور عقیدہ رکھنا حقیقت  
میں ایمان جیسی عظیم نعمت سے ہاتھ دھونا ہے۔

## نورِ خدا شکلِ انسان میں

رضا خانی ملاں خدا تعالیٰ کی ذات پر بغض کی یوں قرب کاری لگا تے ہیں  
شعر ملاحظہ ہو :-

نورِ رب شکل میں انسان رسولِ عربیؐ  
کبھی بندہ کبھی سلطان رسولِ عربیؐ

(بحوالہ فاتحہ کا صحیح طریقہ ص ۵۵)

مذکورہ شعر میں حق تعالیٰ کی ذات کی شدید توہین ہے، رضا خانیوں نے شرم و  
کوبالائے طاق رکھ کر خدا تعالیٰ کی ذات پر حملہ کیا ہے۔۔۔۔۔ یہ ہیں رضا خانی جو  
حق تعالیٰ کی شان میں گستاخی کو دینِ حق سمجھتے ہیں۔

## اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیتا ہے  
کہ سب کو اپنا بندہ کہو اور فرما دو کہ میرے گنہگار بندو مجھ سے ناامید نہ ہو،  
اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں :-

”اللہ جل شانہ، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیتا ہے کہ تم  
سب کو اپنا بندہ کہو اور اُن سے یوں ارشاد فرماؤ کہ اے میرے  
گنہگار بندو! میرے رب کی رحمت سے ناامید نہ ہو، (الاستعداد ص ۵۶)

بریلوی کے ملاؤں کا یہ خدا تعالیٰ کی ذات پر افتراء و بہتان ہے خدا تعالیٰ  
نے ہرگز ایسا نہیں فرمایا۔



## اللہ سے استعانت طلب کری یا نبیؐ سے

مولوی احمد رضا خان بریلوی اپنے جیلوں کو شرک پر پختہ رہنے کی باری طور پر تعلیم دیتا ہے، شعر ملاحظہ ہو ۵

بیٹھے آٹھے حضور پاک سے التجار و استعانت کیجئے

(صدائے بخشش ج ۱ ص ۱۱)

حالانکہ یہ عقیدہ باطلہ کتاب و سنت اور اجماع امت کے صریح خلاف ہے۔

امام الانبیاء حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے مطابق تو ہر انسان کو حق تعالیٰ ہی سے استعانت طلب کرنی چاہیئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو راہ ہدایت نصیب فرمائے۔

## خانہ کعبہ ولی کی خدمت میں

”خواجہ قطب الاسلام نے زبان مبارک سے فرمایا کہ خدا کے ایسے بندے بھی ہیں کہ جب وہ اپنی کٹیبا میں ہوتے ہیں تو خانہ کعبہ کو حکم ہوتا ہے کہ جا کر اُن کے گرد طواف کرے، ابھی یہ فرما رہے تھے کہ آپ اور سارے حاضرین اٹھ کر عالم تحریر میں محو ہو گئے اور شوق میں مستغرق ہو گئے اس اثناء میں سارے اشخاص وہی الفاظ زبان سے نکالتے تھے جو حاجی لوگ طواف کے وقت بولتے ہیں اور ان کی کیفیت یہ تھی کہ ہر ایک کے بدن سے خون جاری تھا اور جو خون کا قطرہ زمین پر گرتا تھا اُس سے تکیروں کے نقش بنتے جا رہے تھے، جب ہوش میں آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ خانہ کعبہ سامنے



کھڑا ہے، ہم سارے مقررہ آداب بجالائے اور چار مرتبہ اس کے گرد بھرے  
غیب سے آواز آئی کہ اے عزیزہ ہم نے تمہارا حج قبول طواف اور تمہاری  
نمازیں قبول کر لیں اور میرا ان لوگوں کی جو تمہارے تابع ہیں وہیں اس  
کے بعد خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ برکاتہ نے فرمایا کہ شیخ الاسلام  
معین الدین حسن شجری قدس اللہ سرہ العزیز ہر سال اجمیر سے خانہ کعبہ  
جایا کرتے تھے لیکن جب ان کا کام کمائیت کو پہنچ گیا تو حاجی حج کے لیے  
جایا کرتے وہ آپ کو وہاں پلتے حالانکہ آپ گھر میں گوشہ نشین ہوا کرتے  
آخر معلوم ہوا کہ خواجہ معین الدین ہر رات خانہ کعبہ جاتے تھے اور رات وہاں  
بسر کے صبح کی نماز اپنے گھر میں باجماعت ادا کرتے تھے۔ پھر اسی موقع  
کے مناسب یہ فرمایا کہ میں نے خواجہ معین الدین سے سنا ہے جنہوں نے  
یہی حکایت شیخ عثمان ہارونی کی زبان مبارک سے سنی تھی کہ آپ ایک روز  
سمرقند میں تھے کہ خواجہ مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ حالت تھی کہ جب کبھی آپ  
کو کعبہ کے دیوار کا اشتیاق ہوتا تو فرشتوں کو حکم ہوتا کہ خانہ کعبہ چشت  
میں لا کر رکھو اور خواجہ رحمۃ اللہ علیہ کو دکھاؤ جب خواجہ رحمۃ اللہ علیہ  
طواف وغیرہ ساری رسومات ادا کر لیتے تو پھر فرشتے خانہ کعبہ کو اس کے  
اصل مقام پر پہنچا دیتے۔“ (فوائد السالکین ۲۳، ۲۴)

**قارئین کرام! حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تو**  
طواف کرنے کے لیے مکہ مکرمہ تشریف لے جاتے تھے اور ایک ولی کیلئے اللہ تعالیٰ  
فرشتوں کو حکم دیں کہ بیت اللہ کو اٹھا کر چشت پہنچا دیں، یہ کتنی ناپاک جسارت ہے،  
رضا خانیوں نے یہ بات لکھتے وقت عالم آخرت کو فراموش کر دیا ورنہ اس قسم کی غلط  
حرکت ایک عام مسلمان سے صادر نہیں ہو سکتی، لیکن رضا خانیوں نے ایک ولی کو



حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر عظیم المرتبت ظاہر کرنے کے لیے ایک من گھڑت واقعہ کا سہارا لیا ہے، لیکن ان دشمنان اسلام کو اتنا ہوش نہیں کہ ہم ایک دلی کی فیصلت ثابت کرنے کے لیے بیت اللہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ کرامؓ کی توہین کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ لیکن جو فطرتی طور پر شرک ہوں اور جنہوں نے گستاخیوں کو اپنے لیے شعار بنالیا ہو، ان سے گستاخی کی بجائے ادب کی امید رکھنا عبت ہے، لیکن جب انسان گستاخی کو اپنا شعار بنالیتا ہے تو بھروسہ حق تعالیٰ عقل جیسی عظیم نعمت سے اسے محروم کر دیتے ہیں۔

### خانہ کعبہ اور عرش الہی (محرر) یعنی ڈانس کرتے ہیں

۱۔ تیری آمد تھی کہ بیت اللہ حجرے کو جھکا  
۲۔ اور جھکا تھا حجرے کو عرشِ اعلیٰ

(حدائق بخشش ص ۱۱۲، ۱۱۳)

### آستانہ علی پور ہی خانہ کعبہ ہے

بہر جماعت علی کا ایک عالی مرید اپنے پیر کے آستانے کو خانہ کعبہ کا درجہ دیتے ہوئے لکھتا ہے، شعر ملاحظہ ہو:-

۳۔ تیرا آستان ہے وہ آستان کہ حریف بیتِ حرام ہے  
تیری بارگاہ ہے وہ بارگاہ کہ جو قبلہ گاہِ انام ہے  
(رسالہ "جماعت" امرسرگ جون ۱۹۲۳ء)

مذکورہ شعر میں خانہ کعبہ کی توہین کا پہلو نمایاں ہے۔



## اللہ تعالیٰ کے نام گرامی سے انکار کیوں؟

رضا خانی ملاں احمد سعید کاظمی اپنی جہالت کا ثبوت دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حاضر و ناظر خدا تعالیٰ کا نام گرامی نہیں، اصل عبارت ملاحظہ ہو :-

”اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں حاضر و ناظر کوئی نام نہیں اور قرآن و حدیث میں کسی جگہ حاضر و ناظر کا لفظ ذات باری تعالیٰ کے لیے وارد نہیں ہوا۔ سلف صالحین نے اللہ تعالیٰ کے لیے یہ لفظ بولا، کوئی شخص قیامت تک ثابت نہیں کر سکتا کہ صحابہ کرام یا تابعین یا ائمہ مجتہدین نے کبھی اللہ تعالیٰ کے لیے حاضر و ناظر کا لفظ استعمال کیا ہو۔“ (تسکیت الخواطر ص ۷)

ناظرین کرام! رضا خانی ملاں کے ایسی دعویٰ کے مقابلے میں ہم ثابت کریں گے کہ صحیح دلائل کے پیل رواں میں یہ کاغذ کی کشتی کس طرح ڈوبتی ہے اور رضا خانیوں کا یہ عقیدہ کہ اللہ تعالیٰ کے تناوے نام ہیں اور ان ناموں میں حاضر و ناظر کوئی نام نہیں ملتا، اگر دشمنان اسلام کو غر سوں اور ختموں سے فرصت نہیں ملتی تاکہ وہ قرآن و حدیث کی طرف رجوع کر سکیں کیونکہ رضا خانی فرقہ قرآن و حدیث پر عمل کرنے کی بجائے واقعات کا ذریعہ کو ترجیح دیتا ہے اور جہاں بھی قرآن و حدیث کی بات کی جائے تو وہاں رضا خانی قرآن و حدیث کے صریح احکامات کو من گھڑت واقعات رد کرتے ہیں، اس لیے یہ بیچارے مذہبی طور پر یتیم ہیں، کیونکہ انہوں نے جو کچھ بھی لیا ہے دشمنان صحابہ اہل تشیع سے لیا ہے یہی وجہ ہے کہ جب بھی اہلسنت و الجماعت علماء دیوبند اہل تشیع کا مقابلہ کرتے ہیں تو یہ فرقہ ضالہ ان کا بھر پور تعاون کرتا ہے۔

اب ہم رضا خانیوں کے باطل عقیدے کا پردہ چاک کرتے ہوئے آپ کو صرف

چند حوالے بتلاتے ہیں :-



حضرت علامہ نوویؒ شرح مسلم شریف جلد ۲ ص ۲۲۲ میں اور علامہ خازنؒ تفسیر جلد دوم ص ۲۶۴ میں رقمطراز ہیں کہ تمام علماء کا اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سب نام صرف یہی ننانوے نہیں ہیں بلکہ ان کے علاوہ اور بھی ہیں (اسی کی تحقیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں) کہ امام ابو بکر بن العربیؒ نے اللہ تعالیٰ کے ایک ہزار نام جمع کیے ہیں، پھر صاف لکھا ہے وھذا قلیل، یہ بھی ابھی تھوڑے ہیں۔

امام رازیؒ لکھتے ہیں کہ علماء کے نزدیک ایک ہزار ایک نام اللہ تعالیٰ کے مشہور و معروف ہیں جو کتاب و سنت میں پائے جاتے ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر مقدمہ جلد ۱ صفحہ ۳) حافظ ابن کثیرؒ نقل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے پانچ ہزار وہ نام ہیں جو قرآن کریم و صحیح حدیث اور سابق آسمانی کتابوں میں نازل کیے گئے ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر جلد ۱ صفحہ ۲)

جب تمام علماء اسلام کا اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام انہی ننانوے ناموں میں منحصر نہیں تو اہل بدعت کا یہ سوال کہ ہمیں ان ناموں میں حاضر و ناظر کا نام نہیں مل سکا، یہ باطل ہے، اگر رضا خانی اہل بدعت مشکوٰۃ شریف کھول کر دیکھیں تو ان کو معلوم ہو جائے کہ حدیث میں حاضر کا لفظ موجود ہے، لیکن سچی بات تو یہ ہے کہ ان مذہبی یتیموں کا حدیث کے ساتھ کیا تعلق جو دن رات توحید و سنت کے خلاف شرک و بدعت کی نشر و اشاعت میں مصروف ہیں۔ اور رضا خانی ملاں نے یہ بے بنیاد دعویٰ کیسے کر دیا کہ کوئی شخص قیامت تک یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ حاضر و ناظر اللہ تعالیٰ کا اسم گرامی ہے؟

اب رضا خانیوں کو چاہیئے کہ ذرا بین السطور مشکوٰۃ شریف جلد اول ص ۱۹۹ ص ۱۹۹ ص ۱۹۹ نکال کر دیکھیں کہ الشہید کا معنی لکھا ہے الحاضر اور مشہور لغت اور مذکور ص ۱۳ ص ۱۳ ص ۱۳ میں لکھا ہے شہید۔ حاضر و گواہ، اسی طرح بصیر کا معنی یہ کیا ہے کہ بینا، دیکھنے والا، یعنی ناظر۔ (دیکھو صراح ص ۱۶)

اب بتائیے کہ اللہ تعالیٰ شہید اور بصیر بھی ہے یا نہیں؟ اور کیا



شہید کا معنی 'حاضر اور بصیر' کا معنی 'بینا' یعنی ناظر و درست ہے یا نہیں؟

اور اہل بدعت کا یہ کہنا کہ ناظر وہی ہو سکتا ہے جو تہمانی آنکھوں سے دیکھے اس لیے اس قانون کو سامنے رکھ کر ہمیں مندرجہ ذیل آیات کریمہ و احادیث مبارکہ کا مطلب سمجھادیں :-

● قرآن کریم میں جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کا وہ واقعہ جس میں انہوں نے اپنی قوم کو تسلی دیتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا :-

قَالَ عَسَىٰ رَبُّكُمْ اَنْ يَّخْلُقَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ ه (پ)

(ترجمہ) کہا نزدیک ہے کہ تمہارا رب ہلاک کر دے تمہارے دشمن کو اور تمہیں زمین کا خلیفہ بنا دے پھر وہ نظر کرے تم کیا کام کرتے ہو۔

اگر نظر کرنا اسی کام کا جو جسمانی آنکھیں رکھتا ہو تو بتلائیے کہ اس آیت میں فَيَنْظُرَ (یعنی خدا نظر کرے) کے کیا معنی ہوتے؟ بتلائیے!

● ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے :-

ثُمَّ جَعَلْنَاكَ خَلِيفَ فِي الْاَرْضِ مِنْۢ بَعْدِ هُوَ لِيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ ه (پ)

(ترجمہ) پھر تم کو ہم نے نائب کیا زمین میں ان کے بعد کہ نظر کرے کہ تم کیا کرتے ہو؟

اس آیت میں بھی لِيَنْظُرَ کا لفظ موجود ہے۔

● اور مسلم شریف صفحہ ۳۷۵ پر ہے :-

اِنَّ اللّٰهَ نَظَرُ اِلَى الْاَرْضِ۔

(ترجمہ) اور اللہ تعالیٰ نے زمین والوں پر نظر کی۔



اس حدیث میں بھی لفظ نَظَرَ موجود ہے۔

ترمذی شریف میں ہے :-

إِنَّ اللَّهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا فَنَظِرُ كَيْفَ تَعْمَلُونَ (ترمذی جلد ۲ ص ۲۸)

(ترجمہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں زمین کا خلیفہ

بنانے والا ہے اور پھر دیکھنے والا ہے کہ تم کیا کرتے ہو۔

الحمد للہ! ہم نے دلائل کے ساتھ ثابت کر دیا کہ حاضر و ناظر اللہ تعالیٰ کا

نام گامی ہے، اور رضا خانی ملاں کا دعویٰ باطل اور مردود ہے۔

## اللہ تعالیٰ حاضر و ناظر نہیں!

رضا خانی مولوی احمد سعید کاظمی اللہ تبارک و تعالیٰ کے عدم حاضر و ناظر کے

بارے میں لکھتے ہیں کہ:-

”تحقیق سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ بغیر تاویل کے اللہ تعالیٰ

کو حاضر و ناظر کہنا جائز نہیں“ (تسکین النواظر ص ۱)

”لفظ حاضر اپنے حقیقی لغوی معنی کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کی

شان کے ہرگز لائق نہیں“ (تسکین النواظر ص ۱)

حضرات! رضا خانیوں کا یہ عقیدہ بھی من گھڑت ہے اور حقیقت میں

حق تعالیٰ کی قدرت کا انکار ہے۔ اور ہر مسلمان کا عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ ہر جگہ

موجود ہے یعنی حاضر و ناظر ہے، اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد بھی ملاحظہ فرمائیں :-

بخاری شریف جلد ۲ اور مسلم شریف جلد ۲ میں یہ حدیث آتی ہے کہ حضرات

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کسی وقت با آواز بلند ذکر کر رہے تھے مگر حضور علیہ الصلوٰۃ

والسلام نے بلند آواز کے ساتھ ذکر کرنے سے منع فرمایا، اور ارشاد فرمایا :-

إِنكُم لَتَدْعُونَنَا صَوًّا وَلَا غَلَابًا۔

(ترجمہ) تم کسی بہرے اور غائب کو نہیں پکار رہے بلکہ تم تو سمیع اور قریب کو پکار رہے ہو پھر بلند آواز سے چلانے کا کیا فائدہ!

لفظ غائب سے صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ حاضر و ناظر ہے اور رضا خانیوں کا عقیدہ امام الانبیاء حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے خلاف ہونے کی وجہ سے باطل ہے۔

## اللہ تعالیٰ قادر نہیں!

یہودی الاصل والنسل مولوی احمد رضا خاں بریلوی ایک سوال کے جواب میں اللہ تعالیٰ کی بے بسی یوں بیان کرتے ہیں:-

عرض:- (کیا) غوث ہر زمانہ میں ہوتا ہے؟  
ارشاد:- بغیر غوث کے زمین و آسمان قائم نہیں رہ سکتے۔

(ملفوظات احمد رضا جلد ۱ ص ۱۲۸)

ناظرین کو ام! مولوی احمد رضا بریلوی کا عقیدہ قرآن کریم کے خلاف ہے اور ملفوظات کو پڑھنے سے تو انسان اس بات کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ احمد رضا خاں کو قرآن پاک کے ساتھ قطعاً کوئی تعلق نہیں تھا اور اس سے خائناب بریلوی کی عدم بصیرت عیاں ہے اور یہ شخص علمی میدان میں بالکل سرفراز ہوتا ہے۔ حالانکہ قرآن کریم میں ارشاد باری ہے:-

إِنَّ اللَّهَ مَعَكُمْ الشَّمُوتِ وَالْأَرْضِ أَنْ تَزُولَا وَلَئِنْ زَالَتَا إِنْ أَمْسَكْتُمَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ إِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا (پ)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ تمہارا ساتھ رہا ہے آسمانوں کو اور زمین کو کہ ٹل نہ جائیں اور اگر



ملی جائیں تو کوئی نہ مقام کے ان کو اس کے سوا کچھ دے سکتا ہے تحمل والا بخشنے والا۔

اس آیت کریمہ سے معلوم ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ ہی آسمانوں اور زمینوں کو قائم رکھے ہوئے ہیں اور حق تعالیٰ کے علاوہ کسی کی طاقت نہیں کہ آسمانوں اور زمینوں کو قائم رکھ سکے۔  
ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

مَا مُمْسِكُهُنَّ إِلَّا الرَّحْمَنُ إِنَّكَ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيرٌ (نہل)  
(ترجمہ) خدا کے سوا انہیں کوئی مقام نہیں رکھ سکتا ہے شک وہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے  
الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً (پ)

(ترجمہ) (وہ ذات) جس نے بنایا واسطے تمہارے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت۔

حضرات اغور کا مقام ہے جو خالق کائنات آسمانوں اور زمین کو بنا سکتا ہے تو کیا وہ خالق کائنات بننے کے بعد ان کو قائم نہیں رکھ سکتا، اور جب بھی مولوی احمد رضا خان نے کوئی بات کہی اُس سے گستاخی کا ہی بُواٹی، اور ہے کوئی ماں کالال رضا خانی جو یہ بتا سکے کہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی پیدائش سے پہلے زمین و آسمان کو کس ذات نے قائم رکھا ہوا تھا؟ یہ کتنا نجس عقیدہ ہے، اہلسنت و جماعت علماء دیوبند کا تو عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو بنایا اور وہی ذات اُس کو قائم رکھے ہوئے ہے۔ لیکن نہ جانے کیوں بریلوی اُمت قرآن و حدیث سے ثابت ہونے والے عقائد کو مسخ کرنے پر اُدھار کھائے بیٹھی ہے، اور اس طرح شیطان کی خدمت کا کام سرا انجام دے کر اپنے لیے جہنم کی سخت ترین و الناک ہزا کو واجب سے واجب تر کرتی چلی جا رہی ہے۔



## خدا مددگار یا پیر محمد بخش؟

رضا خانی ابولؤلؤ غلام جہانیاں خواجہ محمد بخش کے متعلق یوں لکھتے ہیں، چند اشعار ملاحظہ ہوں :-

اے خواجہ محمد بخش شہا لاریب توئی محبوب خدا  
نازک دیدار عطا فرما اے قطب مدار حسین مددے  
مستود بذاتِ خویش احد منظور بہتانِ میم احمد  
مشہور محمد بخش بے حد اے مالک دنیا و دین مددے  
در پردہ نورِ قدیم توئی بے پردہ رؤف و رحیم توئی  
واہ طسرفہ پیر کریم توئی  
اے نازک کریم پردہ نشین مددے

(ہفت اقطاب ص ۱۲۴)

مصیبت کے وقت خدا تعالیٰ کا در چھوڑ کر پیروں سے امداد طلب کرنا شیطانی پھندہ ہے :-

## خدا مددگار یا پیر قطب الدین؟

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ پیر قطب الدین مشکل کے وقت امداد کرتے ہیں، چند شعر ملاحظہ ہوں :-

اے درِ یتیم فرید توئی تفسرید توئی تجرید توئی  
در عین شباب شہید توئی ہر نابینا را دید توئی  
اے خواجہ قطب الدین مددے

(ہفت اقطاب ص ۱۲۴)

العیاذ باللہ من هذه الخرافات



## اللہ مددے یا پیر فخر الدین؟

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ پیر فخر الدین مدد کرنے والے ہیں، شعر ملاحظہ ہو۔  
 ۱۔ محبوب اللہ محبوب نبی مولانا فخر الدین مددے  
 (ہفت اقطاب ص ۶۴)  
 پیر فخر الدین کو مددگار سمجھنا شریعت اسلامیہ کے خلاف ہے اور  
 مذہب اسلام اس عقیدے کی مذمت کرتا ہے۔

## اللہ مددے یا خواجہ نور محمد؟

بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ خواجہ نور محمد مشکل کے وقت امداد کرتے  
 ہیں، چند شعر ملاحظہ ہوں۔  
 اے قطب زمانہ غوثِ زمیں اے خواجہ خلیفہ مہار و طہ  
 اے نور محمد مرشدِ من اے قبلہ معتقدینِ مددے  
 (ہفت اقطاب ص ۶۴)  
 اولیاءِ کرام سے استعانت طلب کرنا سراسر گمراہی ہے اور خدا سے نا اُمید  
 ہونا مسلمان کا شیوہ نہیں۔

## خدا مشکل کشا یا پیر نازک کریم؟

بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ پیر نازک کریم مشکل کشا اور حاجت روا ہیں۔  
 بطور نمونہ چند اشعار ملاحظہ ہوں۔

۵ میرے بچپال نازک پیر و برادر با تم ہو  
 خدا کے لاڈلے محبوب شاہِ دوستِ تم ہو  
 ۵ شبیہ مصطفیٰ اور مظہر ذاتِ خدا تم ہو  
 حقیقت میں ملے بیٹھے، مویا ہر میں خدا تم ہو  
 ۵ غریبوں کے ہمارے دستگیر بے نوا تم ہو  
 مریضوں کی شفا اور دردمندوں کی دوا تم ہو  
 ۵ تیرے در کے سوالی کو خدا خالی نہ جانے دے  
 ہمارے بخدا حاجت روا مشکل کشا تم ہو

(ہفت اقطاب ص ۱۵)

رضا خانی ملاں نے جناب پیر نازک کریم کو کیسے خدائی مقام پر بٹھا کر مشکل کشا  
 اور حاجت روا تسلیم کیا ہے، اور بریلوی ملاں نے عقیدہ توحید باری تعالیٰ پر کس قدر  
 سنگین حملہ کیا ہے، معلوم ہوتا ہے کہ رضا خانیوں نے خدا تعالیٰ کی قدر کو نہیں  
 پہچانا کہ جس طرح اس کی قدر کرنے کا حق ہے، قرآن کریم میں اللہ رب العزت کا  
 ارشاد گرامی ہے۔

مَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ (پک)

بریلویوں کے عقائد باطل پڑھ کر ایک صحیح العقیدہ مسلمان کا سرِ ندامت سے جھک  
 جاتا ہے کہ دیکھیے کس جرأت اور دیری سے خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر غیروں کو مشکل کشا  
 اور حاجت روا سمجھتے ہیں۔



## بریلوی اُمت کی توحید

احمد رضا بریلوی کا عقیدہ ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام عرب والوں کے خدا ہیں، اصل عبارت ملاحظہ ہو:-

(۱) عرض:- حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسے خداوندِ عرب کہہ کر ندا کر سکتے ہیں؟

ارشاد:- کر سکتے ہیں، خداوندِ عرب کے معنی مالکِ عرب۔  
(ملفوظات احمد رضا بریلوی ج ۱ ص ۱۳۷)

(۲) سورۃ اخلاص اور سورۃ فاتحہ میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تعریف ہے۔  
(احکام شریعت ص ۱۶۳)

**نوٹ:-** ہم رضا خانی اُمت کے وڈیروں سے یہ سوال کرنے میں حق بجانب ہیں کہ بقول تمہارے:-

۱۔ عرب والوں کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم خدا ہوئے تو عجم والوں کا خدا کون ہے؟  
گویا بریلویوں نے دو خدا تسلیم کر لیے ہیں اور مذہبِ اسلام کا فتویٰ واضح ہے کہ جو دو خدا مانے وہ کافر ہے۔

۲۔ قرآن پاک کی تلاوت کرنے والا مسلمان اس بات سے بخوبی واقف ہے کہ سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص کے ایک ایک لفظ سے حق تعالیٰ کی توحید اور تعریف ثابت ہوتی

ہے اور بریلویوں کا عقیدہ قرآن کریم کے سراسر خلاف ہے۔

## رضا خانی ملاؤں کی توحید

رضا خانی مذہب کے غلام بہانیاں عقیدہ توحید باری تعالیٰ پر یوں ضرب کاری لگاتے ہیں، شعر ملاحظہ ہو:-

طالب وہی اللہ وہی احمد وہی نازک  
اغیار کہاں سب یار کی جلوہ گری ہے

(ہفت اقطاب ص ۱۵۱)

میرے سستی خفی بھائیو! دیکھا کہ رضا خانی ملاں نے کس ڈھٹائی سے توحید اور رسالت کو نازک پیر کے حوالے کیا، یہ نازک پیر خواجہ غلام فرید کی اولاد میں سے ہیں۔

## خدا حاجت روا یا جبریل علیہ السلام

بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام حاجت روا ہیں، اصل عبارت ملاحظہ ہو:-

”جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام حاجت روا ہیں“ (ملفوظات احمد رضا ص ۱۱۱)

ایک باہوش آدمی بھی جانتا ہے کہ حاجت روا صرف خدا تعالیٰ ہی کی ذات ہے، جبریل علیہ السلام کے بارے میں حاجت روائی کا عقیدہ رکھنا اسریر جہالت ہے۔

## خدا حاجت روا یا حضور ﷺ

بریلوی امت کا عقیدہ ہے کہ امام الانبیاء حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوقات کے حاجت روا، مشکل کشا، دافع البلاء ہیں، حتیٰ کہ حضرت جبریل کے



بھی حاجت روا ہیں، اصل عبارت ملاحظہ ہو :-  
 ”حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو حاجت روا و مشکل کشا و دافع البلاد

ماننے میں کس مسلمان کو تامل ہو سکتا ہے وہ تو ہیر مل (علیہ السلام) کے  
 کے بھی حاجت روا ہیں“ (ملفوظات احمد رضا ص ۱۱۱)

قرآن کریم سے یہ عقیدہ ملتا ہے کہ خالق کائنات کے سوا کوئی حاجت روا نہیں اور  
 انبیاء کرام بھی اسی مشن کو لے کر آئے تھے کہ خدا کے سوا کسی اور کو حاجت روا مت سمجھو،  
 اگر کوئی بد قسمت خالق کو چھوڑ کر مخلوق کو حاجت روا مانتا ہے تو وہ درحقیقت مشرکین  
 کا بیروکار ہے، اور حق تعالیٰ کا فیصلہ ہے کہ میں مشرک کو ہرگز نہ بخشوں گا۔

## خدا تعالیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مشورہ لیتا ہے

بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مشورہ کرتا ہے  
 کہ میں آپ کی امت کے ساتھ کیا معاملہ کروں، اصل عبارت ملاحظہ ہو :-

”إِنَّا رَبِّي أَسْتَشَارُنِي أَمْتِي مَاذَا أَفْعَلُ بِهِ“ (ترجمہ)

بیشک میرے رب نے میری امت کے بارے میں مجھ سے مشورہ طلب و

فرمایا کہ میں اُن کے ساتھ کیا کروں“ (الاسن والعلی ص ۸۴)

نوٹ :- ٹف ہے ایسے رضاخانیوں پر جو اس قسم کے باطل عقیدے رکھتے  
 ہیں، اہلسنت و جماعت علماء دیوبند کا عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا کوئی مشیر نہیں، جو  
 مخلوق سے مشورہ لے کر کام کرے وہ خدا کا ہے کاہ لاٰمَشِيرُكُمْ وَلَا مُعِينُكُمْ۔

## حضور علیہ السلام اپنے رب کے وزیر اعظم ہیں

بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تبارک و تعالیٰ کے وزیر اعظم

ہیں، اصل عبارت ملاحظہ ہو:-

”پھر وہ کون سے حدیث و وعظ ہیں جو وحی الہی سے اہم ہیں بلاشبہ  
ملک جبار ذوی الاقتدار اپنے مقرب کو وزیر اعظم کے پاس اپنے پیام و  
احکام لے کر بھیجے“ (فتاویٰ افریقہ ص ۴۲)

رضا خانیوں کا یہ عقیدہ بھی فاسد ہے کہ امام الانبیاء حضور سید دو عالم صلی اللہ  
علیہ وسلم اپنے خدا کے وزیر اعظم ہیں، حقیقت یہ ہے کہ لا وزیر لہ اللہ تعالیٰ کا کوئی  
وزیر نہیں وہ ان باتوں سے بے نیاز ہے۔

## خدا تعالیٰ قدرت نہیں رکھتا

مولوی احمد رضا خاں رب ذوالجلال کی عدم قدرت اور بے بسی یوں بیان کرتے

ہیں، اصل عبارت ملاحظہ ہو:-

”حضور اقدس کا نظیر محال بالذات ہے تحت قدرت ہی نہیں، ہو  
ہی نہیں سکتا نہ اولین میں نہ آخرین میں نہ انبیاء میں نہ مرسلین میں“  
(ملفوظات احمد رضا جلد ۳ ص ۶۲)

عبارت مذکور سے واضح ہے کہ بریلویوں کا خدا تعالیٰ کی قدرت کا ملہ پر ایمان  
نہیں ورنہ اس قسم کی یادہ گوئی سے ہرگز کام نہ لیتے۔

## خدا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طاعت کرتا ہے

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اطاعت

کرتا ہے، اصل عبارت ملاحظہ ہو:-

”فقال ابو طالب یا ابن اخي ان ربك ليطيعك فقال



وامت یا عمارہ لو اطعنہ لیطیعک (ترجمہ) ابوطالب نے عرض کی  
اے میرے بھتیجے بیشک حضورؐ کا رب حضورؐ کی اطاعت کرتا ہے، آنحضرتؐ نے  
فرمایا اے چچا اگر تو اس کی اطاعت کرے تو وہ تیرے ساتھ بھی یوں ہی معاملہ  
فرمائے گا۔ (الامین والصلی ص ۸۴)

رضا خانیوں کا یہ عقیدہ بھی قرآن کے خلاف ہے، جو خالق ہوتا ہے وہ مخلوق کی  
اطاعت نہیں کیا کرتا، اسلامی عقیدہ تو یہ ہے کہ تمام مخلوق خدا کی اطاعت کرتی ہے،  
حتیٰ کہ انبیاء کرامؑ بھی خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق عمل کرتے ہیں۔

## ہر قسم کی نعمت خدا سے ملتی ہے یا حضورؐ سے؟

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ تمام نعمتیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتی ہیں، آپ صلی اللہ  
علیہ وسلم جسے چاہیں عطا کریں اور جسے چاہیں محروم کر دیں، یہ سب اختیار آپ صلی اللہ علیہ  
وسلم کو حاصل ہیں، اصل عبارت ملاحظہ ہو:-

— بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے خلیفہ ہیں اللہ تعالیٰ نے  
اپنے کرم کے خزانے اور اپنی نعمتوں کے خزانہ حضورؐ کے دست قدرت کے  
فرمانبردار اور زیر حکم ارادہ و اختیار کر دیئے ہیں کہ جسے چاہیں عطا فرماتے  
ہیں اور جسے چاہیں نہیں دیتے۔ (فتاویٰ افریقہ ص ۱۱۹)

بریلویوں کا یہ عقیدہ قرآن و حدیث کے خلاف ہے، حالانکہ قرآن مجید اس بات  
کی تعلیم دیتا ہے کہ تمام نعمتیں حق تعالیٰ اپنے بندوں کو عطا فرماتے ہیں اور آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: انا انا قاسم واللہ یعطی۔ (الحديث) یعنی  
اللہ تعالیٰ عطا کرنے والے ہیں میں تو صرف تقسیم کرنے والا ہوں۔

اس حدیث مبارکہ سے صاف ظاہر ہے کہ ہر قسم کی نعمت اللہ تبارک و تعالیٰ

ہی عطا کرتے ہیں۔

## خدا تعالیٰ پیر کی شکل میں!

رضا خانی ابولؤلؤ احمد نجش اپنے پیر صاحب کے بارے میں یوں لکھتے ہیں، چند اشعار ملاحظہ ہوں۔

سبق پردہ تے ہیں عاشق مصحف رخسارِ جاناں کا  
ہمیں بھی عشق ہے طالب اسی بے مثل قرآن کا  
جو ہیں مشتاقِ نظارہ میرے خواجہ کو آدھیں  
جیاں شانِ خدائی ہے فقط پردہ ہے انسان کا  
(ہفت اقطاب ص ۱۵۴)

رضا خانی یہ کہنا چاہتا ہے کہ میرا پیر خدا ہے صرف انسان کا لبادہ اوڑھا ہوا ہے۔ لعنة الله عليه

## خالق حاجت روائی مخلوق؟

رضا خانی ملاؤں کا عقیدہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حاجت روائی اور سب مرادیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیار میں ہیں، اصل عبارت ملاحظہ ہو:۔  
”قَالَ فَأَعِثِّي عَلَىٰ نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ۔ الْحَمْدُ لِلَّهِ  
جلیل و نفیس حدیث صحیح اپنے ہر فقرہ سے وہا بیت کش ہے، حضور اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم نے اَعِثِّي فرمایا کہ میری اعانت کر، اسی کو استعانت  
کہتے ہیں، یہ درکنار حضور کا مطلق طور پر سئل فرمایا کہ مانگ کیا مانگتا ہے  
جان و ہا بیت پر کیسا پہاڑ ہے، صاف ظاہر ہے کہ حضور ہر قسم کی حاجت



دور فرما سکتے ہیں، دنیا و آخرت کی سب مرادیں حضورؐ کے اختیار میں ہیں جب تو بلا تقييد و تخصیص فرمایا مانگ کیا مانگتا ہے؟

(فتاویٰ افریقہ ص ۱۱۱)

مذکورہ بالا حدیث سے امام الانبیاء حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاجت روا ہونا قطعاً ثابت نہیں ہوتا کیونکہ خدا تعالیٰ خالق ہیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مخلوق ہیں، خدا رازق ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مرزوق ہیں، ظاہر ہے کہ جو مخلوق اور مرزوق ہو وہ حاجت روا اور مشکل کشا نہیں ہو سکتا، اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاجت روا اور مرادیں دینے والا تسلیم کیا جائے تو قرآن و حدیث کا انکار لازم آتا ہے، اور یہ بھی یاد رکھیں کہ انگریز کی معنوی اولاد مولوی احمد رضا خاں بریلوی سے اس قسم کی بیہودہ حرکات اکثر صادر ہو کر قیامت میں لکھی۔



# نغمہ توحید

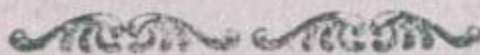
رضا خانی عقائد کے ساتھ ساتھ ہم آپ کو نغمہ توحید بھی سناتے چلے جائیں تاکہ سچے دہالے سے آپ کو موڑ نہ کرنے میں آسانی رہے اور رضا خانی مذہب پر توحید کے ایک قریب بھی لگ جائے

خدا سے بڑھ کے ہو سکتا نہیں ہے مہرباں کوئی  
اُسی کے حکم سے فصل بہار آتی ہے گلشن میں  
مشیت اُسی کی جب تک راہبر بن کر نہ آجائے  
وہی مجبور و مضطر کی دُعا میں مُسننے والا ہے  
دُعاؤں میں پکارو! بس خداوند جہاں ہی کو  
وہی ہے حامی و ناصر، وہی ہے حاضر و ناظر  
زمین و آسماں شمس و قمر دن رات شاہد ہیں  
اسی کے قبضہ قدرت میں ہے نفع و ضرر سب کا  
کسی کو کیا خبر؟ کیا کچھ ہے پردہ شب میں  
خدا کے نام ہی سے مشکلیں آسان ہوتی ہیں  
یہی تعلیم قرآن ہے یہی ہے حاصلِ سنت  
ظہورِ اُشد کی توحید پر ایمان ہو جس کا

سو اُس کے نہیں ہے خالق کون و مکان کوئی  
دکھا سکتا نہیں اُس کے سوا عہدِ خزاں کوئی  
نشانِ منزل کا پاسکتا نہیں ہے کارواں کوئی  
کرے کیوں آستانِ غیر پر آہ و فغاں کوئی  
نہیں اُس کے سوا حاجتِ رواٹے دو جہاں کوئی  
بجز ذاتِ خدا ہرگز نہیں ہے غیبِ داں کوئی  
نہیں اس کے سوا ارض و سما کا حکمران کوئی  
سو اُس کے نہیں ہے مالکِ سود و بیاں کوئی  
نہیں قدرت کے امرا رہاں کا راز داں کوئی  
بتائے تو خدا کے نام کو وردِ باں کوئی  
نہیں معبودِ برحق جز خداوند جہاں کوئی  
نہیں پر وائے عمر اُس کو نہ اُس کو خوفِ جاں کوئی

کہلوانے لگے ہیں شیخِ قرآن تو بہت امیکن

نہیں آساں کہ بن جائے غلامِ اُندھاں کوئی





## کُنْ فیکون اللہ کی شان نہیں

- رضا خانی جن عقائد کی نشر و اشاعت کو خدمتِ اسلام سمجھتے ہیں یہ ہیں :-
- (۱) کُنْے اولیاء اللہ کی شان ہے، اولیاء اللہ جس چیز کو کُنْ کہیں فوراً ہو جاتی ہے اپنے اختیار اور ارادہ سے اپنی مرضی اور پسند سے تمام جہان میں جس طرح چاہیں تصرف کرتے ہیں جسے چاہیں نہ دیں۔ (شرح استمداد ص ۲۸ تصنیف مصطفیٰ رضا)
- (۲) ائمہ کلام فرماتے ہیں اولیاء میں ایک مرتبہ اصحابِ تکوین کا ہے، جو چیز جس وقت چاہتے ہیں فوراً موجود ہو جاتی ہے جسے کُنْے کہا وہی ہو گیا۔ (شرح استمداد ص ۲۸)

## اللہ تعالیٰ مالک نہیں

- (۳) آسمان سے زمین تک ابدال کی ملک ہے اور عارف کی ملک فرش سے عرش تک۔ (شرح استمداد ص ۳۱)
- ناظریتے کلام : قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے کُنْ فیکون کو اپنی قدرت کا نشان قرار دیا ہے، جو مافوق الاسباب طور پر کائنات کی تخلیق وغیرہ تمام افعالِ الہیہ کا مظہر ہے۔ رضا خانی ذرا غور کریں کہ خلق یعنی پیدا کرنا جو لفظ کُنْے کا مفہوم ہے اور عرش سے فرش تک ہر چیز کی ملکیت اگر اولیاء اللہ کو حاصل ہے تو پھر خدا تعالیٰ کے اختیار میں کیا چیز باقی رہ گئی۔ خلق اور ملک اولیاء اللہ کے سپرد ہونے کے بعد خدا تعالیٰ محض بیکار فلسفی خدا نہ ہوگا تو اور کیا ہوگا؟ اور ذرا یہ بھی بتائیں کہ اولیاء اللہ نے کُنْے کہہ کر جو زمین و آسمان بنائے، جو مخلوق تیار کی وہ کہاں ہے؟



## دو نول جہان میں حق تعالیٰ کا تصرف نہیں

”حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے نائب مطلق ہیں زمین و آسمان اور دونوں جہان میں حضور کا تصرف جاری ہے، ہر نعمت حضور ہی کے ہاتھ سے ملتی ہے“ (شرح استمداد ص ۱۰۳)

”ہر شخص جانتا ہے کہ قدرت والے کا نائب کام کرے گا، اس کی طاقت اسے دی جائے گی“ (شرح استمداد ص ۱۰۴)

**حضورات!** نائب مطلق کا مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی خاص کام یا خاص وقت میں خداوند تعالیٰ کے نائب نہیں ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے تمام کاموں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نائب کے طور پر کرتے ہیں۔ اب یہ بات تو ہر شخص جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مقدس صفات اور اس کے کام کیا کیا ہیں۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ قدرتی کاموں کے لیے خدائی طاقت درکار ہے اور بندہ میں وہ طاقت کہاں؟ اس کے جواب میں صاف صاف کہہ دیا کہ قدرت والے کی طاقت یعنی خدائی طاقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مل چکی ہے۔ نائب مطلق کے لفظ سے یہ صاف ظاہر ہو گیا کہ رضا خانی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے خداوند تعالیٰ کی تمام صفات ثابت کرتے ہیں، حتیٰ کہ امام الانبیاء حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو واقع البلاء بھی ملتے ہیں اور یہ گمراہ کن عقیدہ ہے۔

## واقع البلاء کون؟

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام واقع البلاء نہیں اور ہر آنے والی مصیبت کو دور فرماتے ہیں، اصل عبارت ملاحظہ ہو:-



م حضور علیہ السلام کو واقع البلاء کہنا بھی بمعنی حقیقی عطائی ہے۔

(شرح استمداد ص ۱۶)

**حضورات:** ارفا خانوں کا عقیدہ ہے کہ جس طرح خدا تعالیٰ حقیقی طور پر مصیبتیں اور بلائیں دور کرنے والے ہیں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی حقیقی طور پر مصیبتیں اور بلائیں دور کرتے والے ہیں۔ ذاتی اور عطائی کے علاوہ دونوں میں اور کسی قسم کا فرق نہیں ہے، بس فرق صرف اتنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا دی، جو صفت جس طرح اللہ تبارک و تعالیٰ کو حاصل تھی بالکل ہو، ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہو گئی۔

## بہر نعمت خدا سے نہیں ملتی

”کوئی حکم نافذ نہیں ہوتا مگر حضور کے دربار سے اور کوئی نعمت کسی کو نہیں ملتی مگر حضور کی سرکار سے“

(شرح استمداد ص ۲۷، الامن والعلی ص ۱۱۹)

رفا خانی عقیدہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا درجہ بڑا مگر مخلوق کے دروازے پر اپنی جبین نیاز جھکاؤ کیونکہ حضور حاکم ہیں اور خدا تعالیٰ محکوم ہیں۔ (العیاذ باللہ)

## اولیاء کرام مالک یا مملوک

”اولیاء ہمارے مالک ہیں ہم ان کے مملوک ہیں“

(الامن والعلی ص ۹۱)

ہے بلکہ خدا پر جس کا قبضہ میرا ہے وہ گامگار آقا  
(حدائق بخشش ص ۱۳)

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ اولیاء کرام تمام مخلوق کے مالک ہیں اور اللہ تعالیٰ مملوک ہیں حالانکہ یہ عقیدہ کسی بے مذہب کا بھی نہیں سوائے رضا خانیوں کے، رضا خانی یہودیوں نے اولیاء کرام کو بلند مقام دیتے ہوئے خالق کائنات کی توہین کا پہلا اختیار کرنا باعثِ فخر سمجھا اور اہلسنت والجماعت علماء دیوبند کا عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ تمام مخلوق کے مالک ہیں اور تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کی مملوک ہے اور رضا خانیوں کا عقیدہ کافریہ ہے۔

## اللہ کے بندے یا حضور کے بندے

غرض کہ ہر عرشی فرشی اس کا ہر حکومت کا بندہ بے زر ہے۔

(سلطنت مصطفیٰ ص ۲، حقائق بخشش ص ۳۲)

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ تمام عرشی فرشی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بندے ہیں حالانکہ یہ عقیدہ رکھنا سراسر تجہالت و گمراہی ہے کیونکہ قرآن کریم اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عقیدہ ملتا ہے کہ تمام عرشی فرشی اللہ کے بندے ہیں۔

## رب ذوالجلال مالک و مختار نہیں

”مرفوعہ ابید قرار صلی اللہ علیہ وسلم بحکم پروردگار کو زمین کے مالک و

مختار ہیں، زمین کے مالک آسمان کے مالک، اپنے رب کی عطا سے جحیم (یعنی کہ دوزخ) کے مالک، جنت کے مالک، رب کے احکام کے

مالک، انعام کے مالک“ (سلطنت مصطفیٰ ص ۱۸)

رضا خانی حق تعالیٰ کو چھوڑ کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خالق و مالک کائنات سمجھتے ہیں حالانکہ ہر مسلمان یہ بات جانتا ہے کہ زمین و آسمان اور جنت و دوزخ غرض کہ ہر چیز کے مالک خدا تعالیٰ ہیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تمام کائنات کا



مالک سمجھنے کا عقیدہ رکھنا سراسر جہالت ہے۔

## خزانوں کی کنجیاں اللہ کے پاس نہیں

— ”خداوند تعالیٰ نے خزانوں کی کنجیاں، زمین کی کنجیاں، دنیا کی کنجیاں،

نصرت کی کنجیاں، جنت کی کنجیاں، دوزخ کی کنجیاں، ہر شے کی کنجیاں

کو دے دیں۔“ (الاسمنہ والعلی ص ۶۵)

رضا خانی عقیدہ ہے کہ جنت و دوزخ کی کنجیاں، غرض کہ غیب کے خزانوں کے کنجیاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہیں، بریلویوں کو اس جرأت پر داد دیجئے کہ کس دیری کے ساتھ قرآن پاک کی واضح آیات کا انکار کر رہے ہیں، اور رضا خانیوں کا عقیدہ مذہب اسلام کے خلاف ہے۔

## احکام شریعت اللہ تعالیٰ کے قبضے میں نہیں

— ”احکام شریعت حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو سپرد ہیں جو بات

چاہیں واجب کر دیں چاہیں ناجائز فرمادیں جس چیز یا جس شخص کو جس حکم

سے چاہیں مستثنیٰ کر دیں۔“ (الاسمنہ والعلی ص ۱۵۱)

رضا خانی عقیدہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اختیار ہے کہ جو چیز جس کے لیے چاہیں واجب کر دیں اور جو چیز چاہیں ناجائز کر دیں اور جو چیز چاہیں کسی کو معاف کر دیں۔ اور یہ بات یاد رکھیں کہ ایسا عقیدہ رکھنے والے کا شریعت محمدی سے قطعاً کوئی تعلق نہیں کیونکہ قرآن کریم کا ارشاد ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی طرف سے کوئی بات نہیں کہتے یہ بغیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہر اس بات کی تعلیم دیتے ہیں جو خدا تعالیٰ اپنے محبوب کو حکم دیتا ہے، اس کے برعکس رضا خانی عقیدہ گمراہی کی طرف دعوت دیتا ہے۔

## خدا تعالیٰ آدمیوں کے مالک نہیں

”نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمام آدمیوں کے مالک ہیں“  
(الاسنۃ والاعلیٰ ص ۱۲۷)

قرآن و حدیث سے تو یہ عقیدہ ملتا ہے کہ تمام انسان رب ذوالجلال کے بندے ہیں اور خدا تعالیٰ ہی اپنے بندوں کا مالک ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی خدا تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔

## اللہ مختار یا حضرت حسینؑ

”حضرت امام حسینؑ میں طاعت تھی کہ کر بلا میں حوض کوثر منگالیتے“  
(جاء الحق ص ۲۰۳ مطبوعہ نوری کتب خانہ لاہور)

رضا خانی عقیدہ ہے کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو اختیار تھا کہ کر بلا کے میدان میں حوض کوثر منگوا لیتے اور رضا خانیوں کا یہ عقیدہ قرآن و حدیث کے خلاف ہے اور اگر اختیار تھا تو حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے اپنا اختیار استعمال کیوں نہیں کیا جبکہ اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ تمام اختیارات صرف خدا تعالیٰ ہی کو حاصل ہیں، مخلوق کے بارے میں اختیارات نہ ہوتے۔ اسلامی عقائد کے مندرجہ ذیل ہیں۔

## دلوں کے حال سے واقف ہیں

رضا خانیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو روزِ اول سے لے کر قیامت تک تمام علم عطا ہوا اور تمام جہان بظہر عینی دیکھ رہے ہیں حتیٰ کہ دلوں کے حالات سے بھی خبردار ہیں، اصل عبارت ملاحظہ ہو:-



— روزِ اَوَّل سے لے کر روزِ آخر تک کے ذرے ذرے کا علم حضورؐ

کو عطا ہوا تمام جہانِ حضورؐ کے پیشِ نظر ہے، دونوں کے خطروں یعنی خیالات

سے آگاہ ہیں۔“ (شرح استمداد ص ۱۰۵ مطبوعہ نوری کتب خانہ لاہور)

حضوراتِ اقرآنِ پاک سے تو یہ عقیدہ ملتا ہے **إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ**

یعنی اللہ ہی دلوں کے پوشیدہ راز سے واقف ہے، اور روزِ اَوَّل سے لے کر قیامت تک کے حالات اللہ تعالیٰ کے علم میں ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی دلوں کے راز سے واقف نہیں۔

## خدا تعالیٰ پر بے بنیاد الزام

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ خود خدا تعالیٰ نے اپنے محبوب حضورِ سیدِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! سب کو اپنا بندہ کہو، اصل عبارت ملاحظہ ہو:-

— ”خود خدا نے حکم دیا اے محمد سب کو اپنا بندہ کہو۔“

(شرح استمداد ص ۱۲۵)

مذہبِ اسلام میں کہیں بھی اس بات کا ثبوت نہیں ملتا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا ہو کہ سب کو اپنا بندہ کہو، یہ رضا خانیوں کا سراسر خدا تعالیٰ کی ذات پر بہت بڑا الزام ہے۔

## جبرائیل علیہ السلام نے بیٹا دیا

رضا خانیؒ نے مصطفیٰ رضا بریلویؒ اپنی تصنیف ”شرح استمداد“ ص ۱۳۳ پر لکھتے ہیں کہ:-

— ”جبریل امین نے حضرت مریمؑ کو بیٹا دیا، قرآن مجید نے مسیح علیہ السلام کو رسول بخش کہا۔“

حالانکہ شریعت اسلامیہ اس بات کی تعلیم دیتی ہے کہ بیٹا یا بیٹی دینا یہ مخلوق میں سے کسی کے اختیار میں نہیں یہ صرف اور صرف خالق کائنات کے اختیار میں ہے کہ جس نے تمام مخلوقات کو پیدا کیا۔

## اللہ تعالیٰ حضور علیہ السلام کا حکم مانتا ہے

— ”خدا بھی حضور علیہ السلام کا حکم مانتا ہے، اطاعت کرتا ہے“  
(شرح استمداد ص ۱۸)

— ”بے شک حضورؐ کا رب حضورؐ کی اطاعت کرتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم میں تنہا حاکم ہیں“  
(شرح استمداد ص ۱۸)

قارئین کو سلام! قرآن و حدیث سے تو یہ عقیدہ ملتا ہے کہ پوری کائنات کے حاکم خدا تعالیٰ ہی ہیں اور تمام مخلوقات پر صرف خدا ہی کا حکم چلتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق چلتے ہیں اور اطاعت کرتے ہیں، اور حضور علیہ السلام نے بھی اس بات کی تعلیم دی کہ اپنے پروردگار کے حکم کے مطابق چلو اور تم میری اطاعت کرو اور میں اس کی اطاعت کرتا ہوں، لیکن رضا خانی مذہب ہی ایک ایسا مذہب ہے کہ جن میں الٹی لکھا بہہ رہی ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان مبارک کو پس پشت ڈال رہی ہے۔

## حضور علیہ السلام کو خدائی قوت دی گئی

— ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پوری خدائی قوت دی گئی ہے جب ہی



تو خدا کی طرح مختارِ کُل ہیں اور نائبِ کُل“ (مخرج استمداد ص)

مذہب اسلام تو اس عقیدے کی تعلیم دیتا ہے کہ مختارِ کُل فقط اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی مخلوق میں سے مختارِ کُل نہیں ہو سکتا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے خدا تعالیٰ کی طرف سے حکم کے منتظر رہتے تھے اور جو حکم ملتا اس پر عمل کرتے، اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بقول رضا خانیوں کے مختارِ کُل سمجھا جائے تو رضا خانیوں سے سوال ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جبریل امین کے وحی لانے کی انتظار کیوں کیا کرتے تھے؟ اور جو مختارِ کُل ہوتا ہے وہ کسی کی انتظار نہیں کیا کرتا، وہ اپنی مرضی سے ہر کام کرتا ہے، اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر قول و فعل وحی الہی ہوتا ہے۔

## آسمانوں اور زمین کا مالک کون؟

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آسمانوں اور زمین کے مالک ہیں، اصل عبارت ملاحظہ ہو:-

”حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) ساری زمین اور تمام مخلوق کے مالک

ہیں“ (الامنی والعلی ص ۸۵)

رضا خانی عقیدہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تمام مخلوق اور زمین و آسمان کا مالک سمجھو حالانکہ رضا خانیوں کا یہ عقیدہ فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہے اور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی بات کی تعلیم دی کہ تمام مخلوق اور زمین و آسمان کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اور ہی اس کا خالق و مالک ہے۔

## اللہ تعالیٰ معاف کرتا ہے یا حضور؟

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تمام بندوں کے گناہوں کو

بخشنے والے ہیں، اصل عبارت ملاحظہ ہو:-

”حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام گناہ بخشتے ہیں“ (الاسن والعلی ص ۵۴)

تمام مسلمانوں کا اس مسئلہ پر اتفاق ہے کہ خدا تعالیٰ ہی اپنے بندوں کے گناہوں اور خطاؤں کو معاف کرنے والے ہیں، اور خدا تعالیٰ کے سوا مخلوق میں سے کوئی بھی گناہوں کو معاف کرنے والا نہیں۔

## خدا مختار یا غوث مختار

۱۔ یا غوثِ معظم نورِ ہدائی مختارِ نبیؐ مختارِ خدا  
سلطانِ او عالم قطبِ علیؑ حیراتِ زجلالتِ ارض و سما  
”اے غوثِ معظم آپ نورِ ہدایت ہیں اور اللہ تعالیٰ اور رسولؐ  
کی طرف سے مختار ہیں، آپ شاہِ دو جہاں اور قطبِ اعلیٰ ہیں اور  
آپ کی رفعتِ شان کو دیکھ کر زمین و آسمان متحیر ہیں“  
(تذکرہ سیدنا غوثِ اعظم ص ۱۱۳، ۱۱۴)

تمام مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی بھی مختار نہیں ہو سکتا، اور مخلوق کے بارے میں خدا تعالیٰ کی طرح مختارِ کل ہونے کا عقیدہ رکھنا بہت بڑی بہالت ہے۔

## خدا دستگیر یا بزرگ دستگیر

۲۔ قبلہ اہل صفا حضرت غوثِ ثقلین دستگیرِ ہمہ جا حضرت غوثِ ثقلین  
یعنی حضرت غوثِ ثقلین تمام اہل اللہ کے قبلہ ہیں اور ہر جگہ حاجت مندوں  
کی دستگیری فرماتے ہیں۔ (تذکرہ سیدنا غوثِ اعظم ص ۱۵)



تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ ہر جگہ اپنے بندوں کی دستگیری فرماتے ہیں، اور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو دستگیر سمجھنا گویا بھلا سمجھنا ہے اور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو حاجت روا سمجھنا یہ خدا تعالیٰ کے عذاب کو پہنچ کرنا ہے اور حق تعالیٰ ہی تمام مخلوق کے حاجت روا اور مشکل کشا ہیں۔

## خدا تعالیٰ دستگیر نہیں

رضا خانیوں نے ایک بزرگ کی طرف منسوب کرتے ہوئے شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی یوں مدح سرائی کی ہے ۷

در ہر دو کون جز تو کے نیست دستگیر

رستم نگیر از کرم اے جان عاشقاں

یعنی دونوں جہان میں آپ کے سوا کوئی دستگیر نہیں ہے اندازہ کرم

میرا ماتھے پکڑیے کہ آپ عاشقوں کی جان ہیں ۸

(تذکرہ سیدنا غوث اعظمؒ ص ۱۶)

یہ مشرکین کا عقیدہ تھا کہ غیر اللہ کو دستگیر سمجھنا عقیدہ اسلام تو یہ ہے کہ خالق کائنات کے سوا کوئی دستگیر نہیں۔

## گداٹے خدا یا گداٹے غوثؒ

۷ عاشق خواجہ ہوں میں اور ہوں گداٹے غوث پاکؒ

دل نثار خواجہ ہے اور جاں فداٹے غوث پاکؒ

مذہب اسلام اس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ تمام مخلوق خدا تعالیٰ کی گدا ہے اور خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے گدا بننا کافرانہ طرز عمل ہے۔

## ذکر خدا ہو یا ذکر معین الدین؟

”شکر ہے ہر دم زبان مصروف ذکر خواجہؒ ہے۔“

(تذکرہ غوثِ اعظمؒ ص ۱۲)

قرآنِ پاک ارشاد فرماتا ہے وَادْكُرُوا لِلّٰهِ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ اور بکثرت اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

معلوم ہوا کہ ہر وقت تمہاری زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے، لیکن رضا خانی کہتے ہیں کہ نہیں ہر وقت خواجہ معین الدین اجیریؒ کا ذکر زبان پر جاری ہو، اب رضا خانی سوچیں کہ قرآنِ کریم کا انکار کرنے والے کون ہوتے ہیں اور وہ جہنم کے کون سے طبقے میں ہوں گے۔

## اللہ تعالیٰ کی تسبیح یا غوث کی

”اور رہے لب پہ میرے ہر دم شنائے غوثِ پاکؒ“

(تذکرہ غوثِ اعظمؒ ص ۱۲)

قرآنِ پاک کا ارشاد ہے فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا (پہلے) پس تسبیح بیان کرا بنے رب کی حمد کے ساتھ اور اس سے مغفرت طلب کر بے شک وہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔

ارشاد ہوتا ہے یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ آسمان و زمین کی ہر ہر چیز اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہے۔  
سوائے رضا خانیوں کے تمام مسلمانوں کا یہی عقیدہ ہے کہ ہر مخلوق اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے اور ہر وقت اللہ تعالیٰ کی ثناء کرتی ہے۔



## سرخالق کے در پر یا مخلوق کے۔۔۔؟

ہ یا اللہ یہ تمنا ہے کہ وقت جانے نہ دے  
سرا ہو خواجہ کے قدم پر اس بد پائے غوث پاک

(تذکرہ سیدنا غوث اعظم ص ۲۱)

اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ جب جان میرے جسم سے نکلے تو اس وقت میرا  
حضرت خواجہ معین الدین اجمیریؒ کے قدموں میں ہو کر جن پر شیخ جیلانیؒ کا قدم ہے،  
یہ عقیدہ رکھنا بالکل صریح شرک ہے۔

## اللہ تعالیٰ کی مدد کی ضرورت نہیں

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ ہمیں خدا تعالیٰ کی مدد کی ضرورت نہیں اور نہ ہی  
خدا تعالیٰ کی مدد کے طلبگار ہیں، بس ہمارے لیے صرف اور صرف حضرت شیخ سیدنا  
عبد القادر جیلانیؒ کی مدد کافی ہے، شعر ملاحظہ ہو۔

حسرت کوئی نہ مدد کرے کیا مضائقہ کافی ہیں غوث اعظم جیلانیؒ میرے لیے

(تذکرہ غوث اعظم ص ۲۱)

رضا خانی عقیدہ ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کی مدد کے محتاج نہیں بلکہ سیدنا حضرت  
شیخ عبد القادر جیلانیؒ کی مدد کے محتاج ہیں، لیکن حشر کے دن جب ہر ایک کو  
اپنی اپنی پڑی ہوگی تو اس دن اللہ تعالیٰ کی نصرت کے بغیر کوئی چارہ کار نہ ہوگا اور  
اللہ تعالیٰ ہی اپنے بندوں پر نظرِ شفقت و رحمت فرمائیں گے اور اللہ تعالیٰ  
ہی کافی ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی مدد ہی کام آئے گی۔

# مصیبت کے وقت اللہ کو پکارو یا ولی کو؟

دستگیری کا طلب گار ہوں شیئا اللہ  
میرے بغداد میں ناچار ہوں شیئا اللہ

حال دل نثرم سے اب تک نہ کہا تھا لیکن  
آج میں درپے اظہار ہوں شیئا اللہ

کرم خاص کے لائق تو نہیں میں پھر بھی  
آپ کا غاشیہ بردار ہوں شیئا اللہ

جلوہ پاک نظر آئے تو برائے مراد  
تشنہ خربت دیدار ہوں شیئا اللہ

کیا کروں میری دعا بھی نہیں ہے قبول  
میں کہ اک فرزند گنہگار ہوں شیئا اللہ

غوث اعظم سے جو ماتحت طے گا حسرت  
پھر کہو حاضر دربار ہوں شیئا اللہ

(تذکرہ سیدنا غوث اعظم ص ۲۲)

دربند جاؤں کہاں ٹھوکریں کھانے کیلئے کوئی غنوار ہے میرا جو میری عرض سنے  
کس کو بے درد ہو مظلوم کی فریاد سنے آپ ہی سیجے کہ اب اور کہوں میں کس سے  
بستہ دامن سرکار ہوں شیئا اللہ

جرم ہے تذکرہ حفظ شمار دینی وجہ الزام ہے اظہار دلائل قوی  
میں کہ ہوں تابع فرمان رسول عربیؐ مجھ سے اب دین کی پستی نہیں دیکھ جاتی  
غلبہ کفر ہے بیزار ہوں شیئا اللہ



شہ جیلاں کو یہ بخشی ہے خدا نے قدرت کہ وہ بر لاتے ہیں حاجت طلبوں کی حاجت  
عام ہے ان کا کم عام ہے ان کی رحمت غوثِ اعظم سے ہونا لگو گے ملے گا حسرت  
پھر کہو حاضر دربارِ شیشا شد  
(تذکرہ سیدنا غوثِ اعظمؒ ص ۲۲)

قرآن کریم کی رو سے موجد وہ ہے جو صرف ایک ہی قادر المطلق عالم الغیب پر  
ایمان رکھتا ہو اور اس کے سوا کسی کو اپنا خالق، مالک، حاکم، دستگیر اور رازق، فیصل  
کار ساز، ناصر، حافظ، حاجت روا، مشکل کشا نہ سمجھتا ہو۔

اور رضا خانی سوچیں کہ ہمارا عمل ہمارے عقیدہ توحید یا ادعا توحید پر گواہی  
دیتا ہے، ہمیں اپنی زندگی پر غور کرنا چاہیے، اگر ہم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسری  
ہستی سے استمداد یا استعانت طلب کرتے ہیں، اگر ہم غیر اللہ سے ڈرتے ہیں اور اس  
سے توقعات رکھتے ہیں، نفع کی امید باندھتے ہیں، اگر ہم خدا تعالیٰ کے سوا کسی اور کو  
مددگار جانتے ہیں، مشکل کشا سمجھتے ہیں، کسی اور کو مصیبت کے وقت پکارتے ہیں، تو  
یہ یاد رکھیں کہ ہم موجد نہیں بلکہ پکے مشرک ہیں اور اپنے آپ کو دھوکا دیتے ہیں جس  
کا انجام عسراں دارین کے علاوہ اور کچھ نہیں، افسوس ہے کہ آج مسلمانوں میں بہت  
سے ایسے لوگ ہیں جو زبان سے تو اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ کہتے ہیں لیکن  
عملاً غیر اللہ سے بھی استمداد طلب کرتے ہیں، بظاہر مسلمان ہیں اور مسلمان کہلاتے ہیں  
اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ غیروں کو بھی پکارتے ہیں اور ان سے حاجات طلب کرتے  
ہیں، لیکن مسلمان کا ہر گز یہ شیوہ نہیں ہونا چاہیے کہ وہ خدا تعالیٰ کا درجہ بڑا کر غیروں  
سے اپنی حاجات طلب کرے، اس کا نام توحید نہیں ہے بلکہ یہ شرک ہے، اور توحید  
یہ ہے کہ خالق کائنات سے سب کچھ ہونے کا یقین رکھو اور مخلوق سے کچھ بھی نہ  
ہونے کا یقین رکھو، اور یہی عین اسلام ہے۔



# ۹۲ خدا متعالے کو کذاب سمجھو؟

مولوی احمد رضا خاں بریلوی اپنی تصنیف ”تمہید الایمان“ اور فتاویٰ افریقہ میں لکھتے ہیں کہ کسی شخص نے زبان سے کلمہ پڑھ لیا تو گویا اس نے خدا کا بیٹا ہونے کا اقرار کر لیا۔ بیٹا اگر گایاں دے، بھوتیاں مارے، جو کچھ بھی کرے وہ بیٹا ہونے سے نہیں نکل سکتا، اور جب بیٹا بن گیا تو بیٹا خدا کو جھوٹا کذاب سمجھے یا رسول کو گایاں دے تب بھی اس کا اسلام نہیں بدل سکتا، اصل عبارت ملاحظہ ہو:-

”زبان سے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہہ لینا گویا خدا کا بیٹا بن جانا ہے آدمی کا بیٹا اگر اسے گایاں دے، بھوتیاں مارے، کچھ بھی کرے، اُس کا بیٹہ ہونے سے نہیں نکل سکتا۔“

”جو نہی جس نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہہ لیا اب خدا کو جھوٹا کذاب سمجھے، چاہے رسول کو مڑ مڑی گایاں دے اُس کا اسلام نہیں بدل سکتا۔“  
تمہید الایمان ص ۲۴، فتاویٰ افریقہ ص ۱۲۴

یہ ہے ماحیٰ توحید و سنت، حامی شرک و بدعت رسوائے زمانہ احمد رضا خاں کا گمراہ کن اور قابل نفرت عقیدہ! گو یا رضا خانیوں کے خانہ ساز اسلام و ایمان میں اللہ کریم کو گایاں دینے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخیاں کرنے، اولیاء کرام کی سیرتوں کو مسخ کرنے اور بزرگان دین کی توہین کا ارتکاب کرنے کی گنجائش موجود ہے، جبکہ اہل سنت والجماعت علماء دیوبند کا عقیدہ ہے کہ جو شخص حق تعالیٰ یا رسول پاک صلعم کے بارے میں اس طرح کا عقیدہ رکھے جو توہین پر مبنی ہو تو ایسا شخص دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد ہے! اب بریلوی عوام کو یہ فیصلہ کرنا چاہیے کہ احمد رضا خاں کی ان کے ہاں کیا حیثیت ہے؟



## خدا سے مانگیں یا احمد رضا سے

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ ہم مولوی احمد رضا خاں سے مانگتے ہیں، کیوں کہ احمد رضا خاں مشکل کشا اور حاجت روا ہیں، اس لیے ہمیں خدا تعالیٰ سے مانگتے ہوئے جی آتی ہے، اشعار ملاحظہ ہوں:-

کس سے فریاد کریں پیار سے رضا تیرے بعد  
کون پُرساں ہے غریبوں کا بھلا تیرے بعد

شام ہوتی ہے سحر ہوتی ہے لیکن مولا

زندگی کا نہ رہا مزہ تیرے بعد

تُو نے ہم جیسے گنواروں کو نوازا ایسا

خلقت انگشت بندناں ہے شہا تیرے بعد

لاڈلے غوث کے فریاد ہمارے سن لے

ایک ہنگامہ محشر ہے پسا تیرے بعد

میں بھکاری ہوں ترا سے میرے غیرت والے

مانگتے غیر سے آتی ہے جی تیرے بعد

(رباغ فر دوس ص ۳)

**نوٹ:** جو شخص غیرت والا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہے اور جو رضا خانیوں کی طرح بے حیا اور بے غیرت ہو وہ اللہ تعالیٰ کا ڈر چھوڑ کر غیروں کے در پر ذلیل ہونا باعثِ فخر سمجھتا ہے، حالانکہ غیروں سے مانگنا ذلت ہے اور خالق کائنات سے مانگنا عزت ہے، اور بندہ جب اپنے خالق سے مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں کہ میرا بندہ مجھ ہی سے مانگتا ہے، اور جب بندہ ربِّ ذوالجلال کا در

چھوڑ کر غیروں کے آگے ہاتھ پھیلاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا اس بندے پر غضب نازل ہوتا ہے کہ وہ خالق حقیقی کا در چھوڑ کر غیروں کے پاس جاتا ہے جو خود محتاج ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو دین کی صحیح سمجھ اور صرف اپنے دُسر پر ٹھکنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ختم آمین۔

## خدا تعالیٰ دستگیر یا پیر دستگیر

رضا خانی امت کا عقیدہ ہے کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی دستگیر ہیں اور مصیبت کے وقت حاضر ہو کر اپنے مریدوں کی دستگیری فرماتے ہیں۔ مندرجہ ذیل اشعار ملاحظہ فرمائیں۔

طالب جلوہ دیدار ہوں شیئاً نہ	دل سے یا غوث میں لاچار ہوں شیئاً نہ
دستگیری میری فرمائے سلطان عراق	استفاۃ کا طلب گار ہوں شیئاً نہ
انقلابِ ستم چرخ نے پیسا ہے مجھے	کشتہ چرخِ ستم گار ہوں شیئاً نہ
زندگی تلخ ہے یا حضرت غوثِ اثنقلین	سخت مشکل میں گرفتار ہوں شیئاً نہ
اب پیکاں کی ہے ہر سمت سے بارشِ مجھ پر	ہدفِ ناوکِ اشرار ہوں شیئاً نہ
لاج رکھنا میرے دامنِ طلب کی یا غوث	آپ کا حاشیہ بردار ہوں شیئاً نہ
مستحقِ کرمِ خاص ہوں، ہو خاصِ نظر	ازلی بندہ سرکار ہوں شیئاً نہ
فیضِ صد آہ نے پیغامِ وفا توڑ دیا	اب میں آمادہ اظہار ہوں شیئاً نہ
لا تحف کہہ دو کہ ہو خطبہ اعدائے نجات	ہوں مریدوں میں خطاکا ہوں شیئاً نہ
سینے فسانہ میری خانماں بربادی کا	آوارہ وطن ہوں بیکار ہوں شیئاً نہ
جیلہ اہل جفا امتِ مظلوم پہ ہے	اس الم میں میں گرفتار ہوں شیئاً نہ
نگہ لطف غلاموں کی طرف ہو یا غوث	چشمِ رحمت کا طلب گار ہوں شیئاً نہ



حالتِ دردِ جگر کس سے کہوں کون مئے  
 استغاثہ یہ دل افکاروں کا سنئے سرکار  
 آپ سے یا شہرِ جیلاں ہوں مدد کا طالب  
 ناکِ امت کی ہے منجھڑیا میں طوفاں ہے بپا  
 ہاتھ دو کہ ساحل پر سفینہ پہنچے  
 دور فرما دو میرے آئینہ دل سے غبار  
 کب سے بیٹھا ہوں لیے تمٹائے جمال  
 حسنِ اعمال سے بیگار ہوں لیکن یا غوث  
 پیرے خانہ بغداد نہ رکھ تشریف دید  
 اپنی اس غیرتِ بلی کی بدولت یا غوث  
 محی دین آپ میں بیمار ہوں شیٹا بند  
 اس لیے حاضر دربار ہوں شیٹا بند  
 بے یار و مددگار ہوں شیٹا بند  
 کیسے یا غوث میں اب پار ہوں شیٹا بند  
 دستگیری کا طلب گار ہوں شیٹا بند  
 خاکِ بوس در سرکار ہوں شیٹا بند  
 منکرِ حسرت کش دیدار ہوں شیٹا بند  
 مدحِ خواں شہرِ ابرار ہوں شیٹا بند  
 ساتی مست کا میخوار ہوں شیٹا بند  
 ہدفِ طعنے اغیار ہوں شیٹا بند

ایک حسرت ہے فیماں کی یہ امیر کی بغداد

کاش میں حاضر دربار ہوں شیٹا بند

دکراماتِ غوثِ پاک (۱۶۱۵ء)

بریلی شریف کے ٹٹ پونجیے اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر بتلائیں کہ اس قسم کے اشعار  
 بکنے والا شاعر دینِ اسلام کے حوالے سے کس درجے کا انسان ہے۔ سورۃ شعراء کا  
 آخری حصہ جہاں شاعروں کی بے راہ روی کا ذکر ہے اس کا بالکل اختتامی جملہ ایسے  
 لوگوں کو سامنے رکھنا چاہیے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے :-

وَيَسْأَلُكَ الَّذِينَ ظَلَمُوا آيَةً مِّنْ قَلْبٍ  
 يَنْقَلِبُونَ (سورۃ الشعراء ۱۰۱)

## خدا مددگار یا شیخ جیلانی کو پکارا

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ مشکل کے وقت شیخ عبد القادر جیلانی کو پکارا جائے اور وہ تمام کائنات کے مشکل کشا ہیں اچھا شعرا ملاحظہ فرمائیں۔

آج حاضر سرور دربار ہوں شیٹا بند  
ایک گدائے در سرکار ہوں شیٹا بند  
اب تو میں جان سے بیزار ہوں شیٹا بند  
کس مصیبت میں گرفتار ہوں شیٹا بند

اے میرے غوث میں لاچار ہوں شیٹا بند

چارہ ساز دل مجبور پریشاں مدد سے  
داروئے درد مریض غم دوراں مدد سے  
پیر بغداد کرم یا شہ جیلانی مدد سے  
غوث اعظم بن بے سرو سامان مدد سے

بے کس و بے بس و لاچار ہوں شیٹا بند

بے پروا ہوں اب طاقت پروا نہیں  
کیوں رسائی تا جلوہ گہہ ناز نہیں  
کیا پہونچتی تیرے در تک میری آواز نہیں  
کوئی مونس نہیں ہمدن نہیں مہ ساز نہیں

میں بے یار و مددگار ہوں شیٹا بند

چھٹ گیا ہاتھ رہ ہاتھ دوبارہ دینا  
پھر مصیبت میں تمہیں میں نے پکارا دینا



غوثِ اعظم مجھے ذرا اس کا کتاہو دینا  
بڑھ کے طوفانِ حوادث میں سہارا دینا

یہی ساحل ہے کبھی پار ہوں شیئا اللہ

کر بلا والوں کا صدقہ ہے امداد آؤ  
ناز کے پالوں کا صدقہ پٹے امداد آؤ  
رات بھر نالوں کا صدقہ پٹے امداد آؤ  
ان گھلے بالوں کا صدقہ پٹے امداد آؤ

مدح خواں در سرکار ہوں شیئا اللہ

کو بلا اور نجات میں تیرے گلزاروں میں  
مدنی پھولوں کی بو ہے تیرے رخساروں میں  
ہے رسائی تیری کو زمین کے سرداروں میں  
تیرا رتبہ ہے بڑا دین کے سرکاروں میں

بھردے دامن مرزا دار ہوں شیئا اللہ

مجھ کو صدقہ ہو عطا شاہِ اعظم کا صدقہ  
ان کی رحمت کا عتاب کا کرم کا صدقہ  
کر بلا والوں کے اعزاز و چشم کا صدقہ  
نہجِ علم کا مصیبت کا الم کا صدقہ

بھیک دے دے سب دربار ہوں شیئا اللہ

وقت ہے وقت مسلمان پہ آتا دیکھو  
بن گئی مال پہ اور جان پہ آتا دیکھو

حرف آجائے نہ ایمان پہ آفتا دیکھو

انگلیاں اٹھتی ہیں قرآن پہ آفتا دیکھو

ایک اشارہ کا طلب گار ہوں شیٹا شد

وقت کو بن کے بگڑتے نہیں دیکھا جاتا

اب اپنے گھر کو اُڑتے نہیں دیکھا جاتا

نخل آمید اکھڑتے نہیں دیکھا جاتا

مجھ سے اپنوں کو بچھڑتے نہیں دیکھا جاتا

رسم کر رسم خطاوار ہوں شیٹا شد

مجھ سے لٹتی یہ کسائی نہیں دیکھی جاتی

اچھے اچھوں کی برائی نہیں دیکھی جاتی

دل کے ٹکڑوں کی جدائی نہیں دیکھی جاتی

ناخداؤں کی خدائی نہیں دیکھی جاتی

کس قدر جان سے میزار ہوں شیٹا شد

شافع محشر عسکد کاشتا گر ہوں میں

جس کے دامن میں نہیں کچھ وہ تو نگہوں میں

بے پروا بال مجبور ہوں میزار ہوں میں

میرے آقا وہ گنہگار منور ہوں میں

پھر تنہا دامن سرکار ہوں شیٹا شد

مدد کرتے ہیں وقت آفت و نوح و مصیبت میں ہے میرے حال پر کسی عنایت غوث الاعظم کی  
ہے اس کی دستگیری دستِ رحمت ہے ہوئی ہے حکو حاصل نسبتِ بیعت غوث الاعظم کی



اگر مشکل کشائی کا عمل قبض کشائی جیسا ہے پھر تو یہ اشعار کسی درجہ میں صحیح، ہو سکتے ہیں، لیکن اگر وہ مشکل کشائی مراد ہے جو کہ صرف اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اور یقیناً ہے تو ایسے غلیظ اشعار بدیلی شریف کے گٹر میں بھیجے جانے کے قابل ہیں۔

## اللہ تعالیٰ داتا یا پیر داتا

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ شاہ جی اسماعیل حسن میاں مارہری داتا ہیں اور تمام انسان ان کے در سے بھیک مانگتے ہیں، اور وہ عطا کرتے ہیں، چند اشعار ملاحظہ فرمائیں۔

سُن لے میری التجا شاہ جی بندہ نواز  
حاضر در ہے گدا شاہ جی بندہ نواز

ہے یہی اب تو صد شاہ جی بندہ نواز  
بھیک دے بھلا داتا شاہ جی بندہ نواز

حال دل سب ہے عیاں تم سے بھلا کیا نہاں  
پیشوا و مقتدا شاہ جی بندہ نواز

حافظ قرآن پاک لے خبر رومی فداک

گسر ہوں کے رہنما شاہ جی بندہ نواز

حامی دین متین گھات میں مُشرکہیں

فتنہ و شر سے بچا شاہ جی بندہ نواز

صاف باطن صاف گوشتخانہ تجھ میں گو مگو

صاف منہ پر کہہ دیا شاہ جی بندہ نواز

دھوم مچی چار سوسور ہے یہ کو مچھو

قادری دولہا بنا شاہ جی بندہ نواز

ہائے قسمت کا کھا جانے کیا کیا ہے بد

رہم کن بر حال ما شاہ جی بندہ نواز

اچھے تو اچھے ہیں وہ پتھے تو پتھے ہیں وہ

ہم بدوں کو لے نبھا شاہ جی بندہ نواز

جان و دل تم پر نثار جمع ہیں اُمیدوار

یک نظر بہر خدا شاہ جی بندہ نواز

حضرت خلد آشیاں لو خبر پسمانگیاں

مضطرب ہیں سید شاہ جی بندہ نواز

بندہ نادر، ہوں حاضر دربار، ہوں

کھول دے باپ عطا شاہ جی بندہ نواز

غم زدوں، غمگسار بے قریبوں کے قرار

سن مری آہ و بکا شاہ جی بندہ نواز

قادری دربار ہے قادی سرکار ہے

قادری میلہ لگا شاہ جی بندہ نواز

خاطر عاظم ملول، ہونہ اولاد رسولؐ

ہے دُعا یہ دائم شاہ جی بندہ نواز

کون ہے ایوب علی کس کو ہے یہ نئے کلی

ہونہ ہو کلپ رضا شاہ جی بندہ نواز

(باغی فردوس ص ۳۵)



قاریکینے کرام اتمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ خدائے ذوالجلال ہی  
داتا ہیں، اور جو خود خداوند تعالیٰ کے محتاج ہیں ان کو داتا کہنا خدا تعالیٰ کے  
ساتھ بغض کی دلیل ہے۔

## خدائی دعویٰ

رضا فانی ملاں حسین بن منصور کی طسوف منسوب کرتے ہوئے  
لکھتے ہیں کہ :-

— ایک شخص نے حضرت کو کہا اے حسین بن منصور تو بغیر ہونے  
کا دعویٰ کرتا ہے، حضرت حسینؑ نے فرمایا کہ افسوس ہے تجھ پر تو نے  
میری قدر کم کر دی میں تو خدائی کا دعویٰ کرتا ہوں، تو بغیر دعویٰ  
کہتا ہے“ (فوائد فریدیہ ص ۷۷)

## خدا حاجت روا یا حضور؟

بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر قسم کی حاجت روائی فرماتے  
ہیں، اصل عبارت ملاحظہ ہو :-

— ”حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) ہر قسم کی حاجت روائی فرما سکتے ہیں دنیا  
و آخرت کی مرادیں سب حضورؐ کے اختیار میں ہیں“

(برکات الامداد ص ۱۸)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہر قسم کی حاجت میں اپنے حقیقی پروردگار کو  
پکارا اور خدا تعالیٰ ہی ہر قسم کی حاجت روائی فرماتے ہیں۔

# حقائق

میں بھافانہ خرافات کے درج کرنے کے بعد ان کے مالت پر یہ نظم خوب نظر آئے ہے  
اس لیے اسے آپ کے سامنے پیش کر رہے ہیں کہیں کیسے رہے!

ماں ہستی نانی تو دیکھو      بشر کی عجز سامانی تو دیکھو  
یہ انساں قادرِ مطلق نہیں ہے      ذرا آیاتِ قرآنی تو دیکھو  
کبھی ”یا غوثِ اعظم“ کہنے والو      پیامِ شیخِ جیلانی تو دیکھو  
یہ غیب و حاضر و ناظر یہ نعرے      عقائد کی فراوانی تو دیکھو  
غنا، نذریں، نیازیں، رقصِ جلوے      فتورِ ذہنِ ایرانی تو دیکھو  
بہرِ جلوہ بھٹکتی پھر رہی ہے      نظر کی نامسمانی تو دیکھو  
قبورِ رفتگاں پر تجتہ سائی      خرد کی فتنہ سامانی تو دیکھو  
ٹھکانی پیر سے درجے میں کم ہے      غلوئے ضعفِ ایمانی تو دیکھو  
کبھی مفہوم ”اہل بیت“ سمجھو      ”حدیثِ آدم ثانی“ تو دیکھو  
کلامِ پاک پڑھنے میں تاہلے      کمالِ فاتحہ خوانی تو دیکھو  
”ولی مختار ہے اللہ بے بس“      فسادِ عقلِ انسانی تو دیکھو

نہیں بنے کر خدا خود آگیا ہے

یہ تاویلاتِ شیطانی تو دیکھو



## کیا اللہ تعالیٰ احمد رضا کی مرضی کے پابند ہیں؟

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ مولوی احمد رضا خاں کی مرضی کے مطابق چلتا ہے جیسے احمد رضا خاں کی مرضی ہو ویسے ہی خدا کرتا ہے اور ہر حکم خدا تعالیٰ احمد رضا بریلوی کی مرضی کے مطابق نازل فرماتے ہیں، ناپاک اشعار ملاحظہ ہوں سے احمد پے ہو رب کی رضا احمد کی ہو تجھ پر رضا اور ہم پہ ہو تیری رضا یا سیدی احمد رضا (مدائح العلیہ ص ۷)

تیری مرضی کیوں نہ ہو مرضی خدا نے پاک کی تو ہے احمد کی رضا احمد رضا خاں و تادری (باغ غفر دوس ص ۵)

**نوٹ**۔ خدا تعالیٰ حاکم ہیں اور کائنات کے مالک ہیں وہ کیوں عبد اللہ ابن سبا یہودی کی اولاد کے حکم پر چلیں اور خدا تعالیٰ وہی کرتا ہے جو چاہتا ہے، جو کسی کی مرضی کے مطابق چلے وہ خدا کیسا؟

## خدا مشکل کشا یا احمد رضا؟

رضا خانی امت کا عقیدہ ہے کہ مولوی احمد رضا خاں بریلوی مشکل کشا اور حاجت روا ہیں، رضا خانیوں کے نبی اشعار ملاحظہ ہوں سے کس سے کریں فریاد خدا کی مالک و مولا تیری دوائی تیرے سوا ہے کون ہمارا حامی سنت اعلیٰ حضرت

سارے براتی ہیں سرگرداں کون غریبوں کا ہے پُرساں

مشکلیں حل کر قادری دولہا حامی سنت اعلیٰ حضرت

بھیک سدا منہ مانگی پائی دیر ہے کیوں اس بار لگائی

میرے کریم سخی ان داتا حامی سنت اعلیٰ حضرت

کب سے کھڑے ہیں ہاتھ پیرے بندہ نواز گدا بیچارے

اب تو کرم ہو جائے خدا را حامی سنت اعلیٰ حضرت

روز بروز ہے ابرو حالت حامی دیں ہے وقتِ حمایت

اُٹھے مدد فرمائیے آقا حامی سنت اعلیٰ حضرت

لطف و کرم فرمانے والے کب سے گدا کرتے ہیں نالے

تو نے کبھی نہیں مالا بالا حامی سنت اعلیٰ حضرت

رباعِ فردوس <sup>۱۳۳</sup>

مشکلوں کو تو نے آساں کر دیا اے رضا مشکل کشا دیکھا تجھے

دردِ فقر کی دعا کر دیجئے درد اور دکھ کی دعا کیجئے

اعلیٰ حضرت اور اکھلو کوٹریاں

غرفہ سے ذرا جھانک کے یہ جلسہ تو دیکھو

عشاق الہی ہیں کہ نظارہ ہو تمہارا

ہم ایسے گنہگاروں پر غصگی کی نظر ہے

جو نیک ہے یا بد ہے وہ بندہ ہے تمہارا

رباعِ فردوس <sup>۱۳۳</sup>



کہاں پسائیں گے اپنے دامن کھائیں گے اب کدھر کے ٹکڑے  
 بھکاریوں کے تو منہ لگے، یہی تمہارے اس پاک در کے ٹکڑے  
 اصلی حضرت ذرا کھولو کوٹریاں

رباعِ فردوس ص ۴۲، ۴۳

ہے تقاضائے اجل افسوس منزل دور ہے اے مرے مشکل کشا احمد رضا خان قادری  
 (رباعِ فردوس ص ۵)

جو مانگو گے پاؤ گے اے، بینواؤ سخاوت کا دریا ہمارا رضا  
 سگ آستانہ ہے ایوب رضوی کھلاتا پلاتا ہمارا رضا  
 رباعِ فردوس ص ۵۸، ۵۹

اہلسنت والجماعت علامہ درو بند کا تو یہ عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ ہی مشکل کشا اور حاجت روا ہیں اور وہ ذات ہی تمام مخلوق کی مشکلات کو حل کرنے والی ہے۔

میری حالت آپ پر سب ہے عیاں      آپ سے کیا ہے چہا احمد رضا  
ایسے نازک وقت میں ثابت قدم      میرے ایمان کو بچا احمد رضا  
لاج رکھ لو میرے پھیلے ہاتھ کی      میں تمہارا ہوں گدا احمد رضا  
کس کے آگے ہاتھ پھیلاؤں گدا      چھوڑ کر در آپ کا احمد رضا  
در سے تیرے کب کوئی خالی پھرا      جس نے جو مانگا ملا احمد رضا  
بے نوا میں آپ کے در کا فقیر      بھروسے جھولی کر عطا احمد رضا  
بے نوا بے چارہ مگتا ہے گدا      ہے یہ سب صدقہ ترا احمد رضا

(مدائح اعلیٰ حضرت ص ۹)

ملنے میں ہے دیر کیا ہاتھ کرم کے اٹھا      اے مرے حاجت روا احمد رضا

(مدائح اعلیٰ حضرت ص ۱۰)

مشکلیں مری آسان فرمائیے      میرے مشکل کشا احمد رضا

(مدائح اعلیٰ حضرت ص ۱۱)

ایسا ہے مرثد مرا احمد رضا      سب کا ہے مشکل کشا احمد رضا

(مدائح اعلیٰ حضرت ص ۱۲)

گر مصیبت میں کوئی چاہے آقا سے مدد      دفع فرما دیں بلا حضرت اعلیٰ حضرت

(مدائح اعلیٰ حضرت ص ۱۳)



مانگ لے اب جو کچھ مانگنا ہو محبوب دینے والا ہے اعلیٰ ہمارا رضا

(مدائح اعلیٰ حضرت ص ۱۰۳)

دین و دنیا میں مرے بس آپ ہیں میں ہوں کس کا آپ کا احمد رضا

(مدائح اعلیٰ حضرت ص ۱۰۴)

کون دیتا ہے مجھے کس نے دیا جو دیا تم نے دیا احمد رضا

دنوں عالم میں ہے تیرا آسرا ہاں بدد فرما شہا احمد رضا

(مدائح اعلیٰ حضرت ص ۱۰۵)

آستانہ ترا چھوڑ کر جائیں کہاں تیرے در کے گدا شاہ احمد رضا

مجھ کو جو کچھ ملا تیرے در سے ملا واہ کیا ہے عطا شاہ احمد رضا

کیا غرض در بدر مائے مایے پھر میں جب ترار رہے وا شاہ احمد رضا

(مدائح اعلیٰ حضرت ص ۱۰۶)

بات ہے ایمان کی حق کی قسم آپ سے ایماں ملا احمد رضا

(مدائح اعلیٰ حضرت ص ۱۰۷)

دل ملا آنکھیں ملیں ایساں ملا جو ملا تجھ سے ملا احمد رضا

(مدائح اعلیٰ حضرت ص ۱۰۸)

جب جان کنی کا وقت ہوا اور راہزنی شیطان کرے

جلسے اس کے لے بچا یا سیدی احمد رضا

(مدائح اعلیٰ حضرت ص ۱۰۹)

دو جہاں ہیں سر بہ سایہ ہے جناب غوث کا

نزع و محشر میں حفاظت کرنے والے ہیں رضا

(مدائح اعلیٰ حضرت ص ۱۱۰)

مشکلوں کو تو نے آساں کر دیا اے رضا مشکل کشا دیکھا تجھے  
المدد اے شاہِ اقلیمِ کرم دافعِ کرب و بلا دیکھا تجھے  
کشتی رنج و مصیبت کا شاہِ اہلِ دیں نے ناخدا دیکھا تجھے  
(مدائح اعلیٰ حضرت ص ۱۱)

تو نے جو کچھ کہا شاہِ احمد رضا وہ ہوا بد ہوا شاہِ احمد رضا  
کشتیِ عمر گرداب میں ہے بھنی اے مرے ناخدا شاہِ احمد رضا  
کوئی مونس نہ غمخوار و احسرتا پارِ بیڑا لگا شاہِ احمد رضا  
(مدائح اعلیٰ حضرت ص ۲۳)

کام بگڑے سنبھل جائیں دم میں ابھی گر کر مہو ترا احمد رضا  
بُچو تھمتھ کیا ہونے شتو ہو حسنِ عمل ہے یہاں کیا سوا شاہِ احمد رضا  
نگاہِ قادری میل کھڑے کا سیلے منگتا مڑیوں سے رہا ہے جو بھلا احمد رضا کا  
خونِ محشر اور ایوب رضوی تجھے آپس میں گئے بچا شاہِ احمد رضا  
(مدائح اعلیٰ حضرت ص ۲۵)

تیرے در کا میں ہوں ادنیٰ گدا بھیک ہو داتا عطا احمد رضا  
تیرے روضہ پہ ہوا حاضر گدا اب نہ خالی تو پھر احمد رضا  
ہر طرف سے گھیرے ہیں اعدائے دیں میرے ایمان کو بچا احمد رضا  
(مدائح اعلیٰ حضرت ص ۲۷)

رضویوں کو مژدہ کہ روزِ حساب ہے مدد کرنے والا ہمارا رضا  
رہنما عقدہ کشا حضرتِ اعظم حضرت دافعِ رنج و بلا حضرتِ اعظم حضرت  
درد مند نہ ہو بلوس ادھر تو آؤ درد کھلکی ہے دعا حضرتِ اعظم حضرت  
نامراد دجلو مژدہ کے در والا پیر سب کو کہتے ہیں عطا حضرتِ اعظم حضرت



وہ پہ حاضر ہیں گداس لگی ہے سب کی اب تو ہو جائے عطا حضرت اعظم حضرت

(مدائح اعظم حضرت ص ۱۲)

بھکاری تیرے دکان بھیک کی بھولی ہے بھلائے بھکاری کی بھرو بھولی گدا کا آسرا تم ہو

(مدائح اعظم حضرت ص ۱۲)

تم سے دین حق جیسا احمد رضا تم سے کیا وہ دین حق سے پھر گیا

جو پھرا تم سے شاہ احمد رضا

کوئی تجھ سا کب ہوا احمد رضا اس کا ہر تحت قدرت بھی نہیں

جس کا نائب تو ہوا احمد رضا

(مدائح اعظم حضرت ص ۱۲)

یہ دُعا ہے یہ دُعا ہے یہ دُعا تیرا اور سب کا خدا احمد رضا

(مدائح اعظم حضرت ص ۱۲)

چار جانب مشکیں ہیں ایک میں اے مرے مشکل کشا احمد رضا

(مدائح اعظم حضرت ص ۱۲)

نائب غوث الوری مشکل کشا ایک نظر سوے ما احمد رضا

دونوں عالم میں بھلا آپ سے ہیں مرے حاجت روا احمد رضا

کا اُسب بن جائیں میرے غیب سے ہوا اشارہ گر ذرا احمد رضا

بھولیاں بھروے مری دانا مرے ہوں ترے در کا گدا احمد رضا

خیر دانا کی کوئی ٹکڑا ملے دین و دنیا کا بھلا احمد رضا

(مدائح اعظم حضرت ص ۱۲)

بھیک دے دانا بھکاری ہے کھڑا بٹتا ہے باڑا ترا نور کا

مرے جگ دانا صدائیں لے مری کر بھلا ہوگا بھلا احمد رضا

میری بھولی آہیوں غالی رہے  
دستگیری کیجئے اس ہاتھ سے  
دین و دنیا میں نہ کچھ مشکل پڑے  
میرے داتا بھرے پیالہ نور کا  
میری میرے اقربا احباب کی  
سب کی ہر حاجت روا احمد رضا  
(مدائحِ اعلیٰ حضرت ص ۴۱)

رضویہ خوش ہو کہ حامی ہیں شہ احمد رضا  
نزع و عشریں مخالفت کرنیوالے ہیں رضا  
تم کرو ہم کو عطا احمد رضا

(مدائحِ اعلیٰ حضرت ص ۴۱)

اپنے دکھ درد کو قیس جا کر کہے  
کس سے تیرے سوا احمد رضا  
(مدائحِ اعلیٰ حضرت ص ۴۲)

رہنما عقدہ کشا حضرت اعلیٰ حضرت  
درد مند و نہ ہوا یوس ادھر تو آؤ  
دافع رنج و بلا حضرت اعلیٰ حضرت  
درد دکھ کب ہے روا حضرت اعلیٰ حضرت  
باقی کیوں نہ ہو تجھ سے گدا  
بے کسوں کا ملتے دیکھا تجھے  
(مدائحِ اعلیٰ حضرت ص ۴۱)

کس کے ہو کر رہیں دکھیا رے  
ٹھوکریں کھاتے ہوئے بے چارے  
پھر بے ہیں ہم مارے مارے  
خلق اب کس کو جا کے پکارے  
جب تم ٹھہرے کھیون بارے  
یگر ہی باتیں کون بنائے  
مگتے کھڑے ہیں ہاتھ پیارے  
قیس کو دے دے میرے پیارے  
(مدائحِ اعلیٰ حضرت ص ۴۲)



ناؤ منجدا رہیں آکے چکرا گئی  
اہل سنت کا بیڑا کنارے لگا  
ایک دم میں گدا کو غنی کر دیا

(مدائح اعلیٰ حضرت ص ۱۱)

ہے تقضائے اجل افسوس منزلِ دُور ہے  
جب شرشرِ بد چلنا پڑے یوم النشور

میری کشتی بڑ گئی منجدا رہیں  
ڈوبتی کشتی کنارے آگے  
درد دُکھ کی نئے دوا احمد رضا

میرے مشکل کشا احمد رضا خاں قادری  
مرہ ہو سایہ ترا احمد رضا خاں قادری  
(مدائح اعلیٰ حضرت ص ۲۳)

دے سہارا اک ذرا احمد رضا  
ہاں سہارا دے ذرا احمد رضا  
جان صدقے دلِ خدا احمد رضا  
(مدائح اعلیٰ حضرت ص ۱۱)

تیزی مہرِ حشر کا کیا خوف  
ٹھوکروں پر نہ ڈال غیروں کے  
تجھ سے جس کو بلا دلا پیار سے  
میری بگڑی بنی ہے تیرے ہاتھ  
تیرا باز ہے بٹ رہا جگ میں  
بھولی پھیل گئی ہے تیرا منگنا  
دُور سے اپنے نہ کر اسے دُور دُور  
دُور ہو دُور دُورِ دوری کا  
دے دے چھکار کہ کوئی ٹکڑا  
بے گھرے در بدر بھٹکتے ہیں

میں ہوں زیرِ پناہ آلِ رسول  
تیرے قدموں میں آئے آلِ رسول  
تجھ سے جو پائے پائے آلِ رسول  
تو ہی بگڑی بن گئی آلِ رسول  
تو ہی دے یاد دلائے آلِ رسول  
بھر دے دانا برائے آلِ رسول  
دردے دُکھِ رفاہی آلِ رسول  
دُور پھر یہ نہ آئے آلِ رسول  
سگِ درگورِ رفاہی آلِ رسول  
دے ٹھکانا برے آلِ رسول

ہیں رضا غوث کے قدم بقدم  
نور کی چہرے پر نہچا ور ہے  
ہیں قدم اُن کے پاؤں آلِ رسول  
صدقہ ہم سب گدائے آلِ رسول  
صدقہ حامد رفیق آلِ رسول  
(مدائحِ اعلیٰ حضرت ص ۳۴)

کیوں دین کس سے دین ہیں جو تیرے دو کے غلام  
میرے دامائیرے آقا مجھے مگر اہلِ بھائے  
غوثِ اعظم کی حفاظت میں ہے بندہ تیرا  
دیر سے آس لگائے ہے یہ کُتِ تیرا  
پیدہ ہی پورہ ہی ہے تو وہ کُتِ تیرا  
(مدائحِ اعلیٰ حضرت ص ۵)

بندہ مجھے اپنا بنایا سیدی احمد رضا  
رکھ لاج اس کی سروا سیدی احمد رضا  
یوں دینا حشر میں نہ دیا سیدی احمد رضا  
دے لال صدقہ نور کا یا سیدی احمد رضا  
دامن اپنے میں لے چھپا یا سیدی احمد رضا  
سہیلین حافظِ دائما یا سیدی احمد رضا  
تیرا عہد پہ خطا میں تو ہے عبد المصطفیٰ

(مدائحِ اعلیٰ حضرت ص ۷)

طے صبر و قناعت کا نہ کیوں حقہ تجھے رضوی  
کہ تو ایوب ہے بندہ امامِ اہلِ سنت کا  
ربانِ فردوس سے ص ۱۵۔

دین حق کے رہنما احمد رضا  
غوث و قطب الاولیاء احمد رضا  
خلق کے حاجت روا احمد رضا  
جانشینِ حضرت مولیٰ علیؑ  
ہے مرا مشکل کُتِ احمد رضا

(مدائحِ اعلیٰ حضرت ص ۴)

شرِ شیطان مٹنے بجائے وقتِ نزع  
میرے ایمان کو شہا احمد رضا



قبر و نشر و حشر میں تو ساتھ دے ہو اور مشکل کشا احمد رضا

میں نہ جاؤں تیرے در سے خالی ہاتھ ہو عطا کچھ ہو عطا احمد رضا

تو ہے داتا اور میں منگتا ترا میں ترا ہوں تو مرا احمد رضا

(مدائح العظمت ص ۱۳)

خوف محشر اور ایوب رضوی تجھے آپ لیں گے پچا شاہ احمد رضا

(باغ فردوس ص ۱۴)

نکیرین آکے مرقد میں جو پوچھیں گے تو کہے ادب سرچھکاروں کا نام احمد رضا کا

(مدائح العظمت ص ۱۴)

نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ هَذِهِ الْخُرَافَاتِ

قارئین کرام! اب رضا خانیوں کے عقائد واضح ہو گئے کہ بریلوی اُمت

مولوی احمد رضا خان کو اپنا حاجت روا اور مشکل کشا مانتی ہے حتیٰ کہ قبر و حشر میں بھی

احمد رضا خان ہماری امداد کریں گے اور جو کچھ ملتا ہے سب کا سب احمد رضا خان دیتا

ہے، اور زندہ کرنا، مارنا، رزق دینا، سب کچھ مولوی احمد رضا خان بریلوی کے

قبضہ قدرت میں ہے، جسے چاہیں عطا کریں اور جسے چاہیں خالی رکھیں حتیٰ کہ بریلوی

کتب میں یہ بات بھی مرقوم ہے کہ سب کا خدا احمد رضا ہے، تو رضا خانیوں سے

سوال ہے کہ رب ذوالجلال کو وہ کیا سمجھتے ہیں؟

## خدا حاجت روا یا پیر جماعت علی

تجھے میں تو مشکل کشا ہی کہوں گا مری تجھ سے مشکل کشائی ہوئی ہے

(رسالہ "انوار صوفیہ" جون ۱۹۲۹ء ص ۹)

علی پور والے تو کیا بن کے آیا تو نور ازل کی ضیاء بن کے آیا

بظاہر مرتضیٰ، بہ باطن مجتلی  
 خدا تجھ میں دیکھا نبی تجھ میں پایا  
 تو ہم رنگِ حرفِ خدا بن کے آیا  
 تو آئینہ ہر فیصحا بن کے آیا  
 شکستہ دلوں کی دوائی سے بس میں ہے  
 تم ہو مختار دو عالم دافعِ رنج و بلا  
 دین و دنیا میں شہا ہے بادشاہی آپ کی  
 ہے دو عالم میں شہا عقدہ کشائی آپ کی  
 (رسالہ انوارِ صوفیہ، اکتوبر ۱۹۳۱ء)

## پیر فرید بن خدا؟

ایک پیر پرست فرماتے ہیں :-  
 چاہو شہرِ مدینہ دسدا کوٹ مٹھن بیت اللہ  
 ظاہر دے مع پیر فرید بن باطن دے دج اللہ  
 (بحوالہ بریلوی، ملاؤں کا ایمان)

## تاکہ رسوائی نہ ہو

ایک رضا خانی چمگادڑ کہتا ہے کہ  
 پردہ انسان میں اگر خود دکھانا تھا جمال  
 رکھ لیا نام محمد تاکہ رسوائی نہ ہو  
 (بریلوی، ملاؤں کا ایمان ص ۳۷)



قارئین کو اہل بدعت نے دین اسلام کو عیسائیت کی طرح ایک کھلونا بنا رکھا ہے، عشق و محبت کے پردے میں شریعت اسلام کو مسخ کرتے ہوئے عیسائیت کو بھی مات کر دیا ہے۔ قبر پرستی کی دعوت دینا، مخلوق کو خالق کا درجہ دینا اور مخلوق کو مافوق الاسباب میں پکانا اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں ایسا غلو کرنا کہ آپ کو (نعوذ باللہ) مقام الوہیت تک پہنچانا یہ رضا خانیوں کا محبوب مشغلہ ہے۔ اور اہل بدعت کا رنج و معیبت میں ادیان اللہ کو اس خیال سے پکارنا کہ یہ ہر جگہ ہماری ندائے دردناک کو سن لیتے ہیں اور ہماری امداد بھی کر سکتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے علم و تصرف میں شریک ٹھہرانا ہے، یا قبر کے نزدیک جا کر یہ کہنا کہ آپ میری فریاد سنیں اور میری فلاں تکلیف دور کیجئے، یہ استغاثہ حاجت طلبی قریب سے ہو یا دور سے صریح شرک ہے۔ تو جب ادیان کرام اور انبیاء علیہم السلام سے حاجات طلب کرنا اور ان کو دافع رنج و بلا سمجھنا شرک ہے تو مجتہد و بدعات سے حاجات طلب کرنا چہ معنی دارد؟ جو اپنے کفر و شرک کی وجہ سے عذاب الیم کی پیٹ میں ہوگا۔

دنیا اور آخرت میں مالک و مختار صرف اللہ ہی ہے، دنیا میں اگرچہ اللہ کے سوا کئی مالک و مختار ہونے کے مدعی بن گئے اور مشرکین نے بھی اپنے معبودوں کو مالک و مختار سمجھے رکھا، مگر آخرت میں مشرکین کو معلوم ہوگا کہ وہ غلطی پر تھے۔ حقیقت میں اللہ کے سوا کوئی مالک و مختار نہیں، فرعون اور نمرود جیسے سرکش حکمرانوں کو بھی قیامت کے دن یقین آجائے گا کہ ان کے سب دعوے غلط تھے اور آج وہ بالکل بے بس اور بے یار و مددگار ہیں، ان کے اختیار میں کچھ نہیں اور تمام اختیارات صرف اللہ تعالیٰ ہی کے قبضے میں ہیں یَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا وَالْأَمْرُ







اور کہیں چاہرہ شہر کو مدینہ طیبہ سے بھی زیادہ فوقیت دیتے ہیں کہ چاہرہ شہر مدینہ سے بھی کہیں بہتر ہے، اور کوٹ مٹھن تو بیت اللہ سے زیادہ حیثیت رکھتا ہے کیونکہ دیکھنے میں تو فرید معلوم ہوتا ہے حقیقت میں وہ اللہ ہیں اور تمام مخلوق کے حاجت روا ہیں۔ اس کے بعد ایک اور جھلانا دکھاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جو عرش پر تھا وہ مصطفیٰ ہو کر مدینہ میں اتر پڑا ہے اور پردہ انسان میں اپنے جمال کو ظاہر کیا ہے اور محمد نام اس لیے رکھ لیا تاکہ رسوائی نہ ہو۔ (العیاذ باللہ)

علاوہ ازیں یہ کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے خزانے خالی ہیں، اب جو کچھ لینا ہو بس لے لو محمد سے یا پیر جماعت علی یا اعلیٰ حضرت بریلوی سے رجوع کریں، کیوں کہ اللہ تعالیٰ کے پاس وحدانیت کے سوا کچھ نہیں۔

ایسے تمام عقائد انسان کو جہنم میں لے جانے والے ہیں اور اہل سنت والجماعت علماء دیوبند کا تو یہ عقیدہ ہے کہ تمام مخلوق کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی تمام مخلوق کو رزق دینے والے ہیں اور تمام مخلوق کے حاجت روا اور مشکل کشا ہیں اور حشر کے دن بھی خدا تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی رحمت سے جنت میں جائیں گے، اس کے برعکس رضا خانی اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر احمد رضا خاں اور پیر جماعت علی شاہ کو اپنا دافع رنج و بلا سمجھتے ہیں، یہ عقیدہ سراسر مذہب اسلام کے خلاف ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں سب کو بخش دوں گا لیکن جو میرے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے گا میں اس کو ہرگز نہیں بخشوں گا، حق تعالیٰ شرک سے ہر مسلمان کو محفوظ رکھے۔

ہر مسلمان کو یہ عقیدہ رکھنا چاہیے کہ تمام کائنات کو پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ اللہ اپنے بندوں کے ظاہر اور پوشیدہ برائیوں کا جاننے والا ہے۔



آج تک ہر زمانہ اور ہر قوم میں اللہ تعالیٰ کی ہستی کا اعتراف موجود رہا ہے اور اس دنیا کا بنانے والا کوئی نہ کوئی ضرور ہے ایہ کائنات خود بخود پیدا نہیں ہوئی بلکہ کوئی ایسی ہستی ضرور ہے جس نے تمام کائنات کو پیدا کیا اور اس کا رخانہ کو چلا رہی ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اپنی ہر بانی سے انسان کی روحانی تربیت کے لیے ہر ملک اور قوم میں رسول اور نبی بھیجے جنہوں نے انسان کو اس حقیقت سے آگاہ کیا کہ دنیا کا خالق اور مالک وہ خدا ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور نہ ہی کوئی اس کا ہمسر ہے۔

اور انصاف کا بھی یہی تقاضا ہے کہ صرف حق تعالیٰ کی عبادت کرنی چاہیے اور اسی سے مدد مانگنی چاہیے جو تمام مخلوق کا مشکل کشا اور حاجت روا ہے اور اسلام سے پہلے بھی مجملہ اقوام عالم نے توحید کے اس ذریعہ اصول کو بھلا دیا تھا، بعض اقوام اعلانیہ شرک میں گرفتار تھیں جس طرح کہ اہل بدعت، بریلوی نلاؤں کا رویت ہے، بعض زبان سے توحید کا اقرار کرتی تھیں لیکن ان کا طرز عمل مشرکانہ تھا اس عالمگیر خرابی کی اصلاح کے لیے اللہ تعالیٰ نے سرزمین عرب میں (جو شرک و بدعت اور بت پرستی کی جملہ اصناف و اقسام کا مرجع تھی) خاتم النبیین رحمۃ للعالمین سردارِ دو جہاں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا، اور چونکہ آپ آخری نبی ہیں اس لیے آپ کی معرفت دنیا کو عالمگیر اور دستور العمل عطا فرمایا جسے ہم قرآن مجید کہتے ہیں جس طرح امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں اسی طرح قرآن کریم کے بعد کوئی کتاب ہدایت نہیں، اس کا سبب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حکمت بالغہ اور مشیت نافذہ نے اپنے دین کو کامل کر دیا یعنی انسان کو نجات اور فلاح کیلئے جن جن حقائق اور معارف سے آگاہ ہونا ضروری تھا وہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت قرآن کریم میں بالوضاحت بیان فرما دیے، تو چونکہ



اب کوئی بات باقی نہیں رہی اور کوئی مزید ہدایت نازل نہیں ہوگی اس لیے قرآن مجید خاتم الکتاب ہے، اور جب کوئی پیغام بھیجنا نہیں تو پھر آئندہ کسی پیغمبر کی بھی ضرورت نہیں، اور قرآن کریم نے توحید الہی کا بیان اس جامعیت اور وضاحت کے ساتھ کیا ہے کہ نہ سابقہ کتب میں اس کی نظیر ملتی ہے اور نہ عقل انسانی اس پر کچھ اضافہ کر سکتی ہے، اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کا اس قدر اعلیٰ اور ارفع تصور پیش کیا ہے کہ اس سے بالاتر تصور عقل انسانی پیش کرنے سے قاصر ہے۔ اور قرآن مجید کا پیغام عالمگیر ہی نہیں بلکہ قیامت تک کے لیے ہے، اور جو اہتمام شرک کو مٹانے اور توحید کو قائم کرنے کے لیے قرآن مجید نے کیا ہے تمام دنیا کی کتابیں اس کی مثال پیش کرنے سے عاجز ہیں، اور قرآن کریم اعلان فرماتا ہے :-

لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا (پ) (تسوجہ) یعنی اگر زمین و آسمان میں اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے خدا بھی ہوتے تو ان (زمین و آسمان) میں فساد برپا ہو جاتا۔

سورہ اخلاص میں بھی اسلامی توحید کا جامع اور مانع تصور پیش کیا گیا ہے۔  
قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْهُ وَلَمْ يُولَدْ ۝  
وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝

(تسوجہ) ”(اے رسول) کہہ دیجئے کہ وہ اللہ ایک ہے اور بے نیاز ہے نہ اُس نے کسی کو جنا، اور نہ وہ کسی سے جنا گیا اور نہ کوئی ہستی اس کے ہمسری کا دعویٰ کر سکتی ہے۔“

# بھاگتے کیوں ہو؟

کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ آغا شورش کاشمیری نے فوت ہو گئے ہیں تو اب ہمیں  
لکارنے والا کوئی نہیں رہا، ہم ایک دفعہ پھر آغا شورش کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ  
میں ہے رضا خان مولویوں کو لکارتے ہیں اگر ان میں ہمت ہے تو ہمارے سامنے آئیے

بریلی کے بتو! نام خدا سے بھاگتے کیوں ہو

خطا کے بعد انجام خطا سے بھاگتے کیوں ہو

اگر تم پاک داماں ہو تو میداں میں چلے آؤ

مواعظ بیچنے والو وغنا سے بھاگتے کیوں ہو

اگر قربانی و ایثار کی راہوں سے واقف ہو

تو پھر فرمانِ تسلیم و رضا سے بھاگتے کیوں ہو

گھروں کی چار دیواری میں غرانے سے کیا حاصل

قضا اگر رہے گی اب قضا سے بھاگتے کیوں ہو

اسی پر ہے مدارِ انقلابِ کُڑھ ارضی

ہم ایسے باغیوں کے نقشِ پا سے بھاگتے کیوں ہو

اگلنا ہی پڑے گا ظالمو! اب تر نواہوں کو

غریبوں کے غضب کی ابتدا سے بھاگتے کیوں ہو

ادائے انقلابِ مہر و مہ پہچانا ہو گی؟

ہوائے گردشِ ارض و سما سے بھاگتے کیوں ہو



وفا کی آڑ لے کر جب وفا کی پرورش کی ہے  
 تو پھر اس جرم پر اپنی سزا سے بھاگتے کیوں ہو  
 یقین رکھو قیامت وقت سے پہلے بھی آتی ہے  
 فقیہو! پرسش روزِ جزا سے بھاگتے کیوں ہو  
 نہ اس سے حشر اُٹھے گا نہ اس سے برق کونہ سے گی  
 ہم ایسے ناتوانوں کی نوا سے بھاگتے کیوں ہو



## ہم خدا ہیں

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ بزرگ خدائی دعویٰ کر سکتے ہیں، اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں :-

\_\_\_\_\_ حضرت احمد نافع جامعی زندہ فیل نے فرمایا ہم خدا تھے و الجلال اور پاک ذات ہیں؛ (فوائد فریدیہ ص ۷۹)

اہل سنت والجماعت علماء دیوبند کا عقیدہ ہے کہ بزرگانِ دین سے اس قسم کی باتیں ہرگز منقول نہیں ہیں، اس قسم کی تمام غلط باتیں رضا خانیوں نے بزرگانِ دین کی طرف منسوب کر کے اولیاء کرام کی شان میں گستاخی کا ارتکاب کیا ہے، کیونکہ بزرگانِ دین اس قسم کے ابلیسی دعوے نہیں کیا کرتے۔

## اللہ تعالیٰ مُشرک ہے

رضا خانیوں کا رپٹ ذوالجلال کے بارے میں نجس عقیدہ ملاحظہ فرمائیں کہ :-  
\_\_\_\_\_ ”حقیقی موحد اور حقیقی مُشرک خدا جل شانہ ہے“ (فوائد فریدیہ ص ۸۲)  
قائدینِ کواہم! رضا خانیوں نے شرم و حیا کو بالائے طاق رکھ کر اور خالقِ کائنات سے بے پروا ہو کر کہا ہے کہ خدا تعالیٰ خود مُشرک ہے۔ (العیاذ باللہ)

## شیطان موحد ہے

رضا خانی مذہب کے مطابق (نعمذ باللہ) اللہ تعالیٰ تو مُشرک ہے، ہی لیکن شیطان ملعون پکا موحد ہے، چنانچہ رضا خانی ملاں احمد یار گجراتی اپنی تفسیر ”نور العرفان“ میں لکھتے ہیں :-



”شیطان لوگوں سے شرک کرتا ہے خود بھی بہت پرستی یا شرک نہیں کرتا وہ بڑا موحّد ہے ایسا موحّد کہ اس نے خدا کے حکم سے بھی (حضرت)

آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سجدہ تہیّہ نہ کیا، ”نور العرفان ص ۲۱۱“  
حضورات! یہ ہے بریلویت کی تعلیم کہ ربّ ذوالجلال کو مشرک کہو اور شیطان ملعون کو پکا موحّد سمجھو، یہ کافرانہ روش نہیں تو اور کیا ہے۔

## خدا کے دامن میں کچھ نہیں

رضا خانی ملاؤں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خزانے خالی ہیں اور اللہ تعالیٰ سے مانگنا فضول ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے پاس سوائے وحدت کے کچھ نہیں اور سب خزانے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قبضے میں ہیں، اسی لیے نبی علیہ السلام سے مانگیں گے اور وہ سب کچھ عطا کرنے کے مکمل اختیارات رکھتے ہیں۔  
 شعر ملاحظہ ہو۔

اللہ کے دامن میں وحدت کے سوا کیا ہے  
 جو کچھ تمہیں لینا ہے بس بے لومحمد سے!

بحوالہ رضا خانی امت اپنے آئینہ میں ص ۲

قارئین کرام! حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہر ایک کو اُس خالق کائنات سے مانگنے کی تعلیم دی کہ جس نے تمام کائنات کو پیدا کیا اور تمام مخلوق کو رزق دیتا ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ میں مالک کونین سے مانگتا ہوں اور تم بھی اسی مالک کونین سے مانگو وہی عطا کرنے والا ہے اور سب خزانے خدا ہی کے قبضہ قدرت میں ہیں ہر وقت اسی سے مانگو۔

اہل سنت علماء دیوبند کا تو یہ عقیدہ ہے کہ ربّ ذوالجلال کے سوا کوئی داتا نہیں



سب مخلوق خدا تعالیٰ کی محتاج ہے خدا تعالیٰ کسی کا محتاج نہیں اور جہاں خدا تعالیٰ کے اختیارات میں حکومت مونیوی دینا یا چھین لینا، فتح یا شکست دینا ثابت ہے وہاں مال و اولاد عطا کرنا یا نہ کرنا، تنگی و فراخی اور رزق دینا بھی خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے تو پھر مخلوق کے آگے دست سوال دراز کیوں؟

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں اپنے رب سے مانگتا ہوں اور وہ مجھے عطا فرماتا ہے اور تم بھی خدا تعالیٰ سے مانگو، وہ ہی رازق ہے۔ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

قُلِ اللَّهُمَّ مَلِكُ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعْزِزُ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ تُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ (پ)

(ترجمہ) ”تو کہہ یا اللہ مالک سلطنت کے، تو دیوے جس کو چاہے سلطنت اور سلطنت چھین لیوے جس سے چاہے اور عزت دیوے جس کو چاہے اور ذلیل کرے جس کو چاہے، تیرے ہاتھ ہے سب خوبی بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے، تو داخل کرتا ہے رات کو دن میں اور داخل کرے دن کو رات میں اور تو نکالے زندہ کو مردہ سے اور نکالے مردہ کو زندہ سے اور تو رزق دے جس کو چاہے بے شمار“ اور پھر ارشاد ہوتا ہے۔

اللَّهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ (پ)  
(ترجمہ) ”اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہے وہ جس کو چاہتا ہے رزق دیتا ہے“



قُلْ إِنِّي بَسِطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ  
لَهُ وَمَا اتَّفَقُوا مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ يَخْلُقُهُ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ (پکا)  
(ترجمہ) کہہ دو کہ میرا پروردگار اپنے بندوں میں سے جس کے لیے چاہتا ہے  
روزی فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لیے چاہتا ہے روزی تنگ کر دیتا ہے اور تم جو چیز  
خرچ کرو گے وہ اس کا (تمہیں) عوض دے گا، اور وہ سب سے بہتر رزق دینے  
والا ہے۔“

لَهُ مَقَالِيدُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ  
وَيَقْدِرُ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (پکا)  
(ترجمہ) ”آسمانوں اور زمینوں کی کنجیاں اُسی کے ہاتھ میں ہیں وہ جس  
کے لیے چاہتا ہے رزق فراخ کر دیتا ہے (اور جس کے لیے چاہتا ہے) تنگ کر دیتا  
ہے بے شک وہ ہر چیز سے واقف ہے۔“

وَهُوَ الَّذِي يُنْزِلُ الْغَيْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوا وَيَنْشُرُ السُّحُبَ  
وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ (پکا)  
(ترجمہ) ”اور وہی تو ہے جو لوگوں کے ناامید ہو جانے کے بعد بارش  
برساتا اور اپنی رحمت (یعنی بارش) کی برکت کو پھیلا دیتا ہے اور وہ کارساز  
سزاوار تعریف ہے۔“

وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا (پکا)  
(ترجمہ) ”اور زمین پر کوئی چلنے پھرنے والا نہیں مگر اس کا رزق  
خدا کے ذمہ ہے۔“

أَمَّنْ هَذَا الَّذِي يَرْزُقُكُمْ إِنْ أَمْسَكَ رِزْقَهُ (پکا)  
(ترجمہ) ”کون ہے وہ شخص جو تم کو رزق دے گا اگر خدا ہی اپنا رزق



بند کر لیوے۔“

فَاَبْتَغُوا عِنْدَ اللَّهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوهُ وَاشْكُرُوا لَهُ (پ ۱)  
(ترجمہ) پس خدا ہی کے ہاں سے رزق طلب کرو اور اُسی کی عبادت  
کرو اور اسی کا شکر کرو۔“

اور اگر اب بھی اہل بدعت کی آنکھیں نہیں کھلیں تو مزید نیچے اقرآن مجید  
میں ارشاد ہوتا ہے :-

أَوْ لَوْ يَرُونَ أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَاءُ وَيَقْدِرُ إِنَّ  
فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ۔ (پ ۱)

(ترجمہ) کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ خدا ہی جس کے لیے چاہتا ہے رزق  
فراخ کرتا ہے اور (جس کے لیے چاہتا ہے) تنگ کرتا ہے، بیشک اس میں ایمان  
لانے والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔“

مذکورہ بالا آیات سے معلوم ہو گیا کہ جب بھی مانگو تو خدا تعالیٰ سے  
مانگو وہ تمام مخلوق کو رزق دینے والا ہے اور اپنے بندوں کی ضروریات کو پورا  
کرنے والا ہے، اور بریلویوں کا عقیدہ شریعت محمدی کے خلاف ہے۔

### بریلویوں کی حق تعالیٰ سے بغاوت

ایک رضا خانی محمد احمد رضا خاں بریلوی کی مدح میں یوں غلو سے  
کام لیتا ہے :-

نیکرینے آ کے مرقد میں جو پوچھیں گے تو کس کا ہے  
ادب سے سر جھکا کر توں کا نام احمد رضا کا

(مدائح اعلیٰ حضرت ص ۳۵)



ایک اور غالی مُرد پر جماعت علی کی مدح میں یوں فرماتے ہیں سہ  
گرتائیں گے نیکریتِ لوحِ مدینے شاہ  
اُن کو دکھلا دوں گا صورتِ تیرے

راشتہا رشتہ کر دہ اجنبِ حزبِ انعمانِ لاہور

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے باغیو! اگر قبر میں تمہارا خدا اور رسول احمد رضا قال  
ہوگا تو دنیا کے ایمان کو جھوٹے دعوؤں سے برباد مت کرو، میرے سنی بھائیو!  
ان ایمان کے لٹیروں کا اندازہ کریں کہ کس طرح سے سادہ لوح مسلمانوں کو آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر دھوکہ دیا جا رہا ہے، کیا مذکورہ بالا شعر میں حضور نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم سے اعراض کرتے ہوئے اغیار کے سایہ کی پناہ نہیں لی (الیاذ باللہ)  
حالانکہ نجیرین قبر میں نہایت سختی کے ساتھ سوال کریں گے، پہلا سوال مَرَدٌ  
رَبِّکَ دُوْمَرَا سوال مَا دِیْنُکَ میثلاً سوال مَا کُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا لَوْ جَلَّ  
مَرَدٌ اگر مسلمان ہے تو پہلے سوال کا جواب دے گا رَبِّیَ اللّٰهُ میرا رب اللہ  
ہے، اور دوسرے سوال کا جواب دے گا دِیْنِیْ الْاِسْلَامُ میرا دین اسلام ہے اور  
تیسرے سوال کا جواب دے گا ہُو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
وہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ (بہارِ نبوت، مصنف رضا خان امجد علی اعظمی)  
کیا پہلا سوال جو مذکورہ اشعار میں واقع ہے وہ ان مولوی صاحب کے  
(جوان کے ہی ہم مذہب ہیں) کی تصنیف کے مطابق ہے؟ اگر نہیں اور یقیناً  
نہیں، تو یہ تضاد بیانی کیوں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین سے بغاوت  
کیوں؟ اور یہ بات بھی یاد رکھیں کہ قبر میں کوئی بھی نسبت کام نہیں دے گی،  
صرف اور صرف اعمالِ صالحہ کام آئیں گے، اگر اعمالِ اچھے ہیں تو قبرِ جنت کے باغوں  
میں سے ایک باغ ہے، اور اگر اعمالِ بُرے ہیں تو قبرِ جہنم کے گڑھوں میں سے



ایک گڑھا ہے، اور رضا خانی عقیدہ ہے کہ قبر میں احمد رضا خاں اور پیر جماعت علی اپنے اپنے متبعین کو عذاب سے چھڑالیں گے۔ ایسا بھی عقیدہ رکھنے والے کا مذہب اسلام سے کوئی تعلق نہیں اور رضا خانی جن کو قبر میں اپنا شافع مانتے ہیں وہ انشاء اللہ خود عذاب الیم کی پٹیٹ میں ہوں گے، اور یہ بھی یاد رہے کہ جو عذاب الیم کا مستحق ہوگا اس کی خوراک خون اور پیپ ہوگی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو مشرکانہ عقائد سے بچا کر شریعت اسلامیہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

## اللہ تعالیٰ حضرت علیؑ کے روپ میں

رضا خانی زرد محمد یار گڑھی والا اپنی تصنیف ”دیوانہ محمدی“ میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ زمین پر حضرت علیؑ کے روپ میں ظاہر ہوا، شعر ملا حفظہ فرمائیں یہ نور خدا بگشت عیادت صورت علیؑ

بے اختلاط آب و گلے یا علی مدد

(دیوانہ محمدی منگ)

اس شعر سے ثابت ہوا کہ بریلوی امت حضرت علیؑ کی صورت میں حق تعالیٰ کے ظاہر ہونے کے قائل ہیں اور حضرت علیؑ کے اختلاط آب و گلے سے پیدائش سے منکر ہیں اس لیے انہیں حاجت روا اور مشکل کشا اور دافع رنج و بلا مانتے ہوئے مصیبت کے وقت پکارتے ہیں۔

## حضرت علیؑ دافع رنج و بلا

اے فخر بہر نبی و ولی یا علی مدد      علام ہر خفی و جلی یا علی مدد



ہر مشکل کہ حل نہ شود از تو حل شود

حلال مشکلات گلی یا علی مدد

در ظل لطیف عام تو عالم پیدا یافت

ظلی خدائے بے بدلی یا علی مدد

اے منتہائے جملہ سلاسل چہ گوئمت

دائے راز جزو گلی یا علی مدد

امداد یا علی مدد اے مرتضیٰ علی

اے یا علی علی ولی یا علی مدد

فریاد دوزاریم نگر و لطف کن شہرہا

من بایلم تو پاک گلی یا علی مدد

(دیوانے محمد علی شاہ)

تمام مسلمانوں کا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی حاجت روا اور مشکل کشا نہیں اور نہ ہی حق تعالیٰ کے سوا کوئی سجدے کے لائق ہے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی علام الغیوب ہے اور مخلوق کو مافوق الاسباب میں پکارنا اور مدد طلب کرنا شرک ہے، اور حق تعالیٰ کا فیصلہ ہے کہ میں مُشرک کو کبھی بھی نہیں بخشوں گا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں شرک سے بچائے اور سنتِ رسول کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین تم آیت

# خدا تعالیٰ کوٹ مٹھن کی گلیوں میں

خزام ناز میں آیا تو دیکھا اور پہچانا  
 محمد مصطفیٰ یعنی خدا مٹھن کی گلیوں میں  
 خدا کو ہم نے دیکھا ہے سدا مٹھن کی گلیوں میں  
 خدا بے پردہ ہے جلوہ نما مٹھن کی گلیوں میں  
 فرید پاک کی صورت میں بے صورت کا جلوہ ہے  
 تو بے رنگی میں صورت مٹھن کی گلیوں میں  
 احدا حمد ہے لیکن میم کے پڑے میں آیا ہے  
 پہن کر یا کاپر، فرو تھا مٹھن کی گلیوں میں  
 وہی جلوہ ہونا راں پر ہوا احمد کی صورت میں  
 اسی جلوے کو پھر عریاں کیا، مٹھن کی گلیوں میں  
 بھلا کیوں کوٹ مٹھن کو میں ہر دم یاد رکھتا ہوں  
 کہ میرا میٹھا میٹھا یاد تھا مٹھن کی گلیوں میں  
 مجھے گریا کرتا، ہو تو یونہی یاد کر لینا  
 ہمارا اک محمد یا رہتا مٹھن کی گلیوں میں

(دیوانہ محمدی ص ۱۶۳، ۱۶۴)

مذکورہ بالا اشعار کا مطلب بالکل واضح ہے اور یہ بھی کوئی عقیدہ ہے کہ یہ کہنا  
 محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں خدا تعالیٰ کوٹ مٹھن کی گلیوں میں گھوم رہا  
 تھا اور کبھی یہ کہنا کہ خدا تعالیٰ عریاں پھر رہا تھا، کوٹ مٹھن کی گلیوں میں اور فاران کی  
 چوٹیوں پر اللہ تعالیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل میں ظاہر ہوا، پھر یہ کہتے ہیں کہ



۱۳۱  
حقیقت میں وہ خدا تھا جو کوٹ مٹھن کی گلیوں میں محمد یار گڑھی والے کی شکل میں چکر  
لگا رہا تھا۔ تو اس میں سراسر رب زواجلال کی توہین ہے، خدا تعالیٰ ہر سلمان کو  
ایسی ناپاک جسارت سے بچائے۔ آمین

## محمد یار گڑھی والا خدا کے عرش پر

رضا خانی ملاں محمد یار گڑھی والا یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اب میں خدا تعالیٰ کے  
عرش پر مستوی ہوں، شعر ملاحظہ ہو ۵  
بدر گاہ شہراجمیر جائے کردہ ام پیدا  
کہ بر عرش خدا من استوائے کردہ ام پیدا  
(دیوان محمدی ص ۲۹)

لیکن حق تعالیٰ کا ارشاد ہے :-  
الترحمٰن علی العرش استوی (پ ۲۶)  
(ترجمہ)۔ (یعنی خدا نے رحمن جس نے عرش پر قرار پکڑا،)

## اللہ والوں کی سجدہ گاہ

ہر نقش پائے فرو ما سجور مردان خدا  
جز سجدہ اس پاک در ہرگز نہ شد تسکین ما  
(دیوانہ محمدی ص ۳۲، ۳۳)

مذہب اسلام کا اصول ہے اور ہر شخص یہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے  
سداوہ کسی شخص کے لیے یا کسی فقیر کی چوکھٹ یا قبر پر سجدہ نہیں کیا جاسکتا  
حتیٰ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو سجدہ کرنا جائز

ہوتا تو میں حکم دیتا کہ بیوی اپنے خاوند کو سجدہ کیا کرے۔

امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ اے میرے اللہ میری قبر کو سجدہ گاہ نہ بنانا کہ جس طرح یہود اور نصاریٰ نے اپنے انبیاء علیہم السلام کی قبر کو سجدہ گاہ بنالیا تھا۔

علاوہ ازیں بریلوی امت کا یہ عقیدہ کہ ہمارے پیر صاحب کا ہر نقش یا اللہ والوں کی سجدہ گاہ ہے اور اس پاک در کا سجدہ کیے بغیر ہماری تسکین نہیں ہوتی، اور یہ عقیدہ قرآن کریم اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہے اور دین اسلام میں غیر اللہ کو سجدہ جائز نہیں، سجدہ کے لائق صرف حق تعالیٰ کی ذات ہے۔

## اللہ تعالیٰ مختارِ کل نہیں

رضا خانی مذہب کے مطابق اللہ تعالیٰ مختارِ کل نہیں کیونکہ وہ مختارِ کل اس وقت ہو سکتا تھا جب رضا خانیوں کی خواہش کے مطابق اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا بنا دیتا اور خود کسی خانقاہ شریف میں چھپ کر کنارہ کش ہو جاتا، چنانچہ مولوی احمد رضا خاں بریلوی فرماتے ہیں کہ:-

(۱) ”اگر الوہیت عطا فرمانا بھی زیرِ قدرت ہوتا ضرور یہ بھی عطا فرودیتا۔“

والملفوظات احمد رضا جلد ۲ صفحہ ۴۳

(۲) ”محضور علیہ السلام کا نظیر محال بالذات ہے تحتِ قدرت ہی نہیں، ہو ہی نہیں سکتا“ (ملفوظات جلد ۲ ص ۴۹)

(۳) ”الوہیت ہی وہ کمال ہے جو زیرِ قدرت ربانی نہیں“

(ملفوظات جلد ۲ ص ۴۹)

(۴) خدا کرتا جو تحتِ مشیت خدا ہو کے آتا یہ بندہ خدا کا (بحوالہ مذکور)



قارئین کے کرام! یہ ہیں رضا خانی کہ ربّ ذوالجلال کو مختارِ کل نہیں مانتے  
 اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیاءِ کرام کو مختارِ کل مانتے ہیں، حالانکہ مخلوق  
 کے بارے میں مختارِ کل کا عقیدہ رکھنا سراسر جہالت ہے۔

## رضا خانیوں کا عقیدہ توحید

رضا خانی مذہب کے پیروکار محمد یار گڑھی والے کا توحید باری تعالیٰ کے متعلق  
 ناپاک عقیدہ ملاحظہ فرمائیں۔

گر محمد نے محمد کو خدا مان لیا

پھر تو سمجھو کہ مسلمان ہے دعا باز نہیں

(دیوان محمدی ص ۱۹)

مذکورہ بالا شعر میں لفظ محمد دو مرتبہ آیا ہے، تو شعر میں پہلے محمد سے مراد محمد یار  
 گڑھی والا اور دوسرے محمد سے مراد امام الانبیاء حبیب کبریا حضرت محمد رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں۔ تو شعر کا مطلب واضح ہے کہ اگر محمد یار نے محمد رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا مان لیا تو سمجھو کہ کاپی مسلمان ہے ورنہ دعا باز لوگوں میں شمار  
 ہوگا، یہ ہے رضا خانی مذہب کی توحید خالص کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا کہا  
 کرو۔ (العیاذ باللہ)

اس غلط عقیدے کی تصدیق رضا خانی ملاں احمد سعید کاشمی نے کی کہ یہ عقیدہ  
 بالکل درست ہے اور ایسا شخص عاشقِ رسول ہے۔ لیکن اہل سنت والجماعت  
 علماء دیوبند کا عقیدہ تو یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قطعیہ نہیں فرمایا کہ  
 مجھے خدا کہا کرو یا مجھے خدا قائل کے مقام پر پہنچا دو بلکہ حضرت محمد رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں انسان ہوں، جیسا کہ حدیثِ پاک میں بار بار ہے۔



عن ابی ہریرۃؓ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی  
حتی یشہ قدماء فان فقیلاً لہ تفعل فہذا وقد جاءک ان اللہ  
تعالیٰ قد غفر لک ما تقدم من ذنبک وما تاخر قال  
افلا اکون عبداً شکوراً۔ (شمائل ترمذی ص ۱۱۱)

تو اس حدیث پاک میں یہ الفاظ قابل غور ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے  
فرمایا افلا اکون عبداً شکوراً، کیا میں خدا کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔  
تو معلوم ہو گیا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے ہیں، اور  
یہ کتنی رستم ظریفی کی بات ہے کہ اہل بدعت، امام الانبیاء سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم  
کو اللہ تعالیٰ کا بندہ اور رسول کہنے کی بجائے علی الاعلان خدا کہتے ہیں لیکن اہل سنت  
کا عقیدہ ہے کہ جس طرح رب ذوالجلال ابنی خدائی میں لا شریک ہے تو اسی  
طرح امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مصطفائی میں وَحْدَہ  
لا شریک ہیں، لیکن بریلویوں کا عقیدہ مذہب اسلام کے خلاف ہے۔

### مصطفیٰ یا خدا

۵ خدا کہتے ہیں جس کو مصطفیٰ معلوم ہوتا ہے

جسے کہتے ہیں بندہ خود خدا معلوم ہوتا ہے

(دیوانے محمدی ص ۱۵۱)

ہر مسلمان کا شہادت میں یہ پڑھتا ہے وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہُ  
وَرَسُولُہُ۔ یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے  
بندہ اور اس کے رسول ہیں۔۔۔۔۔ لیکن بریلویوں کا اس شہادت پر ایمان نہیں ہے  
چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ حضور خدا کے بندے نہیں بلکہ خود خدا ہیں۔



# حَمْدُ اللَّهِ

نوٹ :- رضا خانہ دوس کا عقیدہ آپ نے پڑھ لیا، اب لگے ہاتھوں اللہ تعالیٰ کے بارے میں علماء حق کا عقیدہ بھی پڑھتے جائیں۔

پاسان و حافظ مافیہا تو ہی تو ہے	یا الہی! خالق ہر دوسرا تو ہی تو ہے
عدل گستردا و روز جزا تو ہی تو ہے	ظاہر و باطن ہے تو ہی ازل و آخر ہے تو
ساری مخلوقات کاجت روا تو ہی تو ہے	مورے مایہ سے لے کر تا سلیمان زماں
لائق ہر حمد و ہر مدح و ثنا تو ہی تو ہے	یا رحیمو، یا کریمو، یا علیمو، یا حکیمو
دافع کرب دہلا، قحط دہا تو ہی تو ہے	شانی دودا الم ہے رافع ہر رنج و غم
یا علیؑ یاد دہنے شکل کشا تو ہی تو ہے	ایک تو ہے ذات واحد غوث اعظم دستگیر
صاحب جو درو کم کان عطا تو ہی تو ہے	تو سخی، ذال ہے شاہا تو کریم "کنج بخش"
بند ما جت مند ہیں جت روا تو ہی تو ہے	تیرے بندوں کے لیے موزوں نہیں تیری صفات

لَا إِلَهَ غَيْرُكَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ

سب شریکوں سے تبرک خدا تو ہی تو ہے



لہذا اہل بدعت کی تحریروں سے معلوم ہوتا ہے کہ حق نکلے لے ان کی عقل کا  
جواز نکال دیا ہے۔

## شیخ عبدالقادر جیلانی اور خدائی اختیار

اے اے مرے بغداد والے غوثِ پاک  
ہم بدوں کو بھی نبھالے غوثِ پاک  
نامرادوں کو مراریں دیکھئے  
دستگیرِ اعیاب بوشِ بندگاں  
اے مرے گھر کے اُجالے غوثِ پاک  
اپنے دامن میں چھپالے غوثِ پاک  
کر رہے ہیں آہ و تالے غوثِ پاک  
بند و در کو نبھالے غوثِ پاک  
آستانہ پر بلالے غوثِ پاک  
سر تنیں دل کی نکالے غوثِ پاک  
سب تمہارے ہیں توالے غوثِ پاک  
تو ہی پالے یا نہ پالے غوثِ پاک  
نا خدا۔ بہر خدا لے غوثِ پاک  
تجھ سے پاتے ہیں قبلے غوثِ پاک  
کیسے ڈیر آس نے ڈالے غوثِ پاک  
ہر زوالے را کمالے غوثِ پاک  
بادِ عصیاں کو اٹھالے غوثِ پاک

دباغ فردوس ص ۳۸، ۳۹

۵ شاہِ جود و سخا غریب نواز  
اس طرف جی ذرا کرم کی نظر  
میر گھڑی فیضِ عام ہے تیرا  
میرے مشکل کشا غریب نواز  
ہے لگا آسرا غریب نواز  
راہ کیا ہے عطا غریب نواز



در بدر کیوں نکلیں کسی کا متہ  
 جب تیرا در ہے وا غریب نواز  
 ہم تو مانگیں گے مانگے جائیں گے  
 جم گیا بسترا غریب نواز  
 بھیک خواجہ ملے بھکاری کو  
 منتظر ہے گدا غریب نواز  
 تیرے در سے بھلا پھروں خالی  
 جب نہ کوئی پھرا غریب نواز  
 والی ہند یا معین الدین  
 المدد سید غریب نواز  
 تیری چوکھٹ پر سر جھکاتے ہیں  
 اونچے اونچے سدا غریب نواز  
 درد مندوں کی چارہ سازی کو  
 وا ہے دارا الشفا غریب نواز

رباعی فردوس ص ۳۳، ۳۴

مرا حامی مرا مشکل کشا بغداد کا دلہا  
 مرا حاجت روا، عقد، کشا، بغداد کا دلہا  
 اُسے کیا خوفِ محشر جس کے سر پر سایہ گستر ہوں  
 جناب اکبر رسول، احمد رضا بغداد کا دلہا  
 بھگتا بھر رہا ہوں چار سو مقصود کی خاطر  
 اڑا لے جا ہاں ہے اے صبا بغداد کا دلہا  
 قیامت میں مجھے وزنِ عمل خوف ہو تو بہ  
 سیرمزاں مدد پر ہے تلا بغداد کا دلہا  
 دلِ مضطر نہ ہو دلوں لاکھوں کی جلدی سے  
 لے سن دے رہا ہے کیا بغداد کا دلہا  
 رباعی فردوس ص ۱۲

پارہیزے کو لگا دیتے ہیں غوث الاغواث  
 دُوبلی ناد و نکیر ترا دیتے ہیں غوث الاغواث  
 میرے سرکار کی سُٹھی میں ہیں عالم کے تلوپ  
 دم میں رد تو نکو ہنسا دیتے ہیں غوث الاغواث  
 جس نے یا غوث مصیبت میں پکارا دل سے  
 کام سب اس کے بنا دیتے ہیں غوث الاغواث  
 اولیاء ان کے قدم لیتے ہیں سر پر اپنے  
 ناز کرتے ہو قبا دیتے ہیں غوث الاغواث  
 لوح محفوظ میں تثبیت کا حق ہے حاصل  
 مرد عورت سے بنا دیتے ہیں غوث الاغواث  
 تہرایا کہ بُرا چیل کا سر تھا دھڑ سے  
 تہرایا کہ اُڑا دیتے ہیں غوث الاغواث  
 مال دیتے ہیں اجل خواب دکھا کر آقا  
 اصل کی نقل دکھا دیتے ہیں غوث الاغواث  
 یا مغیث الفقراء بھیک نہیں بھی مل جائے  
 دیر سے در پر صدا دیتے ہیں غوث الاغواث  
 نام یواحد میں کوئی گھبراتا ہے  
 تھکیاں دے کے سُلا دیتے ہیں غوث الاغواث  
 قادیوں سے نکیر میں بھلا کیسا پوچھیں  
 کلمہ پاک سکھا دیتے ہیں غوث الاغواث  
 (رباعی فردوس ص ۲۵، ۲۶)



کروں وصف کیا میں رقم غوثِ اعظم  
 دلوں کے ارادے تمہاری نظر میں  
 بچانا ہمیشہ بڑی خصلتوں سے  
 بھکاری کھڑے آسرا تک رہے ہیں  
 یہی کیسا ہے کہ ہو پاس جس کے  
 مرادوں کے بر لانے والے دو ہائے  
 گدائی لیے تیرے در کی تو جانوں  
 مجھے قیامت میں تیرا سہارا  
 تیرا نام لے کر جو نعرہ لگایا  
 تری شان کیوں نہ ہو ارفع و اعلیٰ  
 نہ جلئے گا درخ میں بندہ تمہارا  
 عمل تو رہا جیسے رضا کا ہوں بندہ  
 مری لاش کو ڈال دو رہگزریں  
 لرزتا ہے خورشید ہیبت سے تیری  
 سلامی کو آتے ہیں ڈرتے جھجکتے  
 محبت نہ ہو دل میں تیری تو بیشک  
 ملائیکم اچھوں کو جنت میں جائیں  
 عددِ نامِ اقدس کے دو تو ملائے  
 کریوں بار ہوئی گیار ہوئی ہو رہی ہے  
 فنا قلب سے جب ہوئے سارے نقطے  
 حضر میں سفر اس لیے ہے رضا کا

قدم ہے ہدایت سے خم غوثِ اعظم  
 عیاں تم پر سب بیش و کم غوثِ اعظم  
 مجھے اے جلیلِ اشیم غوثِ اعظم  
 ملے بھیک عالی مہم غوثِ اعظم  
 تری خاک پاک قدم غوثِ اعظم  
 نہیں تاب رخ و الم غوثِ اعظم  
 کہ رکھتا ہوں جہاں و شتم غوثِ اعظم  
 رہے لاج رکھنا بھر م غوثِ اعظم  
 مہم سر ہوئی ایک دم غوثِ اعظم  
 ہے سر، سر بلندوں کا خم غوثِ اعظم  
 یقین ہے خدا کی قسم غوثِ اعظم  
 بس یہی ہے وجہ اتم غوثِ اعظم  
 کہ پڑ جائے خاک قدم غوثِ اعظم  
 ہے محتاج مہر و کرم غوثِ اعظم  
 مہر و مہر دونوں بہم غوثِ اعظم  
 ہے یکساں وجود و عدم غوثِ اعظم  
 نو عاصی پکارے کہ ہم غوثِ اعظم  
 ہوئی گیار ہوئی لاجرم غوثِ اعظم  
 کیا آٹھ کو کا عدم غوثِ اعظم  
 صد اداں رضائے منم غوثِ اعظم  
 رہے قرب خیر الالم غوثِ اعظم



محرم صفر پھر مبارک مہینہ ہوئے خوب یکجا باہم غوثِ اعظم

مبارک ہو رنوی تمہیں بزمِ رضوی

طفیل شفیق اُمم غوثِ اعظم

رباطِ ظرفِ ردوس ص ۱۴۳

اہل سنت و جماعت علماء دیوبند کا عقیدہ ہے کہ حق تعالیٰ کے سوا کوئی مصیبت کو دور نہیں کر سکتا اور نہ ہی کوئی اللہ تعالیٰ کے سوا مددگار ہے اور نہ ہی کوئی مشکل کشا اور حاجت روا ہو سکتا ہے، قرآنِ کریم کا ارشاد ملاحظہ ہو:-

(۱) وَإِنْ يَسْتَسْئَلِ اللَّهَ بِضَرِّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ وَإِنْ

يَسْتَسْئَلِ يَخَيَّرْ فَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (پ)

(ترجمہ) ”اور اگر خدا تم کو کوئی سختی پہنچائے تو اس کے سوا کوئی دُرّ

کرنے والا نہیں اور اگر نعمت (اور راحت) عطا کرے تو کوئی اس کو روکنے

والا نہیں) وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“

ارشاد ہوتا ہے:-

(۲) وَإِذَا مَتَرَ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا ثَمُومِيَّيْنَ إِلَيْهِ ثُمَّ

إِذَا أَذَقَهُمْ قُرْبَهُ رَحْمَةً إِذَا فَرِيقٌ مِنْهُمْ يَرْجِعُونَ

يُشْرِكُونَ (پ)

(ترجمہ) ”اور جب لوگوں کو تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے پروردگار

کو پکارتے اور اسی کی طرف رجوع کرتے ہیں، پھر جب وہ ان کو اپنی

رحمت کا مزہ چکھاتا ہے تو ایک فرقہ ان میں سے اپنے پروردگار سے

شرک کرنے لگتا ہے۔“

(۳) وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا مَعْلَفَ لَهُمْ زُقَا



فَتِ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ شَيْئًا وَلَا يَسْتَطِيعُونَ (پا)  
 (ترجمہ) ”اور خدا کے سوا ایسوں کو پوجتے ہیں جو ان کو آسمانوں اور زمین  
 میں روزی دینے کا ذرا بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ کسی اور طرح کا مقدور رکھتے ہیں۔“  
 رضا خانیوں کا عقیدہ قرآن کریم کے ساتھ متصادم ہونے کی وجہ سے مردود ہے، کیونکہ  
 رضا خانی حق تعالیٰ کو چھوڑ کر غیروں کو مشکل کشا اور حاجت روا مانتے ہیں، اور خالق کائنات  
 کا درجہ چھوڑ کر مخلوق سے مانگنا حماقت ہے۔

## اللہ تعالیٰ امداد کرتا ہے یا غوث؟

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ہر جگہ حاضر ہو کر اپنے عقیدہ تندر  
 کی امداد کرتے ہیں، چند اشعار ملاحظہ ہوں :-

غوثِ اعظم بمن بے سرو ساماں مددے عرض ہر ایک کئے جائے گا بدایتاً  
 (مدائحِ اعلیٰ حضرت ص ۲۸)

سب ناکارہ ہوں مجرم ہوں یہ کار مگر دستگیری کو مری سید جیلاں ہو گا  
 (رباعِ فردوس ص ۸)

خدا تعالیٰ کا درجہ چھوڑ کر غیروں سے امداد مانگنا بہت بڑی رسوائی ہے۔

## رضا خانی مندرجہ ذیل سوالات کا جواب دیں

(۱) اگر تعلقے کے سوا کوئی اور ہستی مشکلات حل کر سکتی ہے تو بتائیے کہ مسائل  
 اور مشکل کشا کے درمیان ہزاروں میلوں کے فاصلے پر وہ زندگی میں یا زندگی  
 کے بعد قبر میں آواز سن سکتا ہے؟

(۲) بالفرض اگر یہ ثابت ہو جائے کہ وہ اتنے فاصلے پر آواز سن سکتا ہے تو

پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا وہ دنیا کی ہر زبان سے واقف ہے یا نہیں؟ مثلاً اسرائیلی والا اسرائیلی میں مشکل حل کرے گا، اسی طرح جرمن جرمنی زبان میں، انگریز انگریزی زبان میں اور پٹھان پشتو میں آواز دے گا اور بروہی بروہی زبان بولنے والے بروہی میں پکاریں گے، اور بلوچی زبان بولنے والے اپنی زبان میں اپنی حاجت پیش کریں گے، وغیرہ وغیرہ،

(۳) اگر یہ بات بھی ثابت کر دی جائے کہ وہ ہستی ہر زبان سے واقف ہے، تو پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر ایک لمحہ میں سینکڑوں یا ہزاروں لوگ اپنی مشکل اس کے سامنے پیش کریں گے، تو کیا وہ ان سب کی مشکلات اسی لمحہ سن اور سمجھ لے گا یا اس کے لیے قطار بنانے کی ضرورت پیش آئے گی۔

(۴) کیا اس ہستی کو کبھی نیند بھی آتی ہے یا وہ ہمیشہ جاگتا رہتا ہے، اگر کبھی نیند آتی ہے تو ہمارے پاس ایک بسٹ، ہونی چاہیئے کہ کب اس کو نیند آتی ہے اور کب وہ جاگ رہا ہوتا ہے تاکہ ہم اپنی مشکل صرف اسی وقت پیش کریں جبکہ وہ سو نہ رہا ہو یا وہ نیند میں بھی سنتا ہے؟

(۵) ایک شخص بولنے سے قاصر ہے، وہ ایسی مشکل میں مبتلا ہے کہ اس کا گلابند ہو چکا ہے اگر وہ دل ہی دل میں اپنی مشکل پیش کرے، تو کیا وہ اس کی دلی فریاد بھی سن لے گا؟

(۶) انسان کی پیدائش سے لے کر موت تک چھوٹی بڑی تمام مشکلات کا سامنا ہوتا ہے، اگر وہ تمام مشکلات اللہ تعالیٰ حل کر سکتا ہے تو پھر غیر کی طرف رجوع کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ اور اگر (وہ ہستی) ان تمام مشکلات کو حل کرنے پر قادر ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کی کیا حاجت؟

(۷) اگر غیر اللہ مشکل کشا تمام مشکلات حل کرنے پر قادر نہیں تو ہو سکتا ہے کہ کچھ



مشکلات حل کرنے کا ذمہ خدا تے اٹھایا ہو اور کچھ مشکلات حل کرنے کے اختیارات کسی غیر کو دے رکھے ہوں، ایسی صورت میں تو ہمارے پاس یہ فہرست ہونی چاہیئے کہ کون کون سی مشکلات خدا تعالیٰ حل کرنے پر قادر ہے اور کون کون سی مشکلات غیر اللہ حل کر سکتا ہے تاکہ سائل اپنی مشکل اُسی کے سامنے پیش کر سکے جو اُس کے حل کرنے پر قادر ہو۔

(۸) کیا خدا کے سوا جو، سی مشکلات سے نکال سکتی ہے وہ مشکل ڈال بھی سکتی ہے یا اس کی ڈیوٹی صرف حل کرنے پر ہے؟ اگر وہ مشکل حل کر سکتی ہے تو پھر ڈالنے والا کون ہے؟

(۹) بالآخر نتیجہ یہ نکلے گا کہ اللہ تعالیٰ مشکلات میں ڈالنے والا ہے اور غیر اللہ مشکل حل کرنے والا ہے۔ بالفرض ایک ہستی مشکل ڈالنے پر ہوا اور دوسری مشکل حل کرنے پر تو دونوں میں سے کون سی ہستی اپنا فیصلہ واپس لے لے گی؟

(۱۰) کسی بھی برگزیدہ یا گنہگار مستی و اجنازہ پڑھنا ہو تو اس کی بخشش کے لیے اللہ تعالیٰ کو آواز دی جائے یا مشکل کشا کو؟

تِلْكَ عَشْرَةٌ كَامِلَةٌ



## ذکر فرید ذکر خدا ہے

رضا خانی ملاؤں کا عقیدہ ہے کہ پیر فرید کا ذکرنا حقیقت میں خدا تعالیٰ کا  
ذکر کرنا ہے، مندرجہ ذیل اشعار ملاحظہ فرمائیں۔  
اُمُّ الکتاب ہے رُخِ زیبا فرید کا  
کیا خوب فاتحہ ہے کتابِ مجید کا  
تختِ فرید تخت ہے ربِّ فرید کا  
نقشہ کچھا ہوا ہے یہ عرشِ مجید کا  
مُنتے میں دیکھتے ہیں سیمع و بصیر ہیں  
مُنکر کو ہے وعیدِ عذابِ شدید کا  
ذکر فرید ذکرِ خدا ہے خدا گواہ  
ہے فَاذْکُرُوا میں تذکرہ ذکرِ جدید کا  
اَبْعَدُ بعید سب کہیں یا اَیُّہَا الفرید  
ہاں فرق اٹھ چکا ہے قریب و بعید کا  
میخانہ فرید میں مستوں کی دھوم ہے  
مستانہ، مورہا ہے زمانہ فرید کا  
بس یا فرید کہتے ہی جنتِ ملی ہمیں  
اللہ ڈھونڈ لے بہانہ فرید کا  
آیاتِ بینات، میں مکھڑا فرید کا  
دیدارِ کردگار ہے چہرہ فرید کا



انور ہے آفتاب سے ذرہ فرید کا  
 گھلتا نہیں کسی سے مُعنا فرید کا  
 تفسیر و لفظی ہے تجسلی فرید کا  
 تصویر مصطفیٰ ہے نظار فرید کا  
 جب تک سکوں و گردش ارض و فلک رہے  
 بھجتا رہے الہی نقار فرید کا  
 دریائے بے کنار ہے قطرہ فرید کا  
 بلتا نہیں کسی کو کنار فرید کا  
 لاکھوں بھلائے آپ نے ٹھوکر کے زور سے  
 اٹھتا نہیں مسیح سے مارا فرید کا  
 غیروں کے در پر جانے کی حاجت نہیں رہی  
 کافی ہے ہم کو ایک سہارا فرید کا  
 (دیوان محمدی ص ۱۲۳، ۱۲۴)

## خدا کا ذکر، ہو یا پیر کا ؟

رضا خانی امت کا عقیدہ ہے کہ ہر وقت خدا تعالیٰ کا ذکر کرنے کی بجائے  
 ہر وقت پیر فرید کا ذکر کرنا چاہیے کیونکہ اسی میں دونوں جہان کی کامیابی ہے  
 اور اسی کا نام حقیقت میں اسمِ اعظم ہے، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے :-  
 اسمِ اعظم پاکت یا فرید      یکمیا بود و جانے می کنم  
 یا فرید و یا فرید و یا فرید      ہر زماں و روز بانے می کنم  
 (دیوان محمدی، ص ۱)

قارئین کرام! قرآن پاک میں متعدد مقامات پر ارشاد ہے کہ اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کیا کرو، جیسا کہ حق تعالیٰ نے فَاذْكُرُونِيْ فَرَّيَا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد گرامی سے بھی یہی تعلیم ملتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرو کہ لوگ تمہیں مجنون سمجھنے لگیں۔ سب سے پہلے ہم قرآن پاک کی آیات پیش کرتے ہیں کہ جن سے یہ بات واضح ہو جائے گی کہ ہر وقت اور ہر لمحہ خالق کائنات کا ذکر کرنا چاہیے، حق تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں:-

(۱) وَلَا تَنسَآءِیْ ذِکْرِیْ۔ (ترجمہ) میرے ذکر میں کمی نہ کرو۔

(۲) وَاذْكُرْ رَبَّكَ کَثِیْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِیْرِ وَالْاَبْکَرِ۔

(ترجمہ) اور یاد کر اپنے رب کو بہت اور تسبیح کر شام اور صبح۔

(۳) یَاٰیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا لَقِیْتُمْ فِیْہٖ فَاثْبَتُوْا وَاذْكُرُوْا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ۔

(ترجمہ) اے ایمان والو! جب بھڑو کسی (کافر) فوج سے تو مقابلہ میں ڈٹے رہو اور اللہ کو بہت یاد کرو تاکہ تم مراد پاؤ۔

(۴) وَاذْكُرْ اَسْمَآءَ رَبِّکَ وَتَبْتَکُلْ اِلَیْہِ تَبَتُّلًا۔

(ترجمہ) اور اپنے رب کا نام لیتا رہو اور سب سے الگ ہو کر اس کی طرف متوجہ ہو جا۔

(۵) وَاذْكُرْ سَمَیْرَبَّکَ بَکْرَةً وَّاَصِیْلًا۔

(ترجمہ) اور صبح شام اپنے پروردگار کا نام لیتا رہ۔

(۶) وَاذْكُرْ وَا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ۔

(ترجمہ) اور اللہ کو کثرت سے یاد کرو تاکہ تم مراد کو پہنچو۔

(۷) فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَکُنْ مِنَ السَّٰجِدِیْنَ وَاعْبُدْ رَبَّکَ



حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ ۝

(ترجمہ) تو تبیح بیان کر اپنے رب کی اور بن جلا جہ کرنے والوں میں سے، اور عبادت کیے جا اپنے رب کی یہاں تک کہ تجھ کو موت آجائے۔

(۸) وَلَذِكُرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ

(ترجمہ) اور اللہ کی یاد سب سے بڑی بہتر ہے۔

(۹) وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَوْ يَشَاءُ لَوَلَدَ اَوْ لَوْ يَكُنْ لَهُ شَرِيْكٌ فِى الْمُلْكِ لَوَلَّيْكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِّنَ الدُّنْيَا كَثِيْرٌۭ تَكْبِيْرًا ۝

(ترجمہ) اور (یوں) کہو کہ سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو نہ اولاد رکھتا ہے اور نہ ملک میں اس کا کوئی شریک ہے اور نہ کوئی کمزوری کی وجہ سے اس کا مددگار ہے اس کی بڑائی بیان کر بڑا جان کر۔

اور نص قطعی سے یہ ثابت ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے منہ موڑے اُس کے لیے عذاب شدید ہے۔

## ذکرِ خدا نہ کرتے والے کیلئے عذابِ شدید

وَمَنْ يُعْرِضْ عَن ذِكْرِ رَبِّهِ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ۝

(ترجمہ) اور جو کوئی منہ موڑے اپنے رب کی یاد سے وہ ڈال دے گا اُس کو چڑھتے عذاب میں۔

## قرآن کریم کا انتباہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ

ذَكَرَ اللّٰهَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَيْرُونَ۔

(ترجمہ) اے ایمان والو! نہ غافل کر دیں تم کو تمہارے مال اور اولاد اللہ کی یاد سے اور جس نے ایسا کیا (یعنی اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل ہوا) تو یہ لوگ ٹوٹے ہوئے ہیں۔

اِسْتَعِذَّ بِكَ عَلٰی سُوِّ الشَّيْطٰنِ فَانْسَهُ ذَكَرَ اللّٰهَ اُولَٰئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ اِلَّا اَنْ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخَيْرُونَ۔

(ترجمہ) ان پر قالم پالیا ہے شیطان نے، سو بھلا دی اُن کو خدا کی یاد سے لوگ شیطان کی جماعت کے لوگ ہیں، خیردار! شیطان کی جماعت والے ٹوٹاؤں میں بھگتے والے ہیں۔

نوٹ:- یہ آیت متناقضین کے بارے میں آتری ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ جو لوگ یاد خدا کو بھولے ہوئے ہیں وہ شیطان کی پارٹی کے لوگ ہیں۔ اب رضا خانی اپنے گہبان میں منہ ڈال کر سوچیں کہ ان کا شمار کن لوگوں میں سے ہے۔

## غیر اللہ کے سامنے سجدہ جائز ہے

رضا خانی مذہب کا عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے سوا غیروں کے دروازے پر پیشانی رگڑنا جائز ہے، شعر ملاحظہ ہو:-

سے گھلے جلوے ہیں اس در پر فقط اللہ اکبر کے

ہمیں سجدے روا ہیں خواہ اجیری کے دے کے

(دیوانے محمدی ص ۱۳۶)

مذکورہ شعر میں رضا خانی یہ کہتا چاہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کو کو سجدہ نہیں کریں



گے، کیونکہ رضا خانی شریعت میں اللہ تعالیٰ کے دربار میں سجدہ کرنا جائز نہیں، لہذا ہمیں خواجہ اجیر شریف کے در پر سجدہ کرنا کافی ہے اور جب سب مرادیں اجیر شریف کے در سے پوری ہوتی ہیں تو ہم کیونکر اللہ تعالیٰ کے آگے اپنی حقوت والی پیشانی رگڑیں اور اس کے ساتھ ساتھ رضا خانی عقیدہ ہے کہ اولیاء کرام مختار کل ہیں جو چاہیں کہیں اور ہر جگہ حاضر ہو کر اپنے مریدوں کی دستگیری فرماتے ہیں، لیکن مذہب اسلام اس باطل عقیدے کی مذمت کرتا ہے، کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے سوا کسی کو سجدہ کرنا جائز نہیں، سجدہ عبادت ہے اور عبادت حق تعالیٰ کے سوا کسی کی جائز نہیں، پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ اے اللہ میری قبر کو سجدہ گاہ نہ بنانا کہ جس طرح یہود اور نصاریٰ نے اپنے انبیاء علیہم السلام کی قبور کو سجدہ گاہ بنایا تھا۔ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان سے ثابت ہوا کہ مخلوق کو سجدہ کرنا حرام ہے۔

## اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو علم غیب دیا ہے

رضا خانی ملاں مفترئی اعظم احمد یار گجراتی خدا تعالیٰ کی طرف جھوٹ کی نسبت کرتے ہوئے ابلیس کے علم غیب کا یوں اقرار کرتے ہیں کہ :-

”معلوم ہوا کہ رب نے شیطان کو بھی علم غیب دیا ہے کہ اُس نے آدمی کے متعلق جو خبر دی آج ویسا ہی دیکھا جا رہا ہے، جب بیماری کی یہ طاقت ہے تو علاج اور دوا کی طاقت زیادہ ہوتی چاہیے، نبی ولی علاج ہیں شیطان بیماری“ (تفسیر نور العرفان ص ۱۵۳)

مذکورہ بالا عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ رضا خانی ابلیسی آئین کے پیروکار ہیں تب ہی تو یہ لوگ ابلیس کے علم غیب کا کھلم کھلا اقرار کرتے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ



خدا کین کو اور کہاں ملتا ہے؟

رضا خانیوں کا عقیدہ ملاحظہ کریں کہ خدا کسی کو اُس وقت تک نہیں مل سکتا جب تک وہ بندہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ پر حاضر نہ ہو، جب بندہ وہاں جائے گا تو اُس کو لازمی طور پر خدا مل جائے گا، وہاں جائے بغیر خدا نہیں مل سکتا۔  
اصل عبارت ملاحظہ ہو :-

”محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دروازہ خدا کا دروازہ ہے، اللہ تعالیٰ نے بسم اللہ شریف میں ہی حضورؐ کی نعت بیان فرمادی کہ اللہ کی معرفت سے پہلے الرحمن الرحیم کی معرفت حاصل کرنے کی کوشش کرو کیونکہ ذات باری تعالیٰ کی معرفت بلا واسطہ وسیلہ ممکن نہیں، اللہ تعالیٰ نے اشارہ فرمایا کہ میری معرفت میری صفات کے ذریعے سے کرو تاہم الرحمن کی پہچان بھی نہیں ہو سکتی جب تک رحمت کی پہچان حاصل نہ ہو، الرحمن والرحیم کی پہچان کا مقصد حاصل کرنے کے لیے رحمت کے دروازے پر گرائی ضروری ہے اور دروازہ رحمت سے ہی عقدہ کشائی اور مراد حاصل ہو سکتی ہے، بسم اللہ شریف میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا کہ مجھ تک رسائی نہیں ہو سکتی سوائے دروازہ رحمت کے، تو معلوم ہوا کہ اگر کسی کو خدا کی تلاش ہے تو دروازہ رحمت پر حاضری دے اور دست بستہ درود و سلام پیش کر کے کمال عاجزی سے سوال پیش کرے، ساتھ ہی یہ عہد و پیمان کرے کہ ہم ہمیشہ بارگاہ رحمت سے ہی وابستہ رہیں گے تو پھر تم کبھی اس دروازے سے خالی نہیں ہو سکتے، آپ کو وہاں لازمی طور پر خدا مل جائے گا۔ کہ قال اللہ تعالیٰ فی القرآن۔ فَوَجَدَ اللَّهُ تَوَابًا رَحِيمًا آپ اللہ کو تو بے قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا



پائیں گے۔

سبحان اللہ! محبوب کی بارگاہ میں سوالی بن کر دونوں جہاں کی نعمتیں مل سکتی ہیں، فَرَجَدَ اللّٰہُ، وہاں اللہ ملتا ہے، کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

خدا کے سب ہیں بندے پر خدا ملتا نہیں اُن کو  
خدا ملتا ہی اُن کو ہے جو ہیں بندے محمدؐ کے

رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ہم گنہگار حاضری دیویں تو ہمیں خدا مل جاتا ہے اس کے علاوہ کوئی دوسری جگہ نہیں، کوئی دروازہ نہیں، کوئی دوسرا دروازہ نہیں جہاں سے خدا مل سکتا ہو، اگر محبوب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی اختیار نہ کی جائے تو خدا نہیں مل سکتا۔ (زید المرسلین ص ۲۵، ۲۶)

رضا خانیوں سے سوال ہے کہ جو روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر جانے کی طاقت نہیں رکھتے وہ لوگ خدا تعالیٰ کو کیسے ملیں اور کیا وہ لوگ مساجد میں جانا چھوڑ دیں، کیونکہ رضا خانی عقائد میں کہ خدا تعالیٰ کہیں نہیں ملتا صرف اور صرف روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضری دینے سے ملتا ہے۔

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا ہر جگہ ملتا ہے جہاں بھی اس کو پکارا جائے وہ اپنے بندوں کی امداد کرتا ہے، اور جو بندہ اپنے خالق حقیقی کو جب بھی مصیبت کے وقت پکارتا ہے، خدا تعالیٰ اپنے بندے کی مصیبت کو دور کرتا ہے، اور جو لوگ اپنے شرک پہ اور نجس عقائد کی بنا پر خدا تعالیٰ کو بے بس سمجھنے لگیں تو پھر ایسے لوگوں کو خدا بھی چھوڑ دیتا ہے۔ اور جن کو رضا خانی اپنا حاجت روا اور مشکل کشا سمجھتے ہیں وہ خود خدا تعالیٰ کے محتاج ہیں اور وہ خدا تعالیٰ ذوالجلال کے درپڑی تھکتے ہیں۔ رضا خانی کوڑھ مغزوں سے سوال یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کو کہاں تلاش کیا، جبکہ اس وحی میں جو اللہ کی طرف سے آپ پر اتاری گئی یہ ارشاد موجود



ہے کہ **هُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ** یعنی جہاں بھی تم ہو اللہ تمہارے ساتھ ہے۔۔۔ اس حقیقت کے باوجود اللہ کی تلاش کے لیے روضۃ الطہر کی شرط کیوں؟ تمہارا ایمان یہ ہے کہ روضۃ الطہر کی حاضری ہزاروں سعادتوں کا سرچشمہ ہے اور سفر حج پر جا کر وہاں حاضری نہ ہونا پڑے درجے کی محرومی اور بد نصیبی ہے، لیکن رضا خانی سوچ کا مطلب یہ ہے کہ وہ لاکھوں غریب اُمتی جو اس مقدس مقام تک عدم وسائل کے سبب نہیں پہنچ سکتے، اللہ تعالیٰ کی معیت اور اس کی تلاش سے محروم رہتے ہیں۔ احمد رضا خاں اور اس کے چیلوں کو رپٹ محمد کے قہر اور جلال سے ڈرنا چاہیے اور اس قسم کی بد عقیدگیوں اور بے راہ ردیوں سے اجتناب کرنا چاہیے ورنہ جہنم کے دہکتے انگارے غریبوں کے زندانوں پر پلنے والے گداز جسموں کو اس طرح بھسم کر دیں گے کہ تو یہ بھی۔

## اللہ تعالیٰ کا کلام یا مخلوق کا

رضا خانی مثلاً نے حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب کرتے ہوئے یوں لکھا ہے کہ :-

— ”امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ہے کہ میں قرآن کو جتنی بار پڑھتا ہوں

قرآن کو اپنا کلام سمجھتا ہوں“ (فوائد فریدیہ ص ۷۷)

حضرات! یہ تو ایک باہوش آدمی بھی جانتا ہے کہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ

کی سچی کتاب ہے۔ یہ رضا خانیوں نے حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ پر غلط

الزام دھر دیا۔ مولوی حسرت علی بریلوی کا عقیدہ توحید

رضا خانی مثلاً کے توحید باری تعالیٰ کے متعلق الفاظ ملاحظہ فرمائیں :-



(۱) ہم خدا کی بندگی کے لیے نہیں پیدا کیے گئے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بندگی کے لیے پیدا کیے گئے ہیں۔

(۲) جو رسول کا بندہ نہیں وہ شیطان کا بندہ ہے۔

(۳) اگر خدا کے بندے بنو گے تو دوزخ کا کھٹکار ہے گا کیونکہ اس کے پاس دوزخ جنت دونوں ہیں اور اگر صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بندے بنو گے تو دوزخ کا کھٹکا نہیں کیونکہ ان کے پاس صرف جنت ہے۔

(۴) ابو جہل اور ابولہب خدا کے بندے بنے مگر دوزخ میں گئے اور ابوبکر و عمر رسول کے بندے بنے اس لیے جنت میں گئے۔

(۵) نماز اس طرح پڑھو کہ متہ ہو قبلہ کی طرف اور دل بھکا ہو مدینہ کی طرف اور از اول تا آخر نماز میں صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی تصور ہو۔  
(بحوالہ مقامع الحدید علی کذاب الغیۃ ص ۱۲)

قاری نے کرام القرآن پاک کا ارشاد ہے :-

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِي

(ترجمہ) اور اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور جنوں کو اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے، تو جس کی عبادت ہوگی تو بندے بھی اُسی کے ہوں گے کیونکہ وہ خالق کائنات ہے، ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے :-

وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا

(ترجمہ) عبادت کرو اپنے رب کی اور نہ شریک ٹھہراؤ اس کے ساتھ کسی کو۔  
وَلَا تَأْخُذْ بَعِثَاتِ الْبَنِي إِسْرَءِيلَ لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ

(ترجمہ) اور جب ہم نے وعدہ لیا بنی اسرائیل سے نہ عبادت کرو تم

مگر اللہ تعالیٰ کی



إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ (سورة الفاتحة)

(توجہ) "تیری ہی، ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔"

امام الانبیاء حضورید و عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے :-

اعبدوا ربکمْ۔۔۔ "اپنے رب کی عبادت کرو"

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ (سورة البقرة)

(ترجمہ) "اے لوگو! عبادت کرو اپنے رب کی جس نے تم کو پیدا کیا۔"

رضا خانی ملاؤں کا عقیدہ بھی قرآن کریم کے خلاف ہے۔

(۲) رضا خانی عقیدہ کہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بندے نہیں وہ شیطان کے بندے

ہیں۔۔۔۔۔ تو خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں حق تعالیٰ کا بندہ ہوں۔۔۔۔۔

اور ایک حدیث میں آتا ہے کہ آپ نے فرمایا کیا میں خدا تعالیٰ کا شکر گزار ہوں نہ ہوں؟

اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمام مخلوق کو حق تعالیٰ کا بندہ ہونے کی تعلیم دی ہے

اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی خدا تعالیٰ کے بندے ہیں، شہادت میں عیۃ

وَرَسُولُهُ هِيَ كَافِيَةٌ۔

(۳) رضا خانیوں کا یہ عقیدہ کہ جو اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں وہ دوزخ میں جائیں

گے اور جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بندے ہیں وہ جنت میں جائیں گے۔۔۔

یہ عقیدہ جہالت پر مبنی ہے کیونکہ جنت یا دوزخ میں جانے کا دار و مدار انسان کے

عمال ہیں، اور یہ لغو دلیل پیش کرتا کہ البوہیل والوہب اللہ کے بندے ہیں اس

لیے وہ دونوں میں جائیں گے اور ابوبکرؓ و عمرؓ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بندے

ہیں وہ جنت میں جائیں گے۔۔۔ حقیقت یہ ہے کہ ابو جہل و ابولہب نے

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو تسلیم نہیں کیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے سچے نبی ہیں،

س لیے کافر ہوئے اور دوزخ میں جائیں گے اور حضرت ابو بکرؓ و حضرت عمرؓ نے



پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی کہ آپ اللہ تعالیٰ کے سچے نبی ہیں اور اطاعت کی اس لیے جنت میں جائیں گے۔۔۔۔۔ رضا خانی جب بھی کوئی بات کریں گے وہ جہالت پر مبنی ہوگی۔

رضا خانیوں سے سوال ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کس کے بندے ہیں ؟ اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا تعالیٰ کے بندے ہیں تو پھر تمام مخلوق حق تعالیٰ کی پیدا کردہ ہے اور تمام مخلوق کو حکم ہے کہ وہ اپنے خدا وحدہ لا شریک کی عبادت کریں۔ قرآن کریم کا ارشاد ہے :-

مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُتَوَكَّلَ عَلَى اللَّهِ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولُ لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَادًا لِّيْهِ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۚ (پ)

(ترجمہ) کسی آدمی کو شایان نہیں کہ خدا تو اسے کتاب اور حکومت اور نبوت عطا فرمائے اور وہ لوگوں سے کہے کہ خدا کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ، تو معلوم ہوا کہ جب ایک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ لائق نہیں کہ وہ کہے کہ میرے بندے بن جاؤ، تو رضا خانی ملاں مکفر المسلمین یہودی الاصل والنسل مولوی حشمت علی بریلوی کو کیسے جرات ہوئی کہ وہ کہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بندے ہیں اور انہی کی سندگی کریں گے اور جو خدا کے بندے ہیں وہ دوزخ میں جائیں گے، جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بندے ہیں وہ جنت میں جائیں گے، یہ عقیدہ قرآن مجید سے متصادم ہے۔

اور مخلوق کی عبادت کرنا صریح شرک ہے اور شرک کے بارے میں قرآن پاک کا فیصلہ ملاحظہ فرمائیں :-

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ ۚ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ افْتَرَىٰ إِثْمًا عَظِيمًا (سورة النساء)

(ترجمہ) اللہ تو اس کو بے شک نہ بخشنے گا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک کیا



جلئے لیکن اس کے علاوہ جس کسی کو بھی چاہے گا بخش دے گا اور جو کوئی کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراتا ہے اُس نے یقیناً ایک بڑا گناہ سمیٹا۔  
قیامت کے دن ہر ایک گنہگار کے معاف ہوجانے کی امید ہے خواہ کتنا ہی کمیرو  
کیوں نہ ہو، لیکن اللہ تعالیٰ کی پناہ شرک تو ایسی بلا ہے کہ اس کے معاف ہونے کی  
کوئی بھی صورت نہیں، ایسے مجرم کا ٹھکانہ دائی جہنم ہے۔

(۲) اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا حُوِّنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ  
وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا (سورة النساء)  
(ترجمہ) ”یقیناً اللہ اس کو نہیں بخشنے گا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک کیا جائے

اور اس کے سوا اور گناہوں کو بخش دے گا جس کے لیے منظور ہوگا اور جو کوئی اللہ کے  
ساتھ کسی کو شریک کرتا ہے وہ یقیناً بڑی دور کی گمراہی میں پڑ گیا۔“

(۳) مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰى  
اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ وَفِي النَّارِ  
هُمْ خٰلِدُوْنَ (سورة التوبة)

(ترجمہ) ”مشرکین اس لائق نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو بنا میں درآجائے  
وہ خود اپنے کفر کی گواہی دے رہے ہوں، یہ وہ لوگ ہیں کہ اُن کے سب اعمال اکارت  
جاچکے اور دوزخ میں ہمیشہ وہی پڑے رہیں گے۔“

ہر ناسق و فاجر کو مساجد اللہ کی تعمیر میں حصہ لینا جائز ہے لیکن مشرک کے لیے  
کسی صورت میں اس کا بغیر میں شرکت کی اجازت نہیں ہے بلکہ مشرکین میں اپنے عقائد  
شرکیہ کے ساتھ عمل آبادی مساجد کی اہلیت ہی مفقود ہے اور اگر آبادی مساجد  
یا تعمیر مساجد کریں بھی تو اس سے انہیں کچھ نفع حاصل نہ ہوگا، کیونکہ مشرکین کے  
اعمال مسند سب کے سب اکارت ہو جاتے ہیں۔



امام جصاص رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کوئی کافر مشرک کسی مسجد کا متولی یا بانی یا خادم ہونے کے لائق نہیں ہے۔

(۴) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ بَجْسٍ فَلاَ يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا.

(ترجمہ) ”مشرکین تو بڑے ناپاک ہیں، سو اس سال کے بعد مسجد حرام کے پاس بھی نہ آنے پائیں۔“

شُرک ایسی نجاست (گندگی) ہے کہ مشرک کا مسجد حرام کے قریب آنا بھی (اللہ تعالیٰ کو) نہیں بھاتا، داخل ہونا تو بجائے خود۔

(۵) اِنَّهُ مَن يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَزَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَلَاوَاهُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِيْنَ مِّنْ اَنْصَارٍ۔ (سورة المائدہ)

(ترجمہ) ”جو کوئی اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرے گا سو اللہ اس پر جنت حرام کر دے گا اور اس کا ٹھکانہ دوزخ کی آگ ہے اور مشرکوں کا کوئی مددگار نہ ہو گا۔“

اللہ پاک نے جو حکم مشرک کے بارہ میں فرمایا ہے قرآن مجید میں کہیں بھی کسی دوسرے مجرم کے لیے نہیں فرمایا، اس آیت میں دو حکم دیئے: اول یہ کہ مشرک جنت میں داخلہ حرام ہے ناممکن ہے، دوسرا یہ کہ جو مشرک یہ خیال باطل جمائے ہوئے ہیں کہ ہمیں ہمارے شفعاء اور ناصروں نے امداد کرنی ہے اور پھڑالینا ہے، یہ سب غلط ہے مشرک کو قیامت کے دن کوئی رشتہ و تعلق کام نہ آئے گا، یہ سب ٹوٹ جائیں گے کسی نبی، ولی، فرشتہ، جتن، پیر، مرشد کی دعا مشرک کے بارہ میں اس کو کام نہیں آئے گی۔

قاریتے کراہ! قرآن کریم کے ارشاد سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ جب



بھی کوئی شخص توحید باری تعالیٰ کو چھوڑ کر شرک جیسی خبیث مرض کا شکار ہو جاتا ہے، اس کی مثال بیان فرمائی کہ اس شخص کی مانند ہے جو آسمان سے گم پڑے اور جو آسمان میں چیل اور کوئے اس کو ملخ (ٹڈی) کی طرح شکار کر لیں یا اس کو ہوا ایک ایسی جگہ جاں جا پھینکے کہ اس کی فریاد بھی کوئی نہ سُن سکے، تو پھر اس کی فریاد سی کی کسی کو کیا امید ہو سکتی ہے۔ اسی طرح مشرک جب توحید باری تعالیٰ کو چھوڑ دیتا ہے اور مخلوق کی عبادت کرنے کو ذریعہ نجات سمجھتا ہے تو پھر شیاطین اس بد بخت مشرک کو نوح لیتے ہیں ایمان کی کوئی جز سالم نہیں رہنے دیتے یا وہ مشرک ضلالت کے اس درجہ کو پالیتا ہے جہاں کسی مبلغ توحید کی آواز اس کو نفع نہیں دے سکتی۔

## حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا عقیدہ توحید

حضرت پیران پیر سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے بوقت مرض الموت اپنے بیٹے عبدالوہاب کو وصیت فرمائی کہ:-

عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَطَاعَتِهِ وَلَا تَخَفْ أَحَدًا وَلَا تَرْجِهْ وَكُلِّ الْحَوَائِجَ كُلَّهَا إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاطْلُبْهَا مِنْهُ وَلَا تَشِقْ بِأَحَدٍ سِوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَعْتَمِدْ إِلَّا عَلَيْهِ سُبْحَانَهُ التَّوْحِيدُ التَّوْحِيدُ وَجُمَاعُ الْكُلِّ التَّوْحِيدُ - (تذکرہ سیدنا غوث اعظمؒ ص ۲۹ مطبوعہ لاہور)

(ترجمہ) یعنی اللہ کے تقویٰ اور اس کی عبادت کو اپنا شعار بنا اور کسی نہ ڈر اور نہ امید رکھ تمام حاجتیں بزرگ و برتر اللہ کے سپرد کر اور اسی سے مانگ، اسکا اللہ تعالیٰ کے کسی اور پر بھروسہ نہ کر اور نہ اعتماد کہ پاک ہے وہ ذات توحید کو لازم پکڑ، توحید کو لازم پکڑ، تمام چیزوں کا مجموعہ توحید ہے۔“



# حزب اللہ کے نام

نوٹ: ہم پھر توحید کے متوالوں اور شیعہ رسالت کے پر دانوں کے ایمان سے ولولہ و جوش پیدا کرنے کے لیے آغا شورش مرحوم کا ایک پیغام درج کر دیتے ہیں۔ ہر اُس شخص کے نام ہے جو اپنے آپ کو اللہ کے دین کا ایک سپاہی سمجھتا ہو۔

حق بات بہر طور، بہر گام کئے جا  
 اس شان سے اسے زادۂ توحید جئے جا  
 توحید سے بڑھ کر نہیں دنیا میں کوئی چیز  
 قرآن جو کہتا اُسے عام کئے جا  
 سجدہ ہے فقط خالق کو نبین کو جائز  
 کو نبین کے سینہ پر اسے نقش کئے جا  
 سرست تھے جس بادۂ عرفاں سے صفا برہ  
 اس بادۂ عرفاں کو شب و روز پئے جا  
 اللہ کی توحید، پیغمبر کی اطاعت  
 دارین کی دولت ہے، اسے عام کئے جا  
 اسے رہرو اسلام! یہ کیا سوچ رہا ہے  
 جینے کی تمنا ہے تو اس طرح چئے جا

ہرگز نہ تجھے خواجہ کوئین کا پرچم  
توحید کا یقین زلزلے کو دیئے جا  
غیروں کے لیے خلیق پیمبر کی ہو تصویر  
انہوں کے لیے دستِ دعا بن کے چٹے جا  
اسلام کے سینے میں کئی چاک پڑے ہیں  
فطرت کا تقاضا ہے کہ یہ چاک سیٹے جا  
شورش سے بریلی کی زمیں کانپ رہی ہے  
اس منظم دلاویز کو اب عام کئے جا





اب رضا خانیوں کو چاہیئے کہ یا تو شیخ عبدالغفار جیلانیؒ کے اقوال پر مکمل طور پر عمل پیرا ہو جائیں یا پھر شیخ جیلانیؒ کا نام استعمال کرتا بھول دیں۔  
 اور یہ وہ گروہ ہے کہ جو شیخ جیلانیؒ کا نام لے کر گیارہویں شریف کی آڑ میں لاکھوں روپے ہڑپ کر جاتے ہیں اور اپنے زلم فاسد کی بنیاد پر خوش ہوتے ہیں کہ ہم نے قوم کو بیوقوف بنایا ہوا ہے، لیکن رضا خانی یہ یاد رکھیں کہ وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرا ہے ہیں اور قیامت کے دن خدا تعالیٰ کے ہاں جواب دینا ہوگا۔

## نہ رتبہ ہو؟

”حضرت علی ہجویریؒ لاہوری نے فرمایا کہ فقیر میرے نزدیک وہ ہے نہ جس کا دل ہوا اور نہ رتبہ ہو“ (فوائد فریدیہ ص ۹۷)  
 قارئین کرام! رضا خانیوں کی عقل کا جنازہ نکل چکا ہے، تب ہی تو یہ لوگ اس قسم کی غلط باتیں ادویہ کرام کی طرف منسوب کر کے اپنے کاروبار کو چمکا رہے ہیں۔ اہل سنت والجماعت علماء دیوبند کا تو یہ عقیدہ ہے کہ بزرگان دین سے اس قسم کی کوئی بات جو خلاف شرع ہو ہرگز ثابت نہیں، یہ صرف اور صرف رضا خانیوں نے ادویہ کرام کی توہین کو اپنے اوپر واجب کر لیا ہے۔

## رضا خانی فقیر اللہ تعالیٰ کا محتاج نہیں

رضا خانی فقیر کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ..... فقیر وہ ہوتا ہے جو خالق کائنات سے کچھ نہ مانگے اور بے نیاز ہو۔

الْفَقِيرُ لَا يُحْتَاجُ إِلَى نَفْسِهِ وَلَا إِلَى رَبِّهِ۔۔۔۔۔ فقیر وہ ہے کہ نہ اپنے نفس کا محتاج ہو نہ رب کا۔ یعنی دوئی موجود کا وہ ہم مرفیع

ہو جائے۔ (تذکرہ غوثیہ منہ)

حالانکہ مذہب اسلام اس غلط عقیدے کی تردید کرتا ہے۔

## خدا تعالیٰ سے بیزاری کیوں

رفاغانی ابو بکر واسطیؒ کی طرف منسوب کر کے یوں لکھتے ہیں کہ:-

”حضرت ابو بکر واسطیؒ کا قول ہے میں اُس خدا سے بیزار ہوں جو

میری طاعت کے سبب مجھ سے خوش ہو اور میرے گناہ کے باعث مجھ سے

ناراض بھلا وہ خدا کا ہے کو، ہوا جو ایسا میرے بس میں ہو کہ اس کو جیسا چاہوں

بنالوں! (تذکرہ غوثیہ منہ)

حضرات! یہ قول بزرگ مذکور سے ہرگز ثابت نہیں، یہ رفاغانیوں کے پیٹ

کی پیدوار ہے۔

## خدا تعالیٰ متصرف یا ولی؟

”اولیاء میں سے ایک ولی ایسا ہوتا ہے کہ سوائے حق سبحانہ تعالیٰ

کے ہر چیز پر غالب و متصرف رہتا ہے“ (مہرِ حشمتیہ ص ۱۸۶)

مذہب اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی بھی متصرف نہیں ہو سکتا

تمام کائنات پر حق تعالیٰ کا تصرف جاری ہے اور ہر چیز اُسی کے حکم کے تحت چلتی

ہے اور وہی ذات اقدس کا رخائے دُنیا کو چلا رہی ہے۔

## اللہ تعالیٰ مالک یا شیخ جیلانیؒ

رفاغانی امت کا عقیدہ ہے کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ہر چیز کے مالک



ہیں اور کامِ نعمتیں وہی عطا کرتے ہیں، چند اشعار ملاحظہ ہوں۔  
 سے پیش نظر ہیں پیر مرے دستگیر کے

جلوسے ہیں یہ مرے پیران پیر کے  
 تو ضیف تھی رفیقِ جوا ایسے نفوسِ پاک

خود واسطہ لینے مرے مافی الغمیر کے  
 لائے ہیں فقرِ نکبتِ عھیاں سے کھینچ کر

ہیں میرے حق میں ہاتھ ہی دستگیر کے  
 پھیلا ہے فیضِ عام اسی ذاتِ پاک کا

یہ رہنمائے وقت ہیں برناؤ پیر کے  
 ہاتھ آئی ہیں انہیں سے زلمنے کے نعمتیں

عاجتِ ردا ہیں فضلِ خدا سے فقیر کے  
 بے قدر ہیں ہم آپ سے ذی اقتدار کے

جو منتدر ہیں قادرِ عبدِ القدر کے  
 فردِ غسل میں طول ہو یا اختصار، ہو

مالک ہیں آج کل یہ طویل و نقصیر کے  
 جس راہ پہ چلاؤں گے اس راہ پہ جائیں گے

اسے صابو فقیر ہیں ہم بکیر کے  
 اندھیر کر رہی ہیں سیہِ قلبیاں مری

بھردیجئے کچھ تو نورِ میرے دل کو پیر کے  
 یارب سوداِ قلبِ سیاہی سے پاک ہو

صدتے ہیں ایسے مرشدِ روشن ضمیر کے

جو جانتا ہوں جان رہا ہوں انہیں مذاق  
خوف دیا ہے دل کو دکھاؤں جو جیر کے

(مدائح اعلیٰ حضرت ص ۱۱)

## خدا تعالیٰ کا قبضہ یا احمد رضا کا؟

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ انسانوں کے دلوں پر احمد رضا خان بریلوی کا قبضہ  
ہے، شعر ملاحظہ ہو:

دلے پر قبضہ ترا احمد رضا

(مدائح اعلیٰ حضرت ص ۹)

لیکن مذہب اسلام اس بات کی تسلیم دیتا ہے کہ تمام انسانوں کے دلوں پر  
حق تعالیٰ کا قبضہ ہے

## خدا تعالیٰ معاف کرتا ہے یا احمد رضا؟

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ مولوی احمد رضا خان خطاؤں کو معاف کرنے والے  
اور سب کچھ عطا کرنے والے ہیں، چند شعر ملاحظہ فرمائیں:

جان و دل اولیاء حضرت احمد رضا

نائب غوث الوری حضرت احمد رضا

محو خطائیں کرو ہم پہ عطائیں کرو

اب تو حجاب اٹھ گیا حضرت احمد رضا

ہو مرا حقہ عطا حضرت احمد رضا

(مدائح اعلیٰ حضرت ص ۲)



## مرادیں اللہ تعالیٰ پوری کرتا ہے یا احمد رضا

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ نام مرادیں احمد رضا خان پوری کرتے ہیں اور ہر  
مراد دربار بریلی سے پوری ہوتی ہے اشعر ملاحظہ فرمائیں

ہو مرا حقہ عطا حضرت احمد رضا

یہ تو ہمیشہ ہوا میں نے جو کچھ بھی کہا

آپ نے پورا کیا حضرت احمد رضا

کام وہ تم نے کیا نام وہ تم نے دیا

مرحبا صدمرحبا حضرت احمد رضا

قبتیں سب کی کھلیں دل کی مرادیں ملیں

گر ہو کرم آپ کا حضرت احمد رضا

یہ تو ہے مجھ کو یقین دوسرا تم سا نہیں

ہو تو بتا دو زرا حضرت احمد رضا

کام بنا دمرے رب تمہیں راضی کرے

قیس ہو تم پر فدا حضرت احمد رضا

(مدائح اعلیٰ حضرت ص ۲۱۲)



## احمد رضا اور خدائی اختیار

ایک رضا خانی مُلّاں مولوی احمد رضا خان بریلوی کی مدح سرائی کرتے ہوئے  
خان بریلوی کو یوں خدائی مسند پر بٹھاتے ہیں کہ:-

اندھوں کو بینا کر دیا بہروں کو شنوا کر دیا  
دین نبی زندہ کیا یا سیدی احمد رضا

(مدائح اعلیٰ حضرت ص ۵)

سینکڑوں اندھے دلوں کو نورِ حق  
دے کے بینا کر دیا احمد رضا

(مدائح اعلیٰ حضرت ص ۵)

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ احمد رضا بریلوی اندھوں کو بینا کرتے تھے اور بہروں  
کو شنوا، تو پھر رضا خانیوں سے سوال ہے کہ احمد رضا خان کے کئی ایسے مُرید  
اور عقیدتمند تھے احمد رضا کے دور میں موجود تھے، تو احمد رضا نے ان پر کیوں نہ نظرِ شفقت  
فرمائی کہ اُن کو اندھے سے بینا کرتے اور بہروں کو شنوا کرتے، حقیقت یہ ہے کہ  
رضا خانی احمد رضا خان کو خدا مانتے ہیں جس کا ثبوت مدائح اعلیٰ حضرت میں موجود ہے کہ

یہ دعا ہے یہ دعا ہے یہ دعا تیرا اور سب کا خدا احمد رضا

شعر مذکور سے صاف ظاہر ہے کہ رضا خانی خان صاحب بریلوی کو خدا مانتے  
ہیں تب ہی تو انہوں نے خان صاحب کو خدائی مسند پر بٹھا دیا، ورنہ عام مسلمان  
اس قسم کی جسارت نہیں کر سکتا۔ علاوہ انہیں شعر کا دوسرا جملہ قابلِ غور ہے کہ دین بھی  
زندہ کیا حالانکہ مولوی احمد رضا نے برہمچاری کی ساری زندگی شریعتِ اسلامیہ کو مسخ  
کرنے میں گزر گئی اور مذہبِ اسلام کے صحیح عقائد کے مقابلے میں شرک و عباد کی



نثر و شاعرت کرتے رہے اور آج رضا خانی بھی اپنے گرو جی کے مشن کو پورا کرتے ہوئے  
توحید و سنت کے خلاف شرک و بدعت کو دین سمجھتے ہیں۔

## خدا کا سایہ یا احمد رضا کا؟

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ تمام انسانوں پر مولوی احمد رضا خان بریلوی کا  
سایہ ہے، شعر ملاحظہ فرمائیں۔

جب سر شمشیر پر چلنا پڑے یوم النشور  
سر پر سایہ ہو ترا احمد رضا خان و تبادری  
(رباعی فردوس ص ۵)

احمد کا سایہ غوث پر اور تجھ پر سایہ غوث کا  
اور ہم پر سایہ تم یا استیدی احمد رضا  
(مدائح اعلیٰ حضرت ص ۷)

۳ غوث اعظم کا ہے سایہ آپ پر ہم پر آپ کا احمد رضا  
(مدائح اعلیٰ حضرت ص ۷)

۴ مصطفیٰ ہیں ظل حق نور خدا تم ہو ظل مصطفیٰ احمد رضا  
(مدائح اعلیٰ حضرت ص ۷)

۵ سایہ مصطفوی حضرت غوث الثقلین سایہ غوث وری سایہ والا تیرا  
(مدائح اعلیٰ حضرت ص ۷)

تمام مسلمانوں کا ایمان ہے کہ پوری کائنات پر رب ذوالجلال کا سایہ ہے اور  
خان صاحب بریلوی کے بارے میں یہ عقیدہ رکھتا کہ تمام انسانوں پر احمد رضا کا سایہ ہے  
یہ ایسے بڑا گویا کہ احمد رضا خان کو خدا سمجھتا ہے۔

## خدا دیتا ہے یا احمد رضا؟

رفا خانی امت کا عقیدہ ہے کہ ہمیں بہ نعمت احمد رضا خاں علیوی کے دربار سے ملتی ہے، چند شعر ملاحظہ فرمائیں۔

ہمارا دو چلو مُرشد کے درِ والا پر سب کو کرتے ہیں عطا حضرت اعلیٰ حضرت  
 در پہ حاضر ہیں گدا آس لگی ہے سب کی اب تو ہو جائے عطا حضرت اعلیٰ حضرت  
 (مدائح اعلیٰ حضرت ص ۲۷)

رضویوں کو مُزیدہ کہ روزِ حساب ہے مدد کرنے والا ہمارا رضا  
 مانگے اب جو کچھ مانگنا ہو محبت دینے والا ہے اعلیٰ ہمارا رضا  
 (مدائح اعلیٰ حضرت ص ۲۷)

نوٹ: تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ ہمیں تمام نعمتیں حق تعالیٰ ہی عطا کرنے والے ہیں۔

## خدا تصرف کرتا ہے یا پیر؟

رفا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ بزرگانِ دین ہر وقت تصرف کرتے ہیں، چند شعر ملاحظہ فرمائیں۔

مقامے دامنِ پیر طریقت اور بھی دانت سے داہیں گے سب انگشتِ حیرت اور بھی  
 ان بزرگوں کا تصرف کم نہیں ہوتا کبھی ہے تاجر میں سوارِ روحانی قوت اور بھی  
 پیر کا دامن ہے اک بخشش کی صورت اور بھی  
 (مدائح اعلیٰ حضرت ص ۱۷)

تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ تمام کائنات میں حق تعالیٰ کا تصرف ہے، اولیاءِ کرام



کے بارے میں تصرف کا عقیدہ رکھنا شریعت اسلام کے خلاف ہے۔

## اللہ تعالیٰ معین یا اچھے میاں

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ اچھے میاں بریلی والے لوگوں کے معین ہیں اور گہری  
بناتے ہیں، شعر ملاحظہ ہو۔

حضرت اچھے میاں کی ہے عنایت تجھ پر  
کیا معین اور مددگار ہے اچھا تیرا  
(مدائح العلیٰ حضرت ص ۲۸)

لیکن تمام مسلمانوں کا ایمان ہے کہ خدا تعالیٰ ہی اپنے بندوں کے معین اور  
مددگار ہیں، حق تعالیٰ کی بجائے اچھے میاں کو معین اور مددگار سمجھنا پر لے بے  
کی حماقت ہے۔

## اللہ تعالیٰ شفا دیتا ہے یا احمد رضا؟

رضا خانی اُمت کا عقیدہ ہے کہ احمد رضا خاں ہیاؤں کو شفا دیتے ہیں اور لاعلاج  
مریضوں کے لیے خوشخبری ہے کہ وہ بریلی شریف کا رخ کریں، اشعار ملاحظہ ہوں۔  
امراض روحانی و نفسانی امت کے لیے در ہے ترا دار الشفا یا سیدی احمد رضا  
دی مریضوں کی دوا احمد رضا

(مدائح العلیٰ حضرت ص ۵)

آپ کی ثربت مریضوں کے لیے بن گئی دار الشفا احمد رضا  
(مدائح العلیٰ حضرت ص ۹)

ہر مرض کی شفا شاہ احمد رضا درد اور دکھ کی دوا دیکھا تجھے  
(مدائح العلیٰ حضرت ص ۲۱)

۵ دردِ فرقت کی دردِ دیکھے !  
درد اور دکھ کی دوا دیکھا تجھے

(مدائحِ اعلیٰ حضرت ص ۱۱)

درد مند و نہ ہو مایوس، ادھر آؤ دردِ دکھ کی دوا ہے حضرت اعلیٰ حضرت  
(مدائحِ اعلیٰ حضرت ص ۱۲)

درد کی کچھ کر دوا احمد رضا میرے دل کو دے شفا احمد رضا  
(مدائحِ اعلیٰ حضرت ص ۱۳)

اہلِ اسلام کا متفقہ عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ ہی شفا دیتے والے ہیں اور خدا کے  
سوا بریلی کے احمد رضا کو شافع سمجھنا کینگی ہے۔

## خدا تعالیٰ دستگیر یا احمد رضا

رضا خانی امت کا عقیدہ ہے کہ مولوی احمد رضا خاں بریلوی دستگیر ہیں ع  
اے دستگیر و رہنما یا سیدی احمد رضا  
(مدائحِ اعلیٰ حضرت ص ۵)

رضا خانیوں کا احمد رضا خاں بریلوی کے بارے میں دستگیری کا عقیدہ رکھنا ان کی  
جہالت و گمراہی کی واضح دلیل ہے۔

## خدا تعالیٰ داتا یا احمد رضا؟

رضا خانی امت کا عقیدہ ہے کہ احمد رضا خاں داتا ہیں اور میں سب کچھ  
در بارِ خدا سے ملتا ہے، اشعارِ ملاحظہ ہوں ۵  
تیرے در کا میں بھی ہوں ادنیٰ گداگر بھیک ہو داتا عطا احمد رضا  
(مدائحِ اعلیٰ حضرت ص ۲)



۱۷  
کر قادری صدقہ عطایا سیدی احمد رضا  
داتا گنج بخش سیدی احمد رضا  
(مدائح اعلیٰ حضرت ص ۱۸)

بگڑی میری بتا دو آفتا بھیک ملے داتا کا بھلا ہو  
(مدائح اعلیٰ حضرت ص ۱۹)

مولوی احمد رضا خان بریلوی کو داتا کہنا بہت بڑی بدنہی ہے اور پھر رضا خانی  
خدا کو سمجھتے ہی کیا ہیں؟

## خدا تعالیٰ کو پکارو یا غوث کو؟

رضا خانی مذہب کی یہ تعلیم ہے کہ مصیبت کے وقت شیخ عبد القادر جیلانیؒ  
کو پکارو، شعر ملاحظہ ہوں ۵

کوشش کفار ہے دیں کی بات کے لیے غوثِ اعظم کو پکارو تم اعانت کے لیے  
اپنے ایمان کی حفاظت ان کے حملوں سے کرو غوثِ اعظم ہیں مدد پران کا دامن تھام لو  
قادریم نعرہ یا غوثِ اعظم می زخم

(مدائح اعلیٰ حضرت ص ۱۸)

## اللہ کا نالہ لیتے والے کو خالقہ سے نکلو ادیا

میاں غلام علی شاہ کے سامنے اگر کوئی کلمہ توحید بلند کرتا تو اس کو اپنی خالقہ سے  
نکلو ادیا کرتے تھے، اور یہ تو کفارِ مکہ کا رویہ تھا کہ ان کے سامنے اگر کوئی صحابی رسول  
صلی اللہ علیہ وسلم کلمہ توحید بلند کرتا تو اس کو مارتے اور تکلیف پہنچاتے تھے کہ جس طرح  
حضرت ابوذر غفاریؓ نے اسلام قبول کیا تو جب حضرت ابوذر غفاریؓ نے مسجد حرام  
میں کلمہ توحید بلند کیا تو کفارِ مکہ نے حضرت ابوذر غفاریؓ کو مارنا شروع کر دیا اور مسجد  
سے نکال دیا۔ گویا کہ کلمہ حق بلند کرنے والے کو رضا خانی بھی اپنے آستانوں سے



نکال دیا کرتے ہیں، حالانکہ تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام عقیدہ توحید باری تعالیٰ کو پھیلانے کے لیے مبعوث کئے گئے اور لوگوں کو شرک و بدعت کی گندگی سے نکالنے آئے تھے، اصل عبارت ملاحظہ ہو:-

— ”میاں غلام علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے روبرو اگر کوئی ذکر توحید کرتا تو اس کو اپنی خانقاہ سے نکلوا دیا کرتے اور فرماتے کہ اس مقام میں آدمی گمراہ ہو جاتا ہے“ (تذکرہ غوثیہ ص ۳۵)

ایک ایسا شخص جو حقیقی معنی میں مقام ولایت پر فائز ہے اس کے متعلق ایسی بات کا اظہار کہ وہ ذکر توحید سے استنار جب تک تھا کہ ایسے شخص کو اپنی خانقاہ سے نکال دیتا تھا پڑے درجے کی کمینگی اور شیطنیت ہے۔ ولایت نام ہے یاد الہی میں مستغرق ہو جانے کا، اور جو شخص ذکر توحید سن نہیں سکتا وہ اللہ کا نہیں شیطان کا ولی ہو سکتا ہے اور شیطان کے ولی کا محترم نمونہ بریلی شریف کے محقق اعظم (مرتبہ الحقم) کی شکل میں دیکھا جاسکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے امداد لینا حرام ہے

— ”ایک روز ارشاد ہوا کہ ہم کو بھی بدن ڈھانپنے اور بیٹ بھرنے کے لیے دو چار روپیہ ماہوار کی حاجت ہوتی ہے، سو یہ کام ان لوگوں سے چلتا ہے جو دنیوی غرض لے کر ہمارے پاس آتے ہیں، اگر وہ ایک روپیہ ہم کو دیتے ہیں تو ہم ان کا کام دو روپیہ کا کر دیتے ہیں، مگر جس کو نام خدا بتلایا جاتا ہے البتہ اس سے کسی قسم کی خدمت لینا حرام ہے“ (تذکرہ غوثیہ ص ۳۹۴)

خود خدا تعالیٰ فرماتے ہیں جب بھی مانگو تو مجھ ہی سے مانگو اور جب بھی مصیبت پڑے تو مجھے پکارو، تمہاری تمام حاجات کو پورا کروں گا۔

جبکہ رضا خانی اپنے باطل عقیدے کی بناء پر خدا تعالیٰ کا درجہ پورا کر غیروں سے



بھیک مانگتے ہیں جو کہ ذلت ہے۔

## خدا تعالیٰ زمین پر ہے

— بحسب حضرت بایزید بسطامیؒ کو فقر میں عروج حاصل ہوا کہ عرش پر پہنچے اور عرشوں سے سوال کیا کہ خدا کہاں ہے، انہوں نے جواب دیا کہ وہ صاحب ہم تو سنا کرتے تھے کہ خدا زمین پر ہے تعجب ہے کہ آپ یہاں ڈھونڈنے آئے، واہ سبحان اللہ تعالیٰ ثناء عَمَّا يَصِفُونَ۔“

(تذکرہ غوثیہ ص ۳۳۸)

حالانکہ مذہب اسلام اس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ خلاہر جگہ واجب الوجود ہے، اور ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ بزرگ مذکور سے اس قسم کی کوئی بات منقول نہیں ہے، یہ صرف رضا خانیوں کی اپنی اختراع ہے۔

## اللہ تعالیٰ کے سامنے احمد رضا

رضا خانیوں نے مولوی احمد رضا بریلوی کو لوگوں کی نظروں میں عظیم المرتبت ظاہر کرنے کے لیے ایک من گھڑت کہانی کا سہارا لیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ :-

— ”آپ اور آپ کے والد صاحب جب سید آل رسول احمدی صاحب رحمۃ اللہ علیہم کی خدمت میں بیعت ہونے کے لیے حاضر ہوئے تو حضرت نے آپ کو دیکھتے ہی فرمایا تشریف لائیے ہم تو کئی روز سے انتظار کر رہے ہیں، اور ان دونوں کو بیعت کر کے خلافت سے سرفراز فرمایا، لوگوں نے تعجب کیا کہ آپ تو پہلے بہت مجاہدے اور ریاضتیں اور چلے کرواتے ہیں اور پھر خلافت دیتے ہیں، آپ نے فرمایا لوگ دل میلا بچھلا لاتے ہیں

اور انہیں مجاہدے کی ضرورت ہوتی ہے مگر یہ شفاف دل لے کر آئے  
ہیں اور انہیں صرف نسبت کی ضرورت تھی جو بیعت ہوتے ہی قائم ہو گئی  
اور تم احمد رضا کو کیا جانو! مجھے پہلے اس بات کا فکر رہتا تھا کہ اگر خدا تعالیٰ  
پوچھے گا کہ اے آل رسول احمدی میرے پاس کیا لائے ہو! تو کیا جواب دے  
گا، مگر اب یہ فکر بھی دور ہو گیا، اگر اللہ پوچھے گا تو میں احمد رضا کی ذات پیش  
کر دوں گا! (عرفان شریعت ص ۳)

میرے سنی حنفی بھائیو! یاد رکھیں قیامت کے دن صرف اور صرف انسان کے  
نیک اعمال کام آئیں گے، اور انشاء اللہ تعالیٰ خود مولوی احمد رضا خان بریلوی اپنے  
کفریہ اور شرکیہ عقائد کی بناء پر جہنم کی دہکتی ہوئی آگ میں ڈالا جائے گا۔

## خدا کو خدا یاد کرتا ہے

— ”بعض ادیانے فرمایا ہے لَا یَدْعُو اللّٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا  
یُؤْتِ اللّٰہُ اِلَّا اللّٰہُ یعنی خدا کو خدا ہی یاد کرتا ہے اور خدا کو خدا ہی  
دیکھتا ہے“ (تذکرہ غوثیہ ص ۱۵۱)

ہمارا دعویٰ ہے کہ بزرگان دین سے اس قسم کی کوئی بات ثابت نہیں یہ صرف  
رضا خانی شریعت کی پیداوار ہے۔

## میلوں بھی بنتے ہیں

— ”سنت رسول ہو جانے کا نام ہے اور فرض خدا بن جانے کا،  
(فوائد فریدیہ ص ۸۷)

نوٹ:۔ رضا خانی چونکہ مذہبی طور پر تقسیم ہیں اس لیے یہ اس قسم کی غلط حرکات کرتے  
رہتے ہیں۔



## خدا تعالیٰ کی طرف جھوٹ کی نسبت

رضا خانی مکتاں مفسرِ اعظم محدثِ اعظم آدم غا بلیس ابونووا احمد یار گجراتی سندِ ذیل  
آیتِ کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ شیطان دارالعلوم دیوبند کا فاضل تھا۔  
قَالَ أَنَا خَيْرٌ فُتُهُ خَلَقْتَنِي مِنْ تَارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ (۲۳)  
(ترجمہ) ”شیطان بولا میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھ آگ سے بنایا اور اسے  
(یعنی آدم کو) مٹی سے پیدا کیا۔“

”ابلیس نے کہا) کیونکہ میں پھرانا صوفی، عابد، عالم فاضل دیوبندوں  
اور آدم علیہ السلام نے ابھی نہ کچھ سیکھا نہ غبادت کی، یعنی آگ خاک سے  
افضل ہے اور جو افضل سے بنے وہ بھی افضل۔“

(تفسیر نور العسرفان جلد ۱۵ ص ۹۳)

بدایوں وہ قابلِ فخر زمین ہے کہ جس پر سلطان الاولیاء حضرت خواجہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ  
جیسے اہل اللہ نے جنم یا لیکن اسی دھرتی پر احمد یار جیسے لوگ بھی پیدا ہوئے، گویا مکہ میں  
ابو جہل پیدا ہوا یا ابو لہب! ابو جہل بہت دانا، مینا آدمی تھا ابوالحکم کہلاتا تھا لیکن اسلام  
پیغمبر اسلام اور اہل اسلام کی دشمنی نے اُسے ابو جہل بنادیا، رضا خانی احمد یار، مولوی کوئی  
اور سب دربارِ رضوی یا خور احمد رضا خان بریلوی پچھوندر ملت، سب کا قلم بے لگا  
اور سب کی زبانیں حدود و قیود سے آزاد گویا۔

بک رہا، ہوں جنوں میں کیا کیا کچھ  
کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

مھلا شیطان اور صوفی، شیطان اور عابد، شیطان اور عالم، شیطان اور فاضل  
دیوبند، اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کوئی کہے کہ مولوی احمد یار گجراتی مولوی اور

خطیب نہیں بلکہ کوچوان تھا یا بھٹیارا، یا کوٹی یہ ہے کہ مولوی احمد رضا قاضی بریلوی کتابیں  
 لکھنے کی بجائے بھاڑ بھونک کر تے تھے اور بیڑے یا مرغے رٹا یا کرتے تھے۔  
 لیکننا اعلیٰ حضرت بریلوی کے گماشتوں کو اس قسم کی باتوں سے صدمہ ہو گا تو ضرور  
 لیکن بقول غالب کے ۔

دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت درد سے بھرائے نہ کیوں  
 ہم روئیں گے ہزار بار کوئی ہمیں ستائے کیوں  
 قانونِ قدرت اٹل ہے جیسے کرنی ولیے بھرنی، یہ روئے عمل ہے ان بد زمانوں کا  
 جو اعلیٰ حضرت بریلوی خذہ اللہ تعالیٰ اور ان کے بے ننگ و بے شرم نام لیواؤں کا شیوہ  
 ہے ورنہ ہمیں یہ باتیں زریب نہیں دیتیں۔





# یہ توحیدِ حق ہے چراغِ الہی

یہ نظم بھی رضا خان عقیل پر ایک تازیانہ ہے اس لیے یہاں سے محفوظ  
کے مناسبت کے وجہ سے نقل کر رہے ہیں۔

اگر حق پسند ہے اے جنت کے طالب  
مصیبت میں اُمیدِ امداد لے کر  
یہ بدعت ہیں لذت یہ منت سے غفلت  
یہی ہے اگر تجھ میں عشقِ رسالت  
مزاروں پہ گنبد کا ہے فائدہ کیا  
پسند ہے اگر وہ طریقِ صحابہؓ  
اگر سجدہ کرتا ہے قبروں پہ جا کر  
تو کیا مانگتا ہے مساجد میں اگر  
درِ کبریا کی نہ پروا ہو جس کو  
نبیؐ کے مدینہ میں لے جاکے خود کو  
محمدؐ کی تعلیم اور پاک سیرت  
تو کیا نفع دے گا یہ ذکرِ کرامت  
لگاؤ نہ ہو گا جسے ذکرِ حق سے  
ان عرسوں سے غیروں کی صفت و ثناء ہے  
غنی وہ ہے بندے ہیں سائل بچارے  
تو سورج کے آگے چہرہ آغوں کو لاکر

تو دنیا میں حق کو نہ ہرگز بھلا نا  
مزاروں پہ روضوں پہ ہرگز نہ جانا  
نہ یہ تخی نبیؐ کے پیاروں کی نھلت  
تو معسرہ رسالت نہ ہرگز لگانا  
نبیؐ نے تو اس کام سے تجھ کو روکا  
مقابر پہ گنبد نہ ہرگز بنانا  
وہاں سے تو آتا ہے نذریں پڑھا کر  
یہاں آکے نہ سر کو ہرگز جھکانا  
محمدؐ نہ اپنا بنائیں گے اس کو  
کبھی بھی نہ ہرگز نصیب آزمانا  
بیان کرنے کی ہو نہ عادت نہ ہمت  
جہاں کو فلانے نہ ہرگز سنانا  
وہ محروم ہے سایہ عرشِ حق سے  
نہ مانے گا خالق ، نہ ہرگز منانا  
اُسی کی مشیت کی زد میں ہیں سارے  
کبھی یوں تماشا نہ ہرگز دکھانا

نبوت نے جو پائی ہے ذمہ داری سے نصاریٰ کی مانند عقیدت میں بڑھ کر یہی آج ہے انتہا غفلتوں کی ہوئی دین کی آج دنیا میں سبکی کسی قبر کا یہ دیا تو نہیں ہے یہ توحیدِ حق ہے چراغِ الہی کیا تھا جو افسار اس کو نبھاؤ

قرآن و شریعت سے ظاہر ہے ساری مقام پیغمبرؐ نہ حد سے بڑھانا اُدھر بیت کی نذریں اُدھر رُبتوں کی تم اس طرح و تدریں نہ ہرگز گھٹانا جو بچتا ہے پھونکوں سے یہ وہ نہیں ہے بچانے کو پھونکیں نہ ہرگز رگھٹانا نہ بندوں کو رب کے برابر بناؤ

یہ مخلوق عاجز وہ خلاق و تادر  
کبھی یہ حقیقت نہ ہرگز بھلانا





## خدا کے ہاتھ میں مُرید کا ہاتھ

رضا خانی پیر سے کسی نے پوچھا کہ مریدوں کو بیعت کرتے وقت کیا کلمات تلفظ فرماتے ہیں، تو رضا خانی پیر نے جواب دیا کہ کلمات کیا پڑھتے ہیں! بس مُرید کا ہاتھ پکڑا اور سیدھا خدا کے ہاتھ میں دے دیا، یہ ہے بریلوی مذہب کی تعلیم جو ظلمت کدو میں لاکھڑا کرتی ہے، اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

”سردار گل محمد خان بزار المعروف بگہ شیر نے حضور قطب العالم کی جناب میں عرض کی کہ حضور مریدان کو بیعت کرتے وقت کیا کلمات تلفظ فرماتے ہیں! حضور قطب عالم کی عمر شریف اس وقت دس برس کی ہے، حضور قطب عالم جواب میں ارشاد فرماتے ہیں خان صاحب! کلمات کیا پڑھیں بس مُرید کا ہاتھ پکڑا اور خدا کے ہاتھ میں دے دیا۔“

دست او دست خداست“ (ہفت اقطاب ص ۴۶)

## اللہ تعالیٰ کی بادشاہی یا پیر جماعت علی کی

پیر جماعت علی کا ایک غالی عقیدہ تھا کہ اپنے پیر صاحب کی مدح کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ دونوں جہاں میں آپ کی بادشاہت ہے، شہر ملاحظہ ہو۔  
تم ہو مختارِ دو عالم و ارفع رنج و بلا دین و دنیا میں شاہِ بادشاہی آپ کی  
(رسالہ انوار صوفیہ بحوالہ بریلوی ملاؤں کا ایمان ص ۷)

مذکورہ بالا شعر اول تا آخر غلط ہے کیونکہ ہر مسلمان اس بات سے واقف ہے کہ دونوں جہاں میں بادشاہت صرف اللہ تعالیٰ کی ہے۔

## اللہ سے ناامیدی کیوں؟

— ہر شیخ کامل حدیث پاک سیدہ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم انما آنا قاصدو  
واللہ یُعْطِیْ کا مصداق ہوتا ہے، حضور سید الکونین محبوب محمد مصطفیٰ  
صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے منظر اتم و خلیفہ اعظم ہیں، اور تمام اولیاء  
اقطاب، اخوات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ہیں، تمام امور اسات  
ظاہری و باطنی کی تقسیم ان کے ہاتھ میں ہے۔“ (ہفت اقطاب ص ۱۶)  
جب رضا خانی مذہب ہی مذہب اسلام کے نظریات کے خلاف ہے تو  
یہ بیچارے حق تعالیٰ کو متصرف کیسے مان سکتے ہیں۔

## ولی عالم الغیب ہوتا ہے

رضا خانی عقیدے کے مطابق وہ شخص بیعت کرے جو اپنے جسم کے بالوں کی  
تعداد جانتا ہو، اور اسی طرح شیخ بھی وہ کامل ہو سکتا ہے جو اپنے مریدین کے تمام  
حالات سے واقف ہو، اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

— بیعت وہ شخص کر سکتا ہے جس کو اپنے جسم کے تمام بالوں کی تعداد  
کا علم ہو جس طرح جس بال کو ایذا پہنچتی ہے فوراً خبر گیری کرتا ہے، اسی  
طرح شیخ کامل اپنے مریدان کی خبر گیری کرتا ہے۔“ (ہفت اقطاب ص ۱۶)  
مصورہ قطعہ سے یہ بات ثابت ہے کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی عالم الغیب نہیں  
ہو سکتا، اور اولیاء کرام کے بارے میں غیب دانی کا عقیدہ شریعت اسلام کے  
خلاف ہے اور فقہاء کرام کا فتویٰ ہے کہ جو شخص مخلوق کو عالم الغیب سمجھتا ہے وہ  
شخص کافر ہے۔



بولیو۔ اور اس کے عقیدہ غیبیہ کے مطابق تو دنیا میں کوئی پیر، ولی کسی شخص کو بیعت نہیں کر سکتا کیونکہ خدا تعالیٰ کے بغیر کوئی بھی عالم الغیب نہیں جو اس صفت کا مالک ہو، رضا خانی اس تجلیت عقیدے کو اپنا کر سلسلہ بیعت کو ختم کرنا چاہتے ہیں جو کہ امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چلا آ رہا ہے، اس جہاز سے رضا خانیوں کا مطلب یہ ہے کہ کوئی پیر یا ولی نہ تو جسم کے باروں کی تعداد معلوم کر سکے گا اور نہ ہی بیعت لے سکے گا۔ قرآن و حدیث کی رو سے خدا تعالیٰ ہی عالم الغیب ہے جو ہر چیز کو جانتا ہے، قرآن پاک کا ارشاد ہے: **إِنَّمَا آتَىٰ عَلَٰمُ الْغُيُوبِ** (القرآن) حق تعالیٰ کی بجائے بزرگوں کو عالم الغیب سمجھنا اس میں خدا تعالیٰ کی توہین ہے۔ وہاں ہے کہ حق تعالیٰ اس قسم کی ناپاک جسارت سے ہر مسلمان کو بچائے۔ آمین ثم آمین

### خواجہ معین الدین کا مولد پر قبضہ

\_\_\_\_\_ حضور قاضی الحاجات کا عرس مبارک ہے حضور نازک کریم غریب نواز کی سجادگی کا مبارک زمانہ ہے اور حضور مولا معین غریب نواز بھی بحالت صابر ہوگی عرس کی تقریب میں شامل ہیں، ۸ رجب کو عرس ختم ہوا، کوٹہ شیر محمد کے لوگ حضور نازک کریم غریب نواز کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے عرض کیا قبلہ ہم سب غلامان کشتی پر سوار ہو کر حضور میں حاضر ہوئے اب دکھن بالکل بند ہے دعا فرماویں دکھن چلے اور غیرو عافیت گھر پہنچ جائیں، حضور نازک کریم غریب نواز دعا فرماتے ہیں اور ساتھ ہی ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کے پاس جاؤ، حضور نازک کریم غریب نواز نے ابھی دعا ختم نہیں فرمائی تھی کہ دکھن کی ہوا چل پڑی، تو اکثر آدمی اپنا سامان اٹھانے کے



کے لیے چلے گئے تاکہ کشتی پہ مناسب جگہ مل جائے، لیکن چند آدمی حسب فرمان حضور نازک کریم حضرت شہنشاہ مولا محمد معین الدین صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر قدم بوس ہوئے اور دکھن کی ہول کے لیے عرض کیا، حضور مولا معین غریب نواز کو ملکہ شیر محمد کے چند آدمیوں پہ قدرے ناراض تھے، جس وقت ہوا کا عرض کیا گیا حضور مولا معین غریب نواز نے فرمایا جب تک فلاں فلاں آدمی کشتی سے نہ اتریں گے دکھن کی ہوا نہیں چلے گی، چنانچہ یہ آدمی بھی حضور سے نصحت حاصل کر کے کشتی پر پہنچے دکھن کی ہوا زور سے چل رہی ہے، کشتی روانہ ہوئی جس وقت کشتی دربار میں پہنچی دکھن کی ہوا قطعاً بند ہو گئی، پورے چھ دن کشتی کھینچتے رہے ساتویں دن کشتی کو ملکہ شیر محمد پہنچی، جس وقت کشتی سے وہ آدمی اترے جن کے متعلق حضور مولا معین غریب نواز نے فرمایا تھا،

عین اسی وقت ہوا جل پڑی“ (ہفت اقطاب ص ۱۷۱)

رفاعانی امت کا یہ عقیدہ بالکل غلط ہے کہ ہوا حضرت خواجہ معین الدین اجمیریؒ کے حکم سے چلتی اور ٹھہرتی ہے حالانکہ تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ ہوا رب ذوالجلال کے حکم سے چلتی اور ٹھہرتی ہے اور ہر مسلمان کا یہی عقیدہ ہونا چاہیے۔

قرآن کریم کا ارشاد ملاحظہ فرمائیں:-

وَهُوَ الَّذِي يُوسِلُ الرِّيحَ -- الخ

(ترجمہ) ”اور وہی ہے کہ چلاتا ہے، ہوائیں“



## مشکل کے وقت پیر امداد کر سکتا ہے

بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ مشکل کے وقت اولیاء کرام اپنے مریدوں کی مشکل کو حل کرتے ہیں اور اپنے مریدوں کے تمام ظاہری و باطنی حالات سے واقف ہوتے ہیں، اگرچہ مرید مشرق میں ہو اور پیر مغرب میں، تو پیر وہاں سے اپنے مرید کو مشکل سے نکال دیتا ہے، اصل عبارت ملائطہ ہو۔

ملک محمد حسین پنوہاں بارادہ حج مبارک گھر سے روانہ ہوتا ہے کراچی پہنچ کر جہاز پر سوار ہوتا ہے، قدرے تکلیف ہوتی ہے، ملک محمد حسین اپنے پیر و مرشد مولائے معین غریب نواز کو امداد کے لیے پکارتا ہے ملک محمد حسین کو نیم خوابی کی حالت میں حضور اپنا حق نما جلوہ دکھاتے ہیں، تسکین دیتے ہیں حتیٰ کہ سارے سفر میں مکہ مکرمہ میں، مدینہ منورہ میں، راستہ کی منازل میں ہر جگہ حضور خیر گیری فرماتے ہیں۔

(ہفت اقطاب ص ۱۸۸)

بریلویوں کا مذکورہ عقیدہ شریعت محمدیؐ کے خلاف ہے کیونکہ غیر اللہ کو مصیبت کے وقت مافوق الاسباب میں پکارنا شرک ہے، اور اولیاء کرام نہ کسی انسان کی مشکل کو حل کر سکتے ہیں اور نہ ہی ان کے اختیار میں ہے بلکہ اولیاء کرام بھی مصیبت کے

وقت اپنے پروردگار کو ہی پکارتے تھے۔ اور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہی مصیبت کے وقت پکارا تو اپنے حقیقی پروردگار کو پکارا اور جب ہی مشکل کے وقت امداد طلب کی تو اپنے حاجت روا اور مشکل کشا حق تعالیٰ سے طلب کی، اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہی تعلیم ہے کہ مصیبت کے وقت اپنے خدا تعالیٰ سے امداد طلب کرو اور ہر مسلمان کو یہی عقیدہ رکھنا چاہیے جو کہ شریعت محمدی کی اطاعت کرنا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ رضا خانی مالک کائنات کو چھوڑ کر غیروں کے درپر پڑے ذلیل ہوتے ہیں اور غیروں سے بھیک مانگنے کو دین سمجھتے ہیں لیکن ان عقل کے اندھوں کو اتنا بھی شعور نہیں کہ جن سے جا کر ہم اپنی حاجات طلب کرتے ہیں یا جن کو ہم اپنا حامی و ناصر مانتے ہیں وہ خود تمام زندگی کس ذات سے بھیک مانگتے رہے اور ہم کس در کے بھکاری ہیں؟ اگر اتنی بات ہی ان بیچاروں کے ذہن میں بیٹھ جائے تو یہ موحّد بن جائیں لیکن جو ہدایت طلب کرتا ہے خدا بھی اسی کو ہدایت دیتا ہے لیکن جو بد نیت خدا کو چھوڑ کر غیروں کو اپنا مشکل کشا سمجھ بیٹھے تو رپ ذوالجلال اس سے عقل سلیم سلب کر لیتا ہے۔ اس کے برعکس اہلسنت والجماعت علماء دیوبند کا عقیدہ بھی ملاحظہ فرماتے جائیں کہ خدا تعالیٰ خالق ہیں ہم مخلوق، خدا مالک ہم مملوک، خدا رازق ہم مرزوق، خدا معبود ہم عابد، خدا غنی ہم محتاج۔ جب اس عقیدہ پر انسان چلے گا تو وہ کبھی بھی شرک و بدعت کی بیماری میں مبتلا نہیں ہوگا، دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہر مسلمان کو پکا سچا موحّد بنائے۔ آمین

## حضرت علیؑ کو کلی اختیارات

دلہائے اہل دل بسجود تو شاغل اند مسجد قلب اہل ولی یا علی مدد



در ظلِ لطفِ عام تو عالم پناہ یافت  
لا لَیْبَ اُمَّةٌ وَ سَطَا ذَاتِ پَاکِ تُو  
ابو کبر و ہم عمر شدہ بعد از اں غنی  
اِس مدحِ نا تمام ز خُشنِ تِسا مِ تُو  
مدحِ تُو مدحِ چشم بود نو و چشمِ ما  
اُمید وارم ارچہ گنہگارم اے کریم  
اے منتہائے جملہ سلاسلِ چہ گوشت  
مِنِ زشت و فعلِ مِنِ ہمہ زشت است یا علی  
مولاے ما و لائے تو فرض است بر ہمہ  
امداد یا علی مدد اے مُرتضیٰ علی  
در ظلِ شہادتِ بے بدلی یا علی مدد  
در اعتدالِ معتدلی یا علی مدد  
صدق و حیا و ہم مدلی یا علی مدد  
آورد بارِ منفعلی یا علی مدد  
یعنی کہ دیدِ شانِ علی یا علی مدد  
در جوہ عامِ پئے علی یا علی مدد  
داناے رازِ جزو و کلی یا علی مدد  
مِنِ پُر و غلِ تُو بے دغلی یا علی مدد  
جانانِ سیدِ رُسلِی یا علی مدد  
اے یا علی علی ولی یا علی مدد

فریاد و زاریم نگر و لطفِ کُنِ شہبا  
مِنِ بلبکم تُو پاکِ گلِ یا علی مدد

(دیوانِ محمدی ص ۴۱، ۴۲)

## نوابِ غریب نواز دافعِ ہر بلا ہیں

قبلہ قبلہا غریب نواز  
ہے بد از الشفاء و عثمائی  
مُکروں کو لگے ہیں تیغ سے تیز  
مُکرو کب ندائے غائب ہے  
دبیرِ با و فاعِ غریب نواز  
دشمنوں کا بھلا ہوا تم سے  
کعبہ اولیاء غریب نواز  
مرہم لا دوا غریب نواز  
دل سے جب نکلے یا غریب نواز  
دیکھ لو جا بجا غریب نواز  
کانِ جو و حیا غریب نواز  
دوستوں کا بھلا غریب نواز

سن رہا ہوں کہ تیرے دُر پر ہے  
 میری بگڑی کو کہیں نہیں بنتی  
 دل ہے دیراں غریب نواز  
 کر برائے خدا برائے رسولؐ  
 میں غریب اور تو غریب نواز  
 یک نظر از تو تا ابد کا ہے  
 مجھے دارالشفاء ملتا تیرا  
 یک نظر از تو کر دُستغنی  
 دافع ہر بلا غریب نواز  
 تو جو چاہے تو دل میں غل نہ رہے  
 مجھے دشمن کی ضرب میں ہر دم  
 مار دشمن کو یا سدا ہماراں کو  
 کیا کہوں مختصر ہی کہنا ہے  
 دل کا ہو مدعا غریب نواز

بَلْبَلَا اگر ترانہ خواہی

بشنواز ما کہ یا غریب نواز

(دیوان محمدی ص ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱)

## خدا بگڑی بناتا ہے یا خواجہ

رضا خانیوں کا حقیقہ ہے کہ حضرت خواجہ معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ  
 بگڑی بناتے ہیں اور خواجہ ہی فریادوں کو سننے والے ہیں، چند اشعار  
 ملا حظہ فرمائیں :-



بگڑی میری بنادے خواجہ  
 ابر کرم کا کوٹے چھینٹا  
 ہند کے والی تیری دوہائی  
 کب تک ہجر کے صدمے جھیلیں  
 کچھ نہیں بھاتا دل کو میرے  
 خالی جھولی داتا بھر دے  
 کان لگے ہیں تیری لبوں پر  
 روضہ پاک سے باہر آ کر  
 صبر کا پھل سننے میں میٹھا  
 کون ہے جو اس در سے پھل ہے  
 ٹوٹی اس بندھکے خواجہ  
 آگ لگی ہے بچھادے خواجہ  
 بخت سیاہ چمکا دے خواجہ  
 باغِ اُمید کھلا دے خواجہ  
 غم کے پہاڑ ہٹا دے خواجہ  
 دستِ کرم کو بڑھا دے خواجہ  
 دیر ہے کیا فرما دے خواجہ  
 پیلے بول سنا دے خواجہ  
 کاش مجھے دلا دے خواجہ  
 خالی ہاتھ بتا دے خواجہ

کلبِ رضا ایوب کی عرض  
 سن کر ہار بنا دے خواجہ

(رباعی فردوس ص ۴۷، ۴۸)

قارئینِ کرام! اہم دنیا جانتی ہے اور خود مشرکین بھی مانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی مصیبت کے وقت امداد نہیں کر سکتا اور نہ ہی کوئی خدا تعالیٰ کے سوا مشکلات کو حل کرنے پر قادر ہے، اور اہل بدعت جن کو اپنا مشکل کشا اور حاجت روا مانتے ہیں انہوں نے کبھی اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھا ہے کہ جن کو ہم مدد کیلئے پکارتے ہیں ان کی مشکل کو کون حل کرتا ہے اور وہ مصیبت کے وقت کس ہستی کو پکارتے ہیں۔ رضا خانی فرقہ ضالہ ہوش میں آئے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ غیر اللہ کو شریک ٹھہرانے والا نجس عقیدہ چھوڑ دے، کیونکہ قرآن کریم کا ارشاد  
 اِنَّ الشِّرْكَ اَظْلَمُ عَظِيْمٌ مَّا تَدْرِي "بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے"



ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے :-

وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا (ترجمہ) عبادت کرو اللہ کی اور نہ شریک ٹھہراؤ ساتھ اس کے کسی چیز کو۔

اور رضا خانی فرقہ یہ بھی جانتا ہے کہ زمین و آسمان کا پیدا کرنا، رزق دینا، اولاد دینا، بارش برسانا، درخت اگانا بجز اللہ تعالیٰ کے کسی کا کام نہیں۔۔۔ جب اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ایسی ہستی نہیں جو خلق و تدبیر کر سکے یا کسی چیز کا مستقل اختیار رکھے، تو اس کی الوہیت و معبودیت میں وہ کس طرح شریک ہو جائے گی۔ عبادت انتہائی تذلل کا نام ہے سو وہ اللہ تعالیٰ ہی کی ہونی چاہیے جو انتہائی درجہ میں کامل اور با اختیار ہے، یہ کتنی ستم ظریفی کی بات ہے کہ مخلوق کو معبودیت میں خالق کے برابر کر دینا انتہائی ظلم اور مہٹ دھرمی ہے، ارشاد قرآنی ہے :-

(۱) اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَاءِ مَآءً فَاَنْبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْبِتُوْا شَجَرَهَا ؕ اِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ بَلْ هُوَ قَوِّمٌ مَّعِدُوْنَ ؕ (پٹ)  
(ترجمہ) ”بھلا کس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور (کس نے) تمہارے

لیے آسمان سے پانی برسایا (ہم نے) پھر ہم ہی نے اس سے سرسبز باغ اگائے تمہارا کام تو نہ تھا کہ تم ان کے درختوں کو اگاتے تو کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے؟ (ہرگز نہیں) بلکہ یہ لوگ رستے سے الگ ہو رہے ہیں۔“

(۲) اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلَالَهَا اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِیَ وَّجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ؕ اِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ (پٹ)

(ترجمہ) ”بھلا کس نے زمین کو قرار گاہ بنایا اور اس کے نیچے نہریں بنائیں اور



اس کے لیے پہاڑ بنائے اور کس نے) دو دریاؤں کے بیچ اُوٹ بنائی  
(یہ سب کچھ خدا نے بنایا) تو کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے؟ (ہرگز نہیں)  
بلکہ ان میں اکثر دانش نہیں رکھتے۔“

(۳) اَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیُکَشِفُ السُّوءَ وَ  
یَجْعَلُکُمْ خُلَفَاءَ اِلَیْہِ عَالَمِہٖ اَللّٰہُ قَلِیْلًا مَّا  
تَذَکَّرُوْنَ ہ (پٹ)

(ترجمہ) ”بھلا کون بے قرار کی التجا قبول کرتا ہے جب وہ اُس سے رُعا کرتا  
ہے اور (کون اس کی) تکلیف کو دور کرتا ہے اور (کون) تم کو زمین میں سے  
(راگلوں کا) جانشین بناتا ہے (یہ سب کچھ خدا کرتا ہے) تو کیا خدا کے ساتھ  
کوئی اور معبود بھی ہے (ہرگز نہیں مگر) تم بہت کم غور کرتے ہو؟“

(۴) اَمَّنْ یَّہْدِیْکُمْ فِی ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ  
یُرْسِلُ الرِّیْحَ بُشْرًا لِّبَنِّیْ یَدِیْ رَحْمَتِہٖ عَالَمِہٖ اَللّٰہُ  
تَعَالٰی اَللّٰہُ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ہ (پٹ)

(ترجمہ) ”بھلا کون تم کو جنگل اور دریا کے اندھیروں میں رستہ بناتا ہے اور  
(کون) ہواؤں کو اپنی رحمت کے آگے خوشخبری بنا کر بھیجتا ہے (یہ سب کچھ خدا  
کرتا ہے) تو کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے؟ (ہرگز نہیں) یہ لوگ جو  
شرک کرتے ہیں خدا کی شان) اس سے بلند ہے۔“

(۵) اَمَّنْ یَّبْدُ الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُہٗ وَمَنْ تَرٰہُ فَاَوْفَی  
السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ عَالَمِہٖ اَللّٰہُ قُلْ هَآؤُنَّ اَبْرَہٰمَ اَنۡکُرُوْ  
اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ہ (پٹ)

(ترجمہ) ”بھلا کون خلقت کو پہلی بار پھر اس کو بار بار پیدا کرتا رہتا ہے



اور (کون) تم کو آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے (یہ سب کچھ خدا کرتا ہے)  
تو کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے (ہرگز نہیں) کہہ دو کہ (مشرکوں) اگر تم  
سچے ہو تو دلیل پیش کرو۔

مندرجہ بالا آیات کی روشنی میں کوئی اور با اختیار ہستی ہے جس سے یہ کام بن  
پڑیں اور اس بنا پر وہ معبود بننے کے لائق ہو؟ جب نہیں تو معلوم ہوا کہ یہ مشرکین  
محض جہالت اور نا سمجھی سے شرک و مخلوق پرستی کے گہرے گڑھے میں گرے چلے  
جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جب چاہے اور مناسب جانے تو بیس اور بیکار کی فریاد  
سُکر مصیبت دور کر دیتا ہے، اور جن لوگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت علیؑ اور  
خواجہ معین الدینی اجمیریؒ اور پیر فرید الدینؒ وغیرہ اپنے مریدوں کی مصیبت کو دور کرتے  
ہیں، یہ عقیدہ نجس ہے، اور حق تعالیٰ کا ارشاد ہے :-

اِنَّمَّا الشِّرْكُ كُفْرٌ بِنَحْوِ

اور مشرکین کو نیپہر ہے کہ سخت مصائب اور شدائد کے وقت تو تم بھی مضطر ہو کر  
اسی کو پکارتے ہو اور دوسرے معبودوں کو بھول جاتے ہو، پھر فطرت اور ضمیر کی اسی  
شہادت کو امن و اطمینان کے وقت کیوں یاد نہیں رکھتے، اللہ تعالیٰ مشرکین کو اپنے  
عجائبات قدرت ملاحظہ کراتا جاتا ہے اور پوچھتا ہے کہ بتلاؤ اللہ تعالیٰ کے سوا  
یہ کام کس کے ہیں؟

اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے بہتر اور قادر مطلق وحدہ لا شریک ہونے پر چند  
دلائل ملاحظہ فرمائیں :-

(۱) آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا پھر اوپر سے پانی برسنا، اس سے عمدہ عمدہ کارآمد  
بلخ اور درخت اگانا یعنی اس نے تمہارے لیے آسمان و زمین کا گھر بنایا اور اس  
میں تمہارے لیے روزی پیدا کی۔



- (۲) زمین کو ٹھہرنے کے لیے بنایا اور اس میں پہاڑ اور نہریں بنائیں جو انسان کی راحت کے سامان ہیں اور دریاؤں میں پردہ رکھا۔
- (۳) بیقراری کے وقت انسان کی فریادیں وہی کرتا ہے۔
- (۴) تم کو جنگل اور دریا کے اندھیروں میں رستہ وہی بتاتا ہے، جنگل میں درختوں کی تاریکی، پھر رات کی پھر امبر کی، اسی طرح سمندر کے سفر میں جب راستہ بھول جاتے ہیں وہاں بھی وہی راہنمائی کرتا ہے۔
- (۵) بارش کے آنے سے بیشتر خوش آئند ہوائیں وہی چلاتا ہے۔
- (۶) وہی ابتداء پیدا کرتا ہے وہی مرنے کے بعد دوبارہ پیدا کرے گا۔
- (۷) آسمان سے پانی کے ذریعہ اور زمین میں نباتات کے واسطے سے ہم ہی تم کو روزی دیا کرتے ہیں۔

یہ سب کام اللہ تعالیٰ کرتا ہے یا کوئی اور؟ یعنی اور کوئی معبود نہیں اور مختار کل خدا تعالیٰ ہی کی ذات ہے۔ آسمانوں اور زمین کی مخفی باتیں اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا، پھر وہ خدا کے شریک کس بات سے ہو گئے بلکہ جن کو تم اپنا حاجت ردا اور مشکل کشا مانتے ہو ان کو تو یہ بھی معلوم نہیں کہ مرکب زندہ ہوں گے، اور جو لوگ شرک جیسی خبیث اور موزی مرض میں مبتلا ہیں انہوں نے کبھی اس بات پر بھی غور کیا ہے کہ جو دانہ ہم زمین میں ڈالتے ہیں اس کو کون اُگاتا ہے۔

## بیتُ اللہ مُجرا کرتا ہے!

تیری آمد تھی کہ بیت اللہ مجرے کو جھکا  
تیری ہیبت تھی کہ ہر بت تھر تھرا کر گر گیا  
(عدائتہ بخشش جدامنہ)

اعلیٰ حضرت بریلوی نے بیت اللہ شریف کو کیسے مکروہ انداز میں بتوں کے ساتھ  
 ملا دیا ہے، رسوائے زمانہ احمد رضا خاں نے صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اُس نے  
 عرش الہی کے لیے بھی تجرے کا لفظ استعمال کیا ہے، شعر ملاحظہ ہو :-

تجھ کا تھا تجرے کو عرشِ اعلیٰ گرے تھے سجدے میں بزمِ بالا  
 کہ آنکھیں قدموں سے ٹل رہا تھا وہ گردِ قربان، مور ہے تھے  
 (حدائقِ بخشش جلد ۱۱)

مولوی احمد رضا خاں بریلوی کا تمام کلام گستاخی پر مبنی ہے، آپ جو شعر بھی  
 پڑھیں گے اُس سے گستاخی کی بہ بو آئے گی۔

## خدا تعالیٰ پر افتراء

رضا خانی اللہ تبارک و تعالیٰ پر افتراء باندھتے ہوئے یوں لکھتے ہیں  
 اصل عبارت ملاحظہ ہو :-

”اللہ تعالیٰ اپنے بعض بندوں کو جنہیں وہ چاہتا ہے اپنی کل  
 صفات (الہیہ) جمع کر دیتا ہے“ (تسکین النخاطر ص ۳۵)

## خانہ کعبہ طواف کرتا ہے

رضا خانی چمگاڑوں کا خانہ کعبہ کے بارے میں نجس عقیدہ ملاحظہ ہو :-  
 ”جو اللہ کے خاص بندے ہوتے ہیں وہ جب اپنے مقام پر ہوتے  
 ہیں تو خانہ کعبہ کو حکم ہوتا ہے کہ وہ ان کے گرد طواف کرے“  
 ”رج فقیہ برآستانہ پیر“ شائع کردہ انجمن نقشبندیہ قصور



## بریلوی اہمت کا جج

— ”میرے پیر کے ردِ فتنے پر جا کر سات دفعہ طواف کرے جج، مو

جائے گا“ (حوالہ مذکور ص ۳۲)

مولوی احمد رضا خان بریلوی لکھتے ہیں :-

کعبہ قبلہ ہے جسم کا اور شیخ قبلہ ہے روح کا  
(ملفوظات جلد ۲ ص ۷۶)

حضرات! یہ ہے رضا خانی مذہب کہ خانہ کعبہ گویا ہوتا ہے کہ دلی کے ارد گرد طواف کرے حالانکہ تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، اسکے علاوہ تمام انسان خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہیں۔ رضا خانی مذہب میں ولی کا مقام زیادہ ہے اور خانہ کعبہ کا مقام کم ہے۔

## قرآن نور یا احمد رضا خاں بریلوی؟

رضا خانی اپنے اعلیٰ حضرت بریلوی کے بارے میں اس قدر غلو سے بھرا پیٹے ہیں کہ ہر کتاب کی پیشانی پر احمد رضا کو حضور پر نور لکھتے ہیں جیسا کہ ”وصایا شریعہ“ اور ”ملفوظات“ پر بھی موجود ہے اس کے علاوہ تقریباً ہر کتاب پر یہ الفاظ موجر ہیں۔ اصل عبارت ملاحظہ ہو :-

حضور پر نور اعلیٰ حضرت بریلوی مجدد مائتہ حاضرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

واحکام شریعت

— ”ملفوظات حضور پر نور اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ“

رضا خانیوں کے اس غلیظ عقیدے کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ملاحظہ فرمائیں، ارشاد ہوتا ہے: **وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ نُورًا مُبِينًا (القرآن)**

# خدا سے مانگ

رضا خان ملّاؤں کے وہ عقائد جو شرک پر مبنی ہیں انہیں آپ نے پڑھ لیا، اب ہم نصیحت اور جذبہ بغیر خواہی کے طور پر آغا شورش مرحوم کے یہ نظم درج کر رہے ہیں شاید بریلویوں کی عورت سے آجائے اور وہ اپنے شرکیہ عقائد سے توبہ کر کے اپنے عاقبت بہتر بنا سکیں۔

اس بہنما سے مانگ نہ اُس رہنما سے مانگ  
 شورش جو مانگتا ہے وہ اپنے خدا سے مانگ  
 ہنگامہ و غا میں شہیدوں کا بانیکن  
 مردان بالا کوٹ کی آہ رسا سے مانگ  
 قیوں میں کیا دھرا ہے مجسز کار و بار شرک  
 تفسیر اس کلام کی رب العلا سے مانگ  
 مشکل کشا ہے ذاتِ خداوندِ ذوالجلال  
 کیا مانگتا ہے غیر سے مشکل کشا سے مانگ  
 واجب نہیں لطیفہ فروشوں کا اتباع  
 فہم حدیث جادہ خیر الوری سے مانگ  
 جو کچھ گذر رہی ہے دلِ ناصبور پر  
 اُس کی دوا حضور کے دارالشفاء سے مانگ  
 تائے پڑے ہوئے ہیں فقیہوں کے ذہن پر  
 شرب کہن کا زور جہاد و غزا سے مانگ



دونوں پنہاں میں بندہ مومن کی گار گاہ  
 یہ ہمہ حکایت مہر و وقت سے مانگ  
 اعلائے حق، قبائے فقیہی، مشعور دیں  
 شورش یر ذوق و شوق شہرہ دل سے مانگ



۱۹۶  
باب دوم

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام

کے توہینے



غور کیجئے کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس پرے ضاغانیوں کے ذریعے عباد

## کیا انبیاء علیہم السلام انسان ہیں؟

### انبیاء کو بشر کہنا کفار کا دستور ہے

مولوی نعیم الدین مراد آبادی ریلوی ”کنز الایمان“ میں لکھتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بشر کہنا کفار مکہ کا دستور ہے، اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں:-

”اس سے معلوم ہوا کہ کسی کو بشر کہنے میں اس کے فضائل و کمالات کے انکار کا پہلو نکلتا ہے، اس لیے قرآن پاک میں جب بجا انبیاء کرام کے بشر کہنے والوں کو کافر فرمایا گیا اور درحقیقت انبیاء کی شان میں ایسا لفظ ادب سے دُورا و کفار کا دستور ہے“ (کنز الایمان ص ۵۷ حاشیہ ۳)

### بشریت ایک فاسد خیال

سورۃ ہود آیت ۷۱ حاشیہ ۵۷ کے تحت لکھتے ہیں کہ:-

”اس امت میں بہت سے بد نصیب سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر کہتے اور ہماری کا خیال فاسد کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں گمراہی سے بچائے“

## ایسا خیال بھی حرام

مولوی احمد یار گجراتی بریلوی لکھتے ہیں :-

”بشریت کی ابتدا آدم علیہ السلام سے ہوئی کیونکہ وہ ہی ابو البشر ہیں اور حضور علیہ السلام اس وقت نبی ہیں جب کہ آدم علیہ السلام آب و کل ہیں ہیں، خود فرماتے ہیں: کُنْتُ نَبِيًّا وَادْفَعْتُ النَّارَ وَالطِّينَ اس وقت حضور نبی ہیں بشر نہیں، سب کچھ صحیح لیکن ان کو بشر یا انسان کہہ کر پکارنا یا حضور علیہ السلام کو یا محمد یا کہ اے براہیم کے باپ یا اے بھائی، ادا وغیرہ برابری کے الفاظ سے یاد کرنا حرام ہے“  
(جاما الحق ص ۱۴۳)

## گفار مکرمہ کا طریقہ

”قرآن کریم نے گفار مکرمہ کا یہ طریقہ بتلایا کہ وہ انبیاء کو بشر کہتے تھے“ (جاما الحق ص ۱۴۵)

”بشر یا بھائی کہہ کر پکارنا یا محاورہ میں نبی علیہ السلام کو یہ کہنا حرام ہے“ (جاما الحق ص ۱۸۲)

## محمد عمر اچھروی کی یا وہ گوئی

مولوی محمد عمر اچھروی بریلوی لکھتے ہیں :-

”اور اخاف کے نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر کہہ کر پکارنا کفر ہے کیونکہ یہ کلمہ بشر انبیاء علیہم السلام کو حقارتاً گفار کہا کرتے تھے“  
(مقارن حقیقت ص ۱۲۳)



”وہابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے مثل بشکر کہتا ہے اور حنفی آپ کو بے مثل نور کہتا ہے، تم سوچو کہ کون ہو۔“ (مقیاس حقیقت ص ۲۳۵)

## تحریف قرآن کا بدترین مظاہرہ

”کہ اللہ تعالیٰ سے بالمشافہ بشارتیں نہیں کر سکتا سوائے ان تین نیکو طریقوں کے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ بالمشافہ ہمکلام ہوئے بغیر پردے کے اور بغیر جبرائیل کے“ (مقیاس حقیقت ص ۲۳۹)

## فاضل بریلوی کا جاہلانہ عقیدہ

مولوی احمد رضا خان لکھتے ہیں :-

”اللہ عزوجل نے بلاشبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس نور سے پیدا کیا جو عین ذات الہی ہے یعنی اپنی ذات سے بلا واسطہ پیدا فرمایا“  
(مجموعہ رسائل حصہ اول ص ۴۵، ۴۶، ۴۷)

## مفتی گجرات کی کج روی

مولوی احمد یار گجراتی بریلوی لکھتے ہیں :-

”إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَغَيْرُهُ آيَاتٌ جَوْ بِظَاهِرِ شَانِ مُصْطَفَوِي كَخِلَافِ  
ہیں متشابہات ہیں لہذا ان کے ظاہر سے دلیل پکڑنا جہالت ہے“ (رد المحتار ص ۱۴۵)

## پاپائے اچھرہ کی جہالت

مولوی محمد عمر اچھروی بریلوی لکھتے ہیں :-

— ”مَا كَانَ لِشَيْءٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ“ نے ثابت کر دیا کہ بشر کی طاقت نہیں کہ اللہ سے کلام کرے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مشتم ہونے سے آپ کے نور ہونے کی دلیل واضح ہو گئی (مقیاس حقیقت ص ۲۵)

## نور مجسم لباس بشریت میں

رضا خانی ملاں محمد بشیر کوٹلی لوہاراں والے لکھتے ہیں :-

— ”حضور صلی اللہ علیہ وسلم حقیقت میں نور ہیں اور لباس آپ کا بشریت

ہے، آپ نور مجسم ہیں اور بشریت کے لباس میں تشریف لائے“

(کتاب آنا جانا نور کا ص ۲۱۸)

## جعلی غزالی ماں کا جاہلانہ تصور

مولوی احمد سعید کاظمی لکھتے ہیں :-

— ”حضور علیہ السلام کا بدن مبارک بھی نور تھا،“ (ریلا والنبی ص ۱۵)

## احمد رضا بریلوی کا لغو خیال

سہ آرہا ہے آدمی بن کر فرشتہ نور کا

پڑ گیا ہے طائرِ سدرہ کو چسکا نور کا

(حدائقِ بخشش جلد ۳ ص ۱۸)

قاریتے کرام! رضا خانیوں کے ناپاک عزائم آپ نے ملاحظہ فرمائے

کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بشر کہنا کفار کا دستور ہے اور اس لفظ میں نبی علیہ السلام کی حقارت کی جھلک نظر آتی ہے۔ تو حقیقت یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے لیے بشریت



ہی کمال ہے، اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بشر کہنا توہین ہوتا تو جس طرح بعض  
 یہودیوں نے شرارت کے طور پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں اگر لفظ راعنا  
 سے آپ کو خطاب کرتے تھے جس کے معنی اُن کی عبرانی زبان میں ایک جہود کے ہیں اور  
 وہ اسی نیت سے کہتے، مگر عربی زبان میں اس کے معنی ہماری مصلحت کی رعایت  
 فرمائیے کے ہیں اس لیے عربی دان اس شرارت کو نہ سمجھ سکتے تھے اور اس اچھے معنی کے  
 قصد سے بعض مسلمان بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کلمہ سے خطاب کرنے لگے اس سے  
 ان شربروں کو اور گنجائش مل گئی اور آپس میں بیٹھ کر ہنستے تھے کہ اب تک تو ہم ان کو  
 خفیہ ہی برا کہتے تھے اب اعلانیہ کہنے کی تدبیر ایسی ہاتھ آگئی کہ مسلمان بھی اس میں شریک  
 ہو گئے، حق تعالیٰ نے اپنے محبوب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس توہین  
 کو گوارا نہ کیا کہ یہودی میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو لفظ راعنا کہہ کر توہین کریں۔ تو اس  
 گنجائش کے قطع کرنے کا مسلمانوں کو حکم دیا کہ اے ایمان والو تم لفظ راعنا مت کہا کرو  
 اور اس کی جگہ اَنْظُرْنَا کہہ دیا کرو کیونکہ اس لفظ کے معنی اور راعنا کے معنی عربی زبان میں  
 ایک ہی ہیں، راعنا کہنے میں یہودیوں کی شرارت چلتی ہے اس لیے اس کو ترک کر کے  
 دوسرا لفظ استعمال کرو۔

تو اسی طرح اگر لفظ بشر میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین ہوتی تو حق تعالیٰ  
 اس لفظ کی جگہ کوئی اور لفظ فرمادیتے کہ یہ کہا کرو اور لفظ راعنا میں حق تعالیٰ نے  
 اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کو برداشت نہ کیا اور فرمایا: - كَيْتُهَا الَّذِيْنَ  
 اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوْا اَنْظُرْنَا - یعنی اے ایمان والو!  
 تم نہ کہو راعنا اور کہو اَنْظُرْنَا۔

تو معلوم نہیں کہ حق تعالیٰ نے لفظ بشر میں (بقول رضا خانیوں کے) اپنے محبوب  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کو کیسے برداشت کر لیا؟ تو بات بے غبار ہو گئی کہ لفظ بشر

میں تو میں نہیں ہے بلکہ کمال ہے۔ اب رضا خانی اپنے فتوے پر غور کریں کہ اگر بشر کہنا کفار کا دستور ہے تو حق تعالیٰ نے اپنے نبی کو بشر کیوں کہا ہے؟ مخلوق تو کیا خالق کا کیا پر بھی فتویٰ لگایا۔

رضا خانی بڑے شد و مد کے ساتھ اس بات کا چرچا کرتے ہیں کہ انبیاء کرام کو بشر کہنا سخت بے ادبی ہے جو کہے وہ گستاخ اور کافر ہے۔ تو جب اہل بدعت اہل سنت و جماعت علماء دیوبند کے دلائل سے عاجز آجاتے ہیں تو کہنے لگتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر کہہ کر پکارنا غلط سمجھتے ہیں بشریت کا انکار نہیں کرتے۔ اور رضا خانیوں کی عبارات سے تو یہ لازم آتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بشر کہہ کر پکارنا تو درکنار آپ کو بشر بتلانا بھی جائز نہیں، یہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت کا کھلم کھلا انکار ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کے نور کا ٹکڑا سمجھنے والے اور خدا تعالیٰ کا جزو کہنے والے اہل بدعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے بشر مان سکتے ہیں۔ اور بریلوی گستاخی کی انتہاء کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایسے نوری بشر تھے کہ جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا سانپ بن کر سب کچھ نگل گیا، تو بریلویوں نے آنحضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سانپ کے ساتھ تشبیہ کر اپنی حقیقت کو واضح کر دیا کہ واقعی رضا خانی ٹولہ گستاخ رسول ہے۔

رضا خانیوں کا اہل سنت والجماعت علماء دیوبند پر یہ بے بنیاد الزام ہے کہ وہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے جیسا سمجھتے ہیں، اہل سنت کے نزدیک جو شخص یہ کہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام میرے جیسے ہیں وہ شخص بے دین ہے۔ ہم تو کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم، امام الانبیاء ہیں، افضل البشر ہیں، سید البشر ہیں، خیر البشر ہیں، (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ہمارا عقیدہ ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام جیسا نہ کوئی پیدا ہوا ہے اور نہ کوئی پیدا ہوگا، جس طرح خدا تعالیٰ کی خدائی میں اس کا کوئی شریک نہیں تو



اسی طرح حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مصطفائی میں آپ کا کوئی شریک نہیں اور  
اہلسنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشر مجسم ہیں اور  
نور صفات ہیں۔ قرآن کریم اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی یہی عقیدہ  
مِلتا ہے۔

اب ہم رفاغانیوں کو قرآن پاک کی آیات پیش کرتے ہیں جن میں خودی تعالیٰ  
نے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو بشر کہا ہے۔

حق تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے کہ ہم نے پہلے جتنے انبیاء علیہم السلام  
بعوث فرمائے ہیں سب کے سب مرنے والے تھے جن کی طرف ہم وحی بھیجتے تھے۔  
وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُوْحِيْ اِلَيْهِمْ مِنْ  
اٰهْلِ الْاَنْۢبِيَآءِ (پاک)

(ترجمہ) اور ہم نے تم سے پہلے بستیوں کے رہنے والوں میں سے مرد  
ہی بھیجتے تھے جن کی طرف ہم وحی بھیجتے تھے۔

## تمام انبیاء علیہم السلام کا اعلان بشریت

جنانچہ تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نے اپنی بشریت کا اعلان ان الفاظ میں فرمایا۔  
قَالَ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَحْنُ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ (پاک)  
(ترجمہ) پیغمبروں نے ان سے کہا کہ ہاں، ہم تمہارے جیسے آدمی ہیں۔

## حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے  
اللہ تعالیٰ سے جو دعا کی اُس کے الفاظ قابلِ غور ہیں:-

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِ رَسُولًا مِّنْهُمْ (پ)

(ترجمہ) اے پروردگار! ان (لوگوں) میں انہی میں سے ایک پیغمبر مبعوث فرما۔  
مِنْهُمْ کا لفظ غور و فکر کا متقاضی ہے یعنی مکہ مکرمہ کے رہنے والوں میں سے،  
آلِ ابراہیمؑ سے، اب ایک معمولی عقل و ذہن رکھنے والا شخص بھی یہ بات سمجھ سکتا ہے کہ  
مکہ مکرمہ میں خاکی انسان لیتے تھے یا فرشتے یا کوئی نوری مخلوق؟ اگر مکہ مکرمہ والے بشر  
تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نور تھے تو مِنْهُمْ کا مطلب کیا ہوا؟

## امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلان

قرآن مجید میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے  
ہوئے یہ بھی فرمایا ہے کہ۔

قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ (پ)

(ترجمہ) کہہ دو کہ میں تمہاری طرح کا ایک بشر ہوں (البتہ) میری طرف وحی آتی ہے۔

قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ إِلَّا بَشَرًا مِّثْلُكُمْ (پ)

(ترجمہ) کہہ دو کہ میرا پروردگار پاک ہے میں تو صرف ایک پیغام پہنچانے

والا انسان ہوں۔

## بشریت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تعجب کی وجہ

انبیاء علیہم السلام کی بشریت کے تصور سے کفار کے بدکنے کی وجہ یہ تھی کہ انسان  
اور بشران فطری کمزوریوں سے داغدار ہوتا ہے جو ایک حادثہ شے کا خاصہ ہو سکتے  
ہے مثلاً کھانا پینا، سونا جاگنا، چلنا پھرنا، تعلقاتِ زن و شوہر وغیرہ۔ گویا جن کو اللہ تعالیٰ  
سے خصوصی تعلق ہو ان کو ان چیزوں سے منزہ ہونا چاہیے، چنانچہ کفار کہتے تھے۔



وَقَالُوا مَالِ هَذَا الرَّسُولِ يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِي فِي الْأَسْوَاقِ . (پ)

(ترجمہ) ”اور کہتے ہیں یہ کیسا پیغمبر ہے کہ کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے“

نیز یہ کہ:-

مَا هَذَا إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يَأْكُلُ مِمَّا تَأْكُلُونَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُونَ . وَلَئِنْ أَطَعْتُمُ بَشَرًا مِثْلَكُمْ مَّا تَكُونُوا إِذَا تَخَاسَرُونَ . (پ)

(ترجمہ) ”کہنے لگے کہ یہ تو تمہارے جیسا آدمی ہے جس قسم کا کھانا تم کھاتے ہو اسی طرح کا یہ بھی کھاتے ہیں اور پانی جو تم پیتے ہو اسی قسم کا یہ بھی پیتے ہیں اور اگر تم نے اپنے ہی جیسے آدمی کا کہا مان لیا تو کھاٹے میں پڑ گئے۔“

رَبِّ ذَوِ الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ جواب دیتے ہیں کہ تم بشیرِ رسولؐ پر تعجب کیوں کرتے ہو!

أَكُنْ لِلنَّاسِ عَجَبًا إِنَّ أَوْحِينَآ إِلَى رَجُلٍ مِّنْهُمْ حَوَآثُ أَنْذِيہِ النَّاسِ . (پ)

(ترجمہ) ”کیا لوگوں کو تعجب ہوا کہ ہم نے انہی میں سے ایک مرد کو حکم بھیجا کہ لوگوں کو طردِ سنادو۔“

حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے جتنے رسول مبعوث کیے وہ سب کے سب کھاتے پیتے اور بازاروں میں چلتے پھرتے تھے۔

وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا أَنَّهُمْ يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَيَمْشُونَ فِي الْأَسْوَاقِ . (پ)

(ترجمہ) ”اور ہم نے تم سے پہلے جتنے پیغمبر بھیجے ہیں سب کھانا کھاتے تھے اور بازاروں میں چلتے پھرتے تھے“ (یعنی یہ باتیں مانع رسالت نہیں ہیں) لوگوں کو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے سے انہی غلط فہمیوں نے باز رکھا تھا۔

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَنْ يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمُ الْحُدَىٰ إِلَّا أَنْ قَالُوا  
أَبْعَثَ اللَّهُ بَشَرًا رَسُولًا (دہلا)

(ترجمہ) ”اور جب لوگوں کے پاس ہدایت آگئی تو ان کو ایمان لانے سے اس کے سوا کوئی چیز مانع نہ ہوئی کہ کہنے لگے کہ کیا خدا نے آدمی کو پیغمبر بنا کر بھیجا ہے“

یعنی کفار کا خیال یہ تھا کہ رسالت کے لیے کوئی نوابی مخلوق ہی موزوں ہو سکتی ہے جو بشری عیوب اور کمزوریوں سے منزہ ہو، لیکن اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے  
قُلْ لَوْ كَانَ فِي الْأَرْضِ مَلَائِكَةٌ يَّمْشُونَ مُطْمَئِنِّينَ لَنَرَيْنَا عَلَيْهِمْ قِنَافَ السَّمَاءِ مَلَكَائِرُوسًا (دہلا)

(ترجمہ) ”اے نبی!“ کہہ دو کہ اگر زمین میں فرشتے ہوتے (کہ اس میں چلتے پھرتے) (اور) آرام کرتے (یعنی بے) تو ہم ان کے پاس فرشتے کو پیغمبر بنا کر بھیجتے (لیکن چونکہ زمین پر انسان آباد ہیں لہذا ان کی طرف بشر ہی رسول بنا کر بھیجا گیا ہے) قاری نے کہا! مذکورہ بالا آیات کریمہ سے امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت مطہرہ کا واضح ثبوت ملتا ہے، اور رضا خانیوں کا یہ کہنا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر کہنا کفر ہے، یہ فقہانہ احناف پر کھلا بہتان ہے، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر کہنا جائز ہے۔ اس دنیا میں آپ کو وہ لوگ بھی ملیں گے جو سرے سے وجود باری تعالیٰ ہی کے منکر ہیں اور ایسے لوگ بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے مقرب ترین بندوں یعنی حضرات انبیاء علیہم السلام کی شان میں بدکلامی اور بدنبانی کو



اپنا دین سمجھتے ہیں، ایسے بد بخت اور شقی بھی ہیں جو افضل الانبیاء رحمۃ اللعالمین شیعہ لہذا نہیں  
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کا انکار کرتے ہیں اور قسم قسم کے  
اعتراضات سے اپنے دلوں کی بھڑاس نکالتے ہیں۔ غرض کہ دنیا میں کوئی بھی ایسی حقیقت  
نہیں جس کے منکر اس دنیا میں موجود نہ ہوں۔ انہی حقائق ثابتہ میں سے ایک حقیقت  
انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی بشریت اور عہدیت بھی ہے۔ اور فرقہ مخالف اہل بدعت  
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پہلے یا ان رکھنے کے باوجود آپ کی بشریت کے منکر ہیں اور آپ  
کی ذات ستودہ صفات پر بشریت کے اطلاق کو بے ادبی اور گستاخی کا نام دیتے ہیں،  
چنانچہ مولوی احمد یار گجراتی اپنی تصنیف ”جلد الحق“ میں رقمطراز ہیں کہ:-  
”حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بشریت حرام ہے“ (جلد الحق ص ۱۸۱)  
اور مذکورہ کتاب کے ص ۱۷۷ پر لکھتے ہیں کہ:-

”کہ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا) بشر وغیرہ کلمات تم کہہ دو، ہم تو نہ کہیں گے۔“  
(جلد الحق ص ۱۷۷)

گویا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر نہ کہنا اہل بدعت کے نزدیک  
ادب و احترام ہے۔

دراصل بشریت انبی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی متنازعہ فیہ مسئلہ نہیں ہے بلکہ تمام  
انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا بشر ہونا ایک مسلمہ حقیقت ہے جس میں شک و شبہ کی  
گنجائش نہیں جس طرح کہ ہم نے قرآن مجید کی آیات سے ثابت کیا ہے۔

ابتداءً آفرینش سے لے کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ شاقہ تک  
جس دور میں اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ پیغمبر دعوتِ توحید کے کرم کے سامنے آئے  
تو مخالفین نے ان پر کئی قسم کے اعتراضات کئے تاکہ دعوتِ توحید کی اشاعت میں سے  
رکاوٹ ڈالیں۔ انبیاء کرام اپنا فریضہ رسالت ادا کرنے کے ساتھ ساتھ مشرکین کے





اور اس کے بعد ہر رسول اور ہر نبی کی اپنی زبان سے اعلان کر دیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے لیتی عِبْدُ اللہ کہلو کر اپنی بشریت و عہدیت کو واضح فرمایا تو کسی نے ہَلْ کُنْتَ إِلَّا بَشَرًا رَّسُولًا کہلو کر حق کا اظہار کرایا، بلکہ قرآن مجید نے تو تمام انبیاء علیہم السلام کے متفقہ اعلان کو بھی نقل فرمایا ہے، جب کفار نے انبیاء علیہم السلام کی بشریت کو نبوت کے منافی سمجھ کر بشریت کی آڑ میں انکارِ نبوت کیا تو جواب ملا: اِنْ تَحْسَبُ الْاَبَشَرُ مِثْلُکُمْ، اور سید الانبیاء امام المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے صاف الفاظ میں فرمایا: اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ۔

ان صریح آیات قرآنی اور ارشادات ربانی کے ہوتے ہوئے بھی بشریت کو انبیاء علیہم السلام کی طرف منسوب کرنے کو بے ادبی اور گستاخی خیال کیا جاتا ہے اور رضا خانی مثلاً اس کے حرام ہونے کے فتوے صادر فرماتے ہیں، اور بڑے ہی اخلاص کے ساتھ کہتے ہیں کہ خدا اپنے نبی کو بشر کہے، نبی بھی انکار اپنی بشریت کا اقرار کریں، مگر ہم اپنے نبی کو بشر کہہ کر گستاخ اور بے ادب کیوں بنیں! اسی وجہ سے یہ لوگ انبیاء علیہم السلام کو بشر کہتے ہوئے جھجکتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشریت مظہر کے قائلین کو وہابی وغیرہ ناموں سے موسوم کرتے ہیں، انہوں نے بشریت کا معیار اپنی ذات کو سمجھ رکھا ہے، حقیقت یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کو بشر کہنا امت کے لیے بے ادبی، گستاخی اور بقول رضا خانی احمد یار گجراتی کے حرام: ہوتا تو قرآن کریم اور احادیث میں کہیں بھی لفظ بشر کا ذکر نہ ہوتا۔

اگر قرآن مجید، کتب احادیث، صحابہ کرامؓ و ائمہ دین کے ارشادات اور علماء اہل سنت کے اقوال کو دیکھا جائے تو یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ سید البشر بعد الانبیاء حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے لے کر آج تک صحابہ کرامؓ یا ائمہ عظام، اولیاء کرام اور علماء حق سب کے خیال میں انبیاء علیہم السلام اور خصوصاً

سید المرسلین، شفیع المذنبین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر کہنا حرام اور کفر نہیں بلکہ جائز ہے۔

غور فرمائیے کہ کتاب و سنت کی ان صریح نصوص کے ہوتے ہوئے بھی فرقہ خالہ یعنی کہ اہل بدعت کی طرف سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نور تھے، کے دلائل ڈھونڈنا اور ان کے لیے لغو تاویلات کی ایسی بٹاری کھول بیٹھنا کہ جن کا نہ سر ہو نہ پیر، کیا یہ ڈھٹائی کی انتہاء نہیں؟ اور اہل بدعت واقعاتِ کاذبہ کے مقابلہ میں قرآن و حدیث کو پس پشت ڈال دیتے ہیں، رضا خانی فرقہ یہ نہیں سوچتا کہ قرآن مجید کی واضح نصوص کے الفاظ سے اعراض کر کے انہوں نے کتنی بڑی جسارت کی ہے کہ روزِ شراس کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور انہیں جواب دہ بھی ہونا پڑے گا، کیونکہ جب قرآن و حدیث کے اقوال سے بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بشریت کا ثبوت ملتا ہے تو اہل بدعت بشریت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں کو کفار کا دستور بتلانا سراسر جہالت اور قرآن و حدیث سے روگردانی کرنا ہے۔

## حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیر کی شکل میں

وہ مدنی محمد معین بن کے آیا

غضب کا جوان حسین بن کے آیا

میری لاکھ جانیں ہوں قربان اس پر

جو شراب سے چاچوشیں بن کے آیا

حقیقت نبی کی کھلی اس جوان سے

وہ صل علی ماہ جبیں بن کے آیا



# احوالِ واقعی

(خانوادہ عروس العلماء کے نام)

انسید کرام علیہم السلام کے شانے میں رضاخانے ملاؤں کے گستاخات آپ نے  
ملاحظہ فرمائیں اب انے پر آغا شورشہ مرحوم کا حقیقت افروز تجزیہ بھی پڑھتے جلیے۔

میں نہیں کہتا قلات ابن فلاں گستاخ ہے  
اس قبیلے کا ہر اک پیرو جواں گستاخ ہے  
شائرم اسلاف ہیں احمد رضا کے جانشین  
بدعت آباد بریلی کی زباں گستاخ ہے  
ایک کوزہ پشت کی تصنیف باطل دیکھ کر  
اچھرہ دلے بھی پکار اٹھے کہ ہاں گستاخ ہے  
کیا کہوں فیض الحسن کی شوخی گفتار پر  
لوگ کہتے ہیں کہ وہ جانی یہاں گستاخ ہے  
حیف! بد انجام پٹواری محدث بن گیا  
وائے افتنہ گر کا انداز یہاں گستاخ ہے  
پھیر کر آن گل رخاں مجلس احفان کو  
ایک شاعر کی زبان نکتہ داں گستاخ ہے

نشہ آور ہے بد آئیوں کی شرابِ خانہ ساز  
 مغیچوں کا ذکر کیا پیرِ مغان گستاخ ہے  
 وہ جہاں چاہیں اُسے چاہیں اُسے رسوا کریں  
 ہم پر یہ تہمت کہ طبع بیکراں گستاخ ہے  
 کچھ مقطع جھاروں کو مفتیانہ روپ میں  
 یہ شکایت ہے کہ دستِ ناتواں گستاخ ہے  
 باعثِ رسوائی دینِ حنیفہ ہو گیا  
 مفتی لاہور آوارہ لطیف ہو گیا





## نبی معصوم نہیں

رضا خانی ملاں احمد یار گجراتی حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں یوں گستاخی کرتے ہیں:-

— ”حضرت آدم علیہ السلام پیدائش سے پہلے متقی نہ بنے تھے۔“  
(تفسیر نور العرفان ص ۳۴۳)

رضا خانیوں کے پاس کون سا ایسا آدہ ہے کہ جس سے معلوم کیا گیا کہ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدائش سے پہلے بھی متقی نہ تھے؟

## نبی کا معصوم ہونا ضروری نہیں

رضا خانی ملاں احمد یار گجراتی لکھتے ہیں کہ نبی کا معصوم ہونا ضروری نہیں ہے، اصل عبارت ملاحظہ ہو:-

— ”کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے سارے فرزند نبی تھے اور نبی کا نبوت سے پہلے معصوم ہونا ضروری نہیں۔“ (تفسیر نور العرفان ص ۱۶۴)

میں نے کتنی غصے سے بھائیو! یہ ہے بریلوی مذہب کی تعلیم کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام معصوم نہیں ہوتے، اور انگریز کے ٹاؤٹ مولوی احمد رضا خان کو بریلوی تمام لغزشوں سے محفوظ مانتے ہیں حالانکہ احمد رضا خان بریلوی گناہوں کا مجسمہ تھا۔ اور اس کو تمام لغزشوں سے محفوظ کا تصور کرنا اپنے آپ کو جہنم میں ڈالنا ہے۔ بریلویوں کے علاوہ تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام معصوم عن الخطا ہوتے ہیں، اور چونکہ رضا خانی امت احمد رضا کو نبی مانتی ہے اس لیے رضا خانی انبیاء کرام کے مقابلہ میں احمد رضا خاں کو معصوم مانتے ہیں، اس لیے یہ اُن کے گمراہ ہونے کی بختہ دلیل ہے۔

انبیاء علیہم السلام کی شان میں بریلوی ملاؤں

## کی گستاخیاں

حضرت آدم علیہ السلام ذلیل ہو گئے؟

### نقل کفر کفر نیا شد

رضا خانی ملاں ابوالحسنات اپنی تصنیف ”ادراقِ غم“ میں حضرت آدم علیہ السلام کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے یوں لکھتے ہیں:-

”وہ آدم جو سلطان مملکت بہشت تھے، وہ آدم جو متوج تاج عزت

تھے آج شکارِ تیرِ مذلت ہیں“ (ادراقِ غم ۲ طبع ۱۳۴۸ھ)

رضا خانی ابوالحسنات نے حضرت آدم علیہ السلام کی شان میں نہایت گستاخاں لکھا کہہ کر گستاخی کی انتہاء کر دی ہے، بندہ خدا کو ذرہ بھر شرم و حیا نہ آئی کہ میں حضرت آدم علیہ السلام کی شان میں کتنا توہین آمیز جملہ کہہ رہا ہوں۔

**حضورات!** یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے آپ کو انبیاء علیہم السلام کا پک سچا عاشق کہلاتے ہیں اور باقی تمام مسلمانوں کو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا گستاخ تصور کرتے ہیں، رضا خانی ملاں ابوالحسنات نے حضرت آدم علیہ السلام کی شان میں توہین آمیز الفاظ کہتے وقت اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھا ہوتا تو ایسے ناپاک مجملے کبھی استعمال نہ کرتا۔



## جبرائیل علیہ السلام پیر کو سجدہ کیا کریں

ایک رضا خانی پیر صاحب کہتے ہیں کہ میں خود حضرت آدم علیہ السلام ہوں، اور حضرت جبرائیل علیہ السلام پر فرس ہے کہ وہ مجھے سجدہ کیا کریں، شعر ملاحظہ ہو۔  
 آدم و قنم نحمے دانت مرا    سجدہ ام فرض است بر سجۃ الایس  
 (دیوان محمدی ص ۶۹)

رضا خانی ملاں اپنے آپ کو نبی بنا کر سیلہ کذاب کے مشن کو پورا کرتے ہوئے جبرائیل علیہ السلام کو کہتے ہیں کہ وہ مجھے سجدہ کیا کریں، حالانکہ تمام مخلوق رب ذوالجلال کو سجدہ کرتی ہے اور اس کی تسبیح بیان کرتی ہے تو جبرائیل کو کیا ضرورت پڑی ہے کہ وہ یہودی الاصل والنسل محمد یار گڑھی والے بدطینت شخص کو سجدہ کیا کریں۔

## خلیل اللہ و ذیح اللہ علیہما السلام کی شان میں گستاخی

رضا خانی ابوالحسنات حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمعیل علیہ السلام کے شان میں بایں الفاظ گستاخی کرتے ہیں:-

”ارشاد ہوالاے (خلیل جوہان حضرت حسینؑ) کے غم میں روئے

گاؤ سے ثواب اس قدر ہم عطا فرمائیں گے جتنا تمہیں تمہارے فرزند کی

قربانی میں عطا ہوا ہے“ (ادراقی غم ص ۲۲)

اہل سنت و جماعت علماء دیوبند کا عقیدہ ہے کہ پیغمبروں کے علاوہ کوئی بھی شخص خواہ صحابی، ولی، قطب یا ابدال ہی کیوں نہ ہو اس کا کوئی بڑے سے بڑا عمل بھی کسی پیغمبر کے چھوٹے سے چھوٹے عمل کے برابر نہیں ہو سکتا، جبکہ رضا خانی فرقہ فالح کا عقیدہ ثابت ہوا کہ جو شخص بھی حضرت حسینؑ کے غم میں روئے گا اس کو

وہی ثواب ملے گا جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ملا تھا اسمیں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی بھی توہین ہے، کیونکہ ان کے عمل کو ایک غیر پیغمبر کے عمل کے برابر کر دیا گیا ہے۔

## رضا خانیوں کی حضرت عیسیٰ کی شان میں گستاخی

رضا خانیوں کے مشہور پیر خواجہ محمد یار گڑھی والے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بایں الفاظ توہین کرتے ہیں کہ جن بیماروں کا علاج حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہیں کر سکے تو ان کی سہولت کے لیے ایک رضا خانی ہسپتال میں نے اجیہ شریف میں بنا دیا ہے اور لا علاج مریضے رضا خانی شفا خانہ کی طرف رجوع کریں، شعر ملاحظہ فرمائیں۔

برائے لادوائے حضرت عیسیٰ بحمد اللہ

وریں اجیہ سربیک دارالشفاء کروہ ام پیدا

۲۹  
دیوان محمدی

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین و تنقیص کرنا یہ رضا خانی مذہب میں تو فعل مستحسن ہو سکتا ہے لیکن مذہب اسلام اس غلط حرکت کی قطعاً اجازت نہیں دیتا۔

## پیر فرید ٹھوکر سے مُردے زندہ کرتے تھے!

رضا خانی پیر محمد یار گڑھی والے لکھتے ہیں کہ گو حضرت عیسیٰ علیہ السلام بطور معجزہ مردوں کو زندہ کرتے تھے لیکن پیر فرید نے لاکھوں مردے پاؤں کی ٹھوکر سے زندہ کیے ہیں، اور یہ کتنی ستم ظریفی کی بات ہے کہ پیر فرید کے مارے ہوئے کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی زندہ نہیں کر سکتے، اس میں سراسر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین ہے، رضا خانی ملاں نے پیر فرید کی مدح سرائی کرتے ہوئے اس قدر



غلو سے کام لیا کہ ایک ولی کی تعریف کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے ایک جلیل القدر پیغمبر کی توہین کر بیٹھے، شعر ملاحظہ ہو۔

لاکھوں جلاٹے آپ نے ٹھوکر کے زور سے  
اٹھتا نہیں مسیح سے مارا فرید کا  
(دیوان محمدی ص ۱۲۴)

انبیاء کرام کے گستاخوں کو خدا تعالیٰ عبرتناک سزا دیں گے پھر رضا خانیوں کو معلوم ہوگا کہ ہم دنیا میں کیا ترکات کرتے رہے ہیں، خدا تعالیٰ فرمائیں گے کہ اب سزا چکھو اپنے کئے ہوئے کا۔

## حضرت مسیح کی نشان میں گستاخی

رضا خانی ملاں ایوب علی رضوی "مداح اعلیٰ حضرت" میں لکھتے ہیں کہ میری حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے طفیل شفا پاتے ہیں اور مولوی احمد رضا خان بریلوی پاؤں مار کر مُردہ کو زندہ کرتے ہیں، شعر ملاحظہ ہو۔

شفا بیمار پاتے ہیں طفیل حضرت عیسیٰ  
ہے زندہ کر رہا مُردے خرام احمد رضا خاں کا

(مدائح اعلیٰ حضرت ص ۲۵)

اس شعر میں کون سا تعظیمی پہلو ہے، گستاخی ہی گستاخی ہے، اور لفظ خرام کے معنی ہیں مشک مشک کر چلنا، یعنی کہ مولوی احمد رضا خاں کے پاؤں میں اس قدر قوت تھی کہ وہ زبان سے نہیں بولتے تھے بلکہ پاؤں مار کر مُردے کو زندہ کرتے تھے، تو اس میں ایوب علی رضوی نے اپنے روحانی باپ احمد رضا کی اس قدر تعریف کی کہ اللہ تعالیٰ کے نبی کی توہین کرنے کو کوئی بوجھ محسوس نہیں کیا۔

## حضرت یوسف اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی شان میں گستاخی

رضاقانی محمد یار گڑھی والے اپنے آپ کو منصب رسالت پر بٹھاتے ہوئے یوں لکھتے ہیں کہ کنوئیں میں ڈالا جانے والا حضرت یوسف علیہ السلام اور ان کے فراق میں رونے والا حضرت یعقوب علیہ السلام میں ہی ہوں، شعر ملاحظہ ہو۔

یوسفم در چاہ کنعان منے بدم  
نیز یعقوبم کہ گریات منے بدم

(دیوان محمدی ص ۷۲)

محترم قارئین! آپ نے رضاقانیوں کی گستاخانہ عبارت پڑھ لی ہے، اب آپ خود ہی اندازہ کریں کہ یہ لوگ کتنے بے حیا ہیں، یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ جب تک انبیاء کرام کی شان میں گستاخی نہ کریں تو ان کا کاروبار فیل ہو کر رہ جائے، اور یہی وجہ ہے کہ رضاقانی ایسی ذلیل حرکتیں کرتے ہیں اور ذرہ بھرا نہیں شرم و حیا محسوس نہیں ہوتی، کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ:-

اذا فانتك الحیاء فاعل ماشئت

(ترجمہ) بے حیا باش و ہر چہ خواہی گنہ

## کیا انبیاء علیہم السلام پیر جماعت علی کے خادم ہیں؟

پیر جماعت علی کا ایک غالی عقیدہ تہمتِ تردید اپنے پیر صاحب کی مدح کرتے ہوئے انبیاء علیہم السلام کی بایں الفاظ توہین کرتا ہے، شعر ملاحظہ ہو۔

مُرد ملک فلک پر فرشتے زمیں پہ سارے

خادم ہیں دست بستہ چاروں کتاب والے



غالی مُرید پیر جماعت کو سب سے اعلیٰ مقام دیتے ہوئے لکھا ہے کہ اے میرے پیر حور و ملک، حتیٰ کہ چاروں کتاب والے یعنی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت داؤد علیہ السلام یہ سب انبیاء تیرے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہیں اور یہ تیرے خادم ہیں۔ اس رضا خانی مُرید نے یہ نہ سوچا کہ میں اپنے پیر کو خدائی مسند پر بٹھاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر انبیاء علیہم السلام کی تہین کا مرتکب ہو رہا ہوں، اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو دین کی صحیح سمجھ عطا فرمائے۔ آمین

## انبیاء ایک ولی کی مجلس وعظ میں

”مشہور ہے کہ آپ کی مجلس وعظ میں تمام اولیاء، انبیاء جو زندہ تھے وہ اپنے جسموں کے ساتھ اور جو زندہ نہ تھے اپنی روتوں کے ساتھ موجود ہوتے تھے، اسی طرح آپ کی تربیت و تائید کے لیے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی تجلی فرماتے، علیٰ هذا اکثر اوقات حضرت خضر علیہ السلام بھی مجلس میں لاتے اور حضرت خضر علیہ السلام کی جس ولی سے بھی ملاقات ہوتی تو آپ کی مجلس میں حاضر باشی کی نصیحت فرماتے“

انجاء الاخیار ص ۳۹

”(شیخ عبدالقادر جیلانیؒ) ایک دن آپ وعظ فرما رہے تھے کہ یکایک ایک عجیب کیفیت آپ پر طاری ہوئی اور آپ وعظ ترک کر کے تمام اہل مجلس کے سامنے ہوا میں پرواز کرنے لگے، دورانِ پرواز آپ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ نکلے آپ اسرائیلی ہیں اور میں محمدی، کچھ دیر یہاں تشریف رکھیے اور اس محمدی کی چند باتیں سن لیجئے، چند لمحات

کے بعد آپ منبر پر تشریف لے آئے اور پھر وعظ میں مشغول ہو گئے،  
 مجلس برخاست ہوئی تو لوگوں نے دوران پر واز آپ کے ارشادات کی  
 وضاحت چاہی آپ نے فرمایا حسن اتفاق سے آج حضرت خضر علیہ السلام  
 کا گذر اس طرف ہوا میں اُن سے مجلس میں تشریف آوری کے لیے کہہ  
 رہا تھا چنانچہ انہوں نے میری درخواست قبول کر لی اور مجلس میں کچھ دیر  
 میرا کلام سنتے رہے۔ (مذکرہ سیدنا غوث اعظم ص ۱۶)

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرات انبیاء علیہم السلام حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی  
 رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس وعظ سننے کے لیے آتے تھے، اور شیخ عبدالقادر جیلانی کو  
 انبیاء علیہم السلام پر فضیلت دینا بہت بڑی حماقت ہے، انبیاء کو کیا ضرورت  
 پڑی ہے کہ وہ ایک ولی کی مجلس وعظ میں حاضری دیا کریں؟ اور رضا خانی عقائد گستاخی  
 کی تعلیم دیتے ہیں۔

## حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دے کے پیچھے

رضا خانی مُلّاں مولوی احمد رضا خان بریلوی کو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ  
 کا نائب ثابت کرنے کے لیے ایک خالص جھوٹ کا سہارا لیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:-  
 ”حضرت میاں شیر محمد صاحب ثمر قبوری کو خواب میں حضور غوث  
 پاک کی زیارت ہوئی، میاں صاحب نے عرض کیا حضور اس وقت دنیا  
 میں آپ کا نائب کون ہے؟ اور ارشاد ہوا فرمایا بریلی میں احمد رضا خان  
 بیداری کے بعد حضرت میاں صاحب جلوہ آرائے بریلی ہوئے اور  
 حضور اعظم حضرت کی زیارت سے مشرف ہوئے، واپس آکر فرمایا میں نے  
 دیکھا کہ ایک پردہ کے پیچھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بتاتے ہیں اور



احمد رضا بولتے ہیں: (عرفان شریعت ص ۳)

حالانکہ حضرت میاں شیر محمد شریف پوری ایک دفعہ بریلی میں مولوی احمد رضا خان کی زیارت کے لیے تشریف لے گئے تو جب میاں صاحب مولوی احمد رضا خان کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ احمد رضا خان ایک کمرہ میں بیٹھے ہیں اور آگے حدیث التفسیر کی کتابیں کھلی پڑی ہیں اور احمد رضا خان حقہ نوشی کر رہے ہیں، حضرت میاں صاحب احمد رضا خان کی اس غلط حرکت کو دیکھ کر بغیر کلام کیے واپس تشریف لے آئے۔

جس طرح احمد رضا خان نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لائے ہوئے دینِ خالص میں شرک و بدعت کی ملاوٹ کر کے دین کو مسخ کرنے کی مذموم سعی کی ہے، تو اس کے جرم میں ہو سکتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام قیامت کے دن اس کی شفاعت نہ کریں اور فرمائیں گے سَحَقًا سَحَقًا یعنی دُوری ہو دُوری۔

## پیر کا ہاتھ خضر علیہ السلام کے ہاتھ سے بہتر

”حضرت یحییٰ منیری کے ایک مُرید دریا میں ڈوب رہے تھے حضرت خضر علیہ السلام حاضر ہوئے اور فرمایا کہ اپنا ہاتھ مجھے دے کہ تجھے نکال لوں، اُن مُرید نے عرض کی یہ ہاتھ حضرت یحییٰ منیری کے ہاتھ میں دے چکا ہوں اب دوسرے کو نہ دوں گا، حضرت خضر علیہ السلام غائب ہو گئے اور حضرت یحییٰ منیری ظاہر ہوئے اور اُن کو نکال لیا،“

(ملفوظات احمد رضا بریلوی ج ۲ ص ۵۷)

مذکورہ بالا عبارت سے رضا خانی فرقہ ادیانِ کرام کو مافوق الانساب میں پکارنا ثابت کرتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے دلوں سے انبیاء کرام کی عزت و عظمت نکالنی مقصود ہے کیونکہ رضا خانیوں کے نزدیک انبیاء کرام کا

مرتبہ اولیاء کرام سے کم ہے، اور لوگوں کے دلوں سے انبیاء کرام کے بارے میں یہ بات نکالنی ضروری سمجھتے ہیں کہ تمام مسلمان انبیاء کرام کے مقام کو تمام مخلوقات سے افضل جانتے ہیں، اب یہ عقیدہ منسوخ ہو چکا ہے کیونکہ خان صاحب بریلوی کی کتب سے یہ عقیدہ ہمیں نہیں ملتا، اس لیے رضا خانی تعلیم یہ ہے کہ اولیاء کرام انبیاء عظیم السلام سے افضل ہیں۔

## عقیدہ ختم نبوت پر حملہ

مولوی احمد رضا بریلوی رقمطراز ہیں ۱۔

”مفسور کی صحبت میں سب لوگ نبی ہو سکتے تھے قریب تھا کہ یہ امت

ساری کی ساری نبی ہو جائے۔۔۔ (فتاویٰ افریقہ ص ۱۲۲)

مسئلہ ہندوستان مرزا غلام احمد قادیانی سے جزوی رسی اشتراک رکھنے والے فاضل بریلوی اسی طرح انگریز سرکار کے خادم تھے جس طرح مرزا قادیانی۔۔۔ لیکن بریلی کے اس عیار و شاطر انسان نے خود پر سنیت کا لیبیل لگا کر اللہ تعالیٰ کے مخلص ہندوؤں کو بدنام کیا جن میں مجتہد الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ جی بانی دارالعلوم دیوبند بھی ہیں جن پر رضا خانی چمگادڑوں نے اجراء نبوت کا عقیدہ رکھنے کی ہمت لگائی۔۔۔ ان بے شرم اور بے ننگ نام رضا خانی بھجڑوں سے کوئی پوچھے کہ ”محقق منہ الحقہ“ احمد رضا خان کی یہ عبارت کس کفر کی غماز ہے۔۔۔

سچ ہے عَرَّ رَّبُّ نَسْتَعِظُ لَعْنَتُہٗ

پیر جماعت علی حضرت یوسف علیہ السلام سے افضل ہیں

ایک رضا خانی مُرید اپنے پیر جماعت علی کی مدح سرائی کرتے ہوئے حضرت



یوسف علیہ السلام کی بایں الفاظ توہین کرتے ہیں کہ

خادم ہیں تیرے سارے جتنے حسین جہاں کے

یوسفؑ سے تجھ پر قربان شیریں مقال والے

(انوار علی پورہ ص ۱۷۱)

مذکورہ بالا شعر میں پیر جماعت علی کامریدیہ کہنا چاہتا ہے کہ میرے پیر صاحب پر جتنے حسین و جمیل ہیں سب کے سب قربان کیے جاسکتے ہیں حتیٰ کہ حضرت یوسف علیہ السلام بھی میرے پیر پر قربان ہوں، لیکن مذہب اسلام اس غلط حرکت کی قطعاً اجازت نہیں دیتا کیونکہ انبیاء علیہم السلام کے بغیر تمام مخلوق جمع ہو جائے تو کسی نبی کے برابر تو کجا کسی نبی کے مرتبہ کو بھی نہیں چھو سکتی چہ جائیکہ حافی شرک و بدعت پیر جماعت علی کو حضرت یوسف علیہ السلام سے افضل مانا جائے۔

اہل سنت علماء دیوبند کا عقیدہ تو یہ ہے کہ کروڑوں پیر جماعت علی ہوں تو حضرت یوسف علیہ السلام کے پیشاب پر قربان کیے جاسکتے ہیں۔

ابلیس حضور ﷺ کی سی آواز نکال سکتا ہے

مولوی احمد رضا خاں بریلوی کے خلیفہ رضا خانی مآلاں احمد یار گجراتی لکھتے ہیں کہ:-

”شیطان اپنی آواز حضورؐ کی آواز سے مشابہ کر سکتا ہے“

(مواعظ نعیمیہ جلد ۲ ص ۱۲۲)

رضا خانی احمد یار گجراتی نے جب یہ عقیدہ پیش کیا کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے جب آنحضرت ﷺ کو وحی خداوندی سنائی اور جب آپؐ نے اس کو اپنی زبان سے ادا فرمایا تو اس میں شیطان کی آواز بھی شامل ہو گئی کیوں کہ

شیطان آپ جیسی آواز بنا سکتا ہے (معاذ اللہ) مگر جب مولوی احمد رضا خان بریلوی کی باری آتی ہے تو رضا خانی مذاں محمد اشرف کی چوڑھی کا یہ بیان اپنے اس عجیب گروہ کے بارے میں یوں پیش کرتے ہیں :-

اعلیٰ حضرت کی زبان و قلم کا یہ حال دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی حفاظت میں لے لیا اور زبان و قلم نقطہ برابر خطا کرے خدا تعالیٰ نے اس کو ناممکن بنا دیا،

## احمد رضا تمام لغزشوں محفوظ

رضا خانی اپنے نام نہاد مجدد یہودی الاصل و النسل ماحی توحید و سنت، حامی شرک و بدعت کے بارے میں عقیدہ رکھتے ہیں کہ مولوی احمد رضا خان بریلوی بھی انبیاء علیہم السلام کی طرح ہر قسم کی لغزشوں سے محفوظ تھے حالانکہ تمام لغزشوں سے محفوظ رہنا یہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ گروہ انبیاء کرام کی شان ہے، مولوی احمد رضا بریلوی کے معصوم عن الخطاء کے بارے میں عبارت ملاحظہ ہو۔

۱۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کی یہ کرامت بھی بہت بڑی کرامت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس طرح اپنی حفاظت میں لے لیا کہ آپ کا قول، فعل اور تحریر لغزش سے محفوظ رہے، اہل علم حضرات پر روشن ہے کہ علماء دین کے اعلیٰ کارنامے چودہ صدی سے چلے آ رہے ہیں مگر قول و فعل کی لغزش سے محفوظ رہنا نسبتاً کم پایا گیا ہے اور قلم کی لغزش سے تو شاید ہی کوئی محفوظ رہا ہو گا، زور قلم میں بکثرت تفرد پسندی میں آگے اور بعض تجدید پسندی کا شکار ہو گئے، ان کے تصانیف میں خود راٹیاں بھی دھکی جاتی ہیں اور لفظوں کے استعمال میں بے احتیاطیاں بھی سرزد ہوتی ہیں اور حوالہ جات میں اصل کے بغیر نقل پر ہی قناعت کی جاتی ہے



محدث کچھو چھو فرماتے ہیں کہ ہمیں اور ہمارے مقلدوں کے علماء عرب و عجم کو اعتراف ہے کہ یہ حضرت شیخ الہند مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی اور یا محقق اعظم سبیلہ العلوم مولانا عبدالحق لکھنوی اور یا پھر اعلیٰ حضرت بریلوی کی زبان و قلم کا یہ حال دیکھا کہ مولانا نے اپنی حفاظت میں لے لیا اور اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی زبان مبارک اور قلم شریف نقطہ پر ایڑ جٹا کرے خدا تعالیٰ نے اسے ناممکن بنا دیا۔ (الشاہ احمد رضا ۱۸۹۹ء)

مولانا احمد رضا خان بریلوی جیسے یہودی الاصل والنسل کو رضا خانی گناہوں سے معصوم سمجھ رہے ہیں، حالانکہ معصوم عن الخطا ہونا تو صرف اور صرف انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شان ہے۔

اور یہاں رضا خانیوں نے خان صاحب بریلوی کے بارے میں معصوم کا عقیدہ تسلیم کر کے احمد رضا کے لیے منصب نبوت کا کھلم کھلا اقرار نہیں کر دیا؟

## حضور کا دہن مبارک راقل کی طرح تھا

### نقل کفر کفر نباشد

رضا خانی احمدیہ گجراتی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین میں اس قدر آگے نکل گئے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دہن مبارک کے لیے ایک توہین آمیز تشبیہ ایجاد کی، رضا خانی ملاں لکھتے ہیں:-

”قل میں حضور کی زبان شریف کی طرف اشارہ ہے یعنی اسے

میرے محبوب دُعا ہماری بتائی، ہوا اور زبان تمہاری ہو، کار توں راقل

سے پوری مار کرتا ہے“ (نور العرفان ص ۸۵۵)

رضا خانی ملاں نے مذکورہ بالا عبارت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک کو راقل سے کہا ہے، کیا یہ گستاخی نہیں؟ کیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک

کا درجہ رائفل کا ہی ہے؟ کیا آپ کی زبان اقدس رائفل تھی؟

قارئین کو ام! ذرا سوچیں اور غور فرمائیں کہ رائفل کسے کہا جاتا ہے، کچھ تو سوچیں کہ وہ زبان اقدس جس نے کبھی دشمن کو بھی گالی نہ دی، کبھی کسی کا دل نہ دکھایا ہو، اسے کسی درجے میں رائفل کہا جاسکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر عضو بے مثال ہے کوئی آپ کا مقابلہ نہیں کر سکتا، اس لیے آپ کے جسم اطہر کے ساتھ کسی حقیر چیز کو تشبیہ دینا اور وہ بھی کفار و مشرکین کے ہاتھوں ایجاد کی ہوئی اشیاء کو ہرگز ہرگز مناسب نہیں، ایسا کرنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شدید توہین اور سراسر بے ادبی ہے اور راہ عمل رحمت خداوندی سے محرومی کا سامان ہے۔

بے ادب محروم گشت از فضل رب

رضا خانیوں نے توہین انبیاء کرام اور خصوصاً حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شان اقدس میں گستاخی کا ایسا مکروہ و حنداً شروع کیا ہوا ہے جو کہ رضا خانی پوپ احمد رضا خان بریلوی سے لے کر اب تک جاری ہے، اور ان رضا خانیوں نے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شان میں گستاخیاں کرنا اپنا شعار بنالیا ہے۔

حضرات اگتاخیوں میں ان سے بڑھ کر نہ پاؤ گے!

رہی یہ بات کہ دعا کو کار تو س کے ساتھ تشبیہ دینا یہ بھی ملحدانہ رویہ ہے اور رضا خانی ملاں نے سلفہ عبارت میں اللہ تعالیٰ کے حضور کی گئی دعا کو کار تو س کے ساتھ تشبیہ دی ہے، حالانکہ دعا خدا تعالیٰ کے حضور کی جاتی ہے اور کار تو س دشمن کی طرف مارا جاتا ہے۔ رضا خانیو! اگر تم خدا تعالیٰ کو اپنا دشمن ہی سمجھتے ہو تو کیا تم اتنی عقل بھی نہیں رکھتے کہ تمہارا کار تو س خدا تعالیٰ کو ہرگز بیکار نہیں کر سکتا۔



ذاتِ ولایت کے لوازم رضا خانیوں کی گستاخیاں ملاحظہ کریں کہ ایک ہی عبارت میں اللہ تعالیٰ اور حضور علیہ السلام اور دعا جیسی تبرک عبادت پر ایک کو اپنی گستاخی کی پیٹ میں لے لیا، اب فیصلہ آپ کریں کہ گستاخ رسول کون ہے ؟  
 اور رضا خانی ملاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین و تنقیص میں اس حد آگے نکل گئے کہ ابو جہل اور ابولہب نے بھی ایسے ناپاک کلمے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کبھی نہ کہے ہوں گے، گستاخی پیغمبر خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام میں تو رضا خانیوں نے کفار و مشرکین کو بھی مات کر دیا۔

## اللہ تعالیٰ نے حضور کے حرام کرنے کے لیے کتے، پتے رکھے

رضا خانی ملاں احمد یار گجراتی لکھتے ہیں کہ عنبر کو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا اور کتے پتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے رکھ چھوڑے تاکہ وہ اس کو حرام فرما دیں، اصل عبارت ملاحظہ ہو :-

”رب کی مرضی یہ تھی کہ سور کا گوشت میں حرام کروں اور اس کے باقی اجزاء پر پوست، مغز، گردہ، منہ میرے حبیب حرام فرما دیں، جیسے اس نے صرف سور کو حرام کیا باقی کتا، پتلا اس نے حبیب نے (حرام کیا)“  
 (زور العرفان ص ۲۹)

شریعت کے مسائل میں کیا خلا اور رسول ایک دوسرے کے قسیم ہیں؟ جن میں تقسیم کار جاری ہوئی یا اللہ کے رسول اللہ کے ماتحت ہوتے ہیں پھر رضا خانیوں نے اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کے بالمقابل ہی رکھا تھا تو آپ کی کارکردگی کے لیے کیا انہوں نے کتے، پتے ہی منتخب کرنے تھے۔

رضا خانیوں شرم کرو اور اپنے گریبان میں منہ ڈال کر سوچو کہ اتنی بے ادبیوں پر

گستاخوں کے ساتھ میدانِ محشر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا منہ دکھاؤ گے؟  
 کیا رضا خانی ملاں کو کتے بیلے کے علاوہ اور کسی چیز کا نام ہی یاد نہ رہا کہ جس کے  
 لیے وہ پیغمبرِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو منتخب کر رہے تھے اور جس انداز سے رضا خانی  
 ملاں نے حضورؐ کو ذکر کیا ہے، کیا یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شانِ اقدس میں کھل  
 گستاخی نہیں؟ کیا امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں کتے بیلے حرام فرمانے کے  
 لیے ہی آئے تھے؟ (معاذ اللہ)

اہل سنت والجماعت علماء دیوبند کا عقیدہ ہے کہ جو چیز بھی مومنین کے لیے  
 حلال ہوئی وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوئی ہے اور جو چیز بھی حرام ہوئی ہے وہ بھی  
 اللہ تعالیٰ نے ہی حرام کی ہے، اور اس پر قرآن شاہد ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام  
 حلال و حرام کے بیان کرنے والے ہیں۔ تحلیل و تحریم آپ کے اپنے اختیار میں نہ تھا مگر  
 رضا خانی مذہب گمراہی کی تعلیم دیتا ہے۔

### امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو سانپ سے تشبیہ دینا

رضا خانی ملاں احمد یار گجراتی نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو انسانیت سے نکالنے  
 کے لیے آپ کو سانپ سے تشبیہ دینا درست سمجھا کہ کسی طرح آپ کی بشریت کا  
 انکار ہو سکے، لکھتے ہیں:-

”لخصاً شے موسوی سانپ کی شکل میں ہو کر سب کچھ نگل گیا تھا ایسے

ہی ہمارے حضور نوری بشری ہیں۔ کھانا پینا، نکاح اس بشریت کے احکام  
 تھے۔“ (مرآۃ الناجی ص ۲۴)

قاری نے کوام! امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر  
 کو سانپ سے تشبیہ دینا یہ بہت بڑی حماقت اور کافرانہ طرزِ عمل ہے اور اس سے



بڑے کرامات الانبیاء علیہ السلام کی شانِ اقدس میں کیا گستاخی ہوگی؟  
لیکن جب ہم نے رضا خانیوں سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ چونکہ سانپ ہمارے ساتھ  
محفل میلاد میں شامل ہوتا ہے اس لیے اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سانپ سے تشبیہ  
دے دی گئی تو اس میں کیا حرج ہے؟

## سانپ کا محفل میلاد میں آنے کا ثبوت

مرزا ذاکر بیگ فرماتے ہیں کہ :-

”مجلس میلاد شریف کی تھی جب خوب مجمع ہو گیا ایک سانپ تیزی  
سے آیا اور منبر کے نیچے بیٹھ گیا جب تک مجلس شریف ہوتی رہی بیٹھا سنتا  
رہا بعد ختم چلا گیا نہ آتے کسی کو آزار پہنچایا نہ جاتے، لوگوں نے بہت چاہا  
کہ اسے مار دیں، مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے سب کو باز رکھا کہ  
یہ سرکاری مہمان کی حیثیت سے ہے میں ہرگز نہ مارنے دوں گا،“  
رملفوظات احمد رضا ج ۴ ص ۱۷۱

## احمد رضا بریلوی کا دعویٰ نبوت

مولوی احمد رضا خان بریلوی نے مرلے سے قبل اپنے اعزاء کو وصیت کی کہ جب میرا  
جنازہ اٹھاؤ تو جنازہ کے آگے چلتے ہوئے مجھ پر درود پڑھیں، اصل عبارت ملاحظہ ہو :-  
(۱) جب میرا جنازہ لے کر جاؤ جنازہ کے آگے پڑھیں تم پر کروڑوں درود  
احمد زریعہ قادری (یعنی کہ باوا زبند) - (روایا شریف ص ۹)

## احمد رضا بریلوی پر درود پڑھنا جائز؟

(۲) اللہ تعالیٰ وصل وسلم وبارک علی عبد المصطفیٰ مولانا احمد رضا





## اچھے میاں نبی ہیں؟

رضاخانی مولوی احمد رضا خان بریلوی کے پیرومرشد اچھے میاں کو نبی تسلیم کرتے ہوئے بایں الفاظ درود پڑھتے ہیں، درود ملاحظہ ہو۔

”اللہ توصل وسلو وبارک علیٰ اچھے میاں وعلیٰ آلہ

اچھے میاں“ (الجنة لابل السنة ص ۱۲)

نوٹ:- انبیاء کرام اور ملائکہ کے علاوہ کسی پر بھی درود پڑھنا جائز نہیں، اچھے میاں ہوں یا برے میاں یا احمد رضا خان ہوں پر درود پڑھنا حرام اور بہت بڑی نامرادی کی دلیل ہے۔

## دُرودِ ابراہیمی نامکمل درود ہے

بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ دُرودِ ابراہیمی نامکمل درود ہے، اصل عبارت ملاحظہ ہو۔ رضا خانی ملاں احمد یار گجراتی لکھتے ہیں کہ:-

”دُرود شریف مکمل وہ ہے جس میں صلوٰۃ و سلام دونوں ہوں، نماز

میں دُرودِ ابراہیمی میں سلام نہیں ہے کیونکہ سلام اتحیات میں ہو چکا

اور نماز ساری ایک ہی مجلس کے حکم میں ہے مگر نماز سے باہر وہ دُرود

پڑھو جس میں یہ (صلوٰۃ و سلام) دونوں ہوں، حضورؐ نے جو دُرود کی تعلیم

دُرودِ ابراہیمی سے فرمائی وہاں نماز کی حالت میں دُرود ملا ہے، غرضیکہ

دُرودِ ابراہیمی نماز میں کامل ہے لیکن نماز سے باہر (دُرودِ ابراہیمی)

غیر کامل کہ اس میں سلام نہیں“ (تفسیر نور العرفان ص ۶۹)

قارئینِ کوام! اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو طریقہ درودِ سلام

کا بتلایا ہے وہ بقول رضا خانیوں کے نامکمل ہے لیکن جو ۸۱ حج میں لہجہ ہو وہ مکمل ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ نیا دین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان ما انا علیہ واصحابی کے خلاف ہے۔

علاوہ ازیں مولوی احمد رضا خان بریلوی "احکام شریعت" میں لکھتے ہیں کہ:-  
 "اذان کے بعد (یا پہلے) صلوٰۃ و سلام پڑھنا سُنَّہ میں ایجاب ہوا" (احکام شریعت جلد ۱ ص ۱۳۴)

ذرا سوچیں کہ جو بد بخت ایسے نامراد ہوں کہ سرکارِ دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیماتِ مقدسہ میں کیڑے نکال کر اپنے من گھڑت اقوال و اعمال کو ان کے مقابلہ میں لائیں، ان کا ایمان و اسلام کہاں ہے؟ اے اللہ! تو ان شیاطینِ لائس والجن کو ہدایت دے کر اپنے محبوب و معصوم نبی کا سچا عاشق بنا دے اور اگر ان کے مقدر میں یہ سعادت نہیں تو پھر ان کے ثمر سے اُمتِ مسلمہ کو اس طرح محفوظ فرما کہ ان کا بیج اس دھرتی سے ختم کر دے۔

ایک اور بے لگام بریلوی یوں زبان درازی کرتا ہے کہ:-

### دُرودِ ابراہیمی پڑھنا مکروہ ہے

رضاقانی ملاں عبدالرشید رضوی قادری جب برطانیہ آئے تو سستی شہرت حاصل کرنے کے لیے ایک نیا مسئلہ بیان کیا کہ:-

"نماز کے باہر دُرودِ ابراہیمی (جو نماز میں پڑھا جاتا ہے) پڑھنا مکروہ

ہے کیونکہ اس میں سلام نہیں ہے"

(بحوالہ بریلویوں کے مذہبی خود کشی ص ۳۹)



## پیر نازک عین محمد است

رضا خانی اپنے پیر نازک کریم کو نبوت اور رسالت کا کاج پہناتے ہوئے  
امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باریں الفاظ توہین کرتے  
ہیں، شعر ملاحظہ ہو:

طالب خدا گواہ نازک بچشم من  
عین محمد است کہ عربی شنیدم

(ہفت اقطاب ص ۱۵۱)

مذکورہ بالا شعر میں رضا خانیوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین کا ارتکاب  
کر کے اپنے آپ کو جہنم کا مستحق بنالیا۔

## حشر کے دن حضور کے جھنڈے کا سایہ ہو گا یا احمد رضا کے؟

بریلوی امت کا عقیدہ ہے کہ ہم حشر کے دن اپنے اعلیٰ حضرت بریلوی کے جھنڈے  
کے سایہ تلے ہوں گے، شعر ملاحظہ ہوں۔

عجم میں دھوم ہے کس کی شہ احمد رضا خان کی  
عرب واقع ہوا کس کا امام اہل سنت کا

لواء الحمد کے نیچے جگ ملے یا رب

کریں دل بھر کے نظا امام اہل سنت کا

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(رباعی فردوس ص ۱۱۱)

قارئین کرام! تمام مسلمانوں کا ایمان ہے کہ حشر کے دن اللہ تعالیٰ کے  
عرش کا سایہ ہو گا یا پھر پیغمبرِ درو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لواء الحمد کا ہو گا، اس کے

علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا جبکہ رضاخان اپنے اعلیٰ حضرت دہلوی کے لواء الحمد کے سایہ کا عقیدہ رکھتے ہیں، حقیقت یہ ہے کہ لواء الحمد یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان ہے اور احمد رضاخان اپنے شریک عقائد کی بنا پر حشر کے دن عرش عظیم کے سایہ اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لواء الحمد کے سایہ سے انشاء اللہ محروم ہوں گے، اور سوائے ذلت و رسوائی کے کچھ پتے نہیں پڑے گا۔

## پیر اور پیرزادہ حضرت یعقوب و یوسف کی مثل

رضاخان حضرت یعقوب و حضرت یوسف علیہما الصلوٰۃ والسلام کی بایں طور پر تعین کرتے ہیں، اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

”حضور (نازک کریم غریب نواز کے فرزند) کی پرورش اپنے ماموں میاں امام بخش کے ہاں ہوئی، رقبہوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگا کر والد اور فرزند کے درمیان حضرت یعقوب اور حضرت یوسفؑ کی جدائی کا منظر پیدا کر دیا تھا پورے پندرہ سال اسی فرقت میں گزرے، ایک دن جذبہ شفقت پدری جوش میں آتا ہے، حضور نازک کریم غریب نواز اپنے خاص خادم میاں رحیم بخش کو حکم فرماتے ہیں کہ صاحبزادے کو میرے پاس لے آؤ چنانچہ میاں رحیم بخش حضور صاحبزادہ صاحب کو حضور نازک کریم غریب نواز کی خدمت میں لے آتے ہیں، چاند سے چہرہ جب حضور کی نظر پڑتی ہے آنکھوں سے آنسو جاری ہوتے ہیں بغلیں ہوتے ہیں فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی کا پورا رنگ نظر آجاتا ہے میاں رحیم بخش کو بھی باہر ٹھہرنے کا حکم دیا جاتا ہے، گویا یوں کہیے یہ چودہ در مکتب بے نشانے رسید چہ گوئم کہ آنجا چہ دید و شنید



یعقوب اور یوسف کی ملاقات تھی اسی خاص وقت میں فیوضات و برکات سے نوازا اور بیعت فرمایا جاتا ہے،

رہفت اقطاب ص ۵۲ و ۵۳

مذکورہ بالا عبارت میں حضرت یعقوب اور حضرت یوسف علیہما السلام کی توہین کا پہلو نمایاں نظر آتا ہے۔ (معاف اللہ)

### حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام وزیر اعظم ہیں

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے وزیر اعظم ہیں، اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

”مگر اس کلمہ محمد کو اللہ کے ساتھ بہت ہی مناسبت ہے۔۔۔۔۔

جس سے معلوم ہوا کہ رب سلطان اور محمد رسول اللہ وزیر اعظم ہیں،

(شان حبیب الرحمن ص ۱۱)

قارئین کرام! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ گستاخی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رجب سے خدا تعالیٰ نے رضا خانیوں کی عقل ایسی سلب کی ہے کہ اس قسم کی بیہودہ اور ناشائستہ حرکات اکثر ان سے سرزد ہوتی رہتی ہیں۔



# بیت خانہ بدعت کے عربی

نموٹ: ذہن طور پر جو لوگ کتوں اور بلیوں اور سانپوں وغیرہ کے ساتھ چمکتے ہیں اُنہیں کہ گھٹنگی کے دوران میں چمکیں اچھی طرح بیان کرنا آتے ہیں اور وہ یہ بھی سوچا کرتے کہ انبیاء کرام کے ذواتِ مقدسہ کتنی بلند ہیں اُنہیں کے بارے میں اس طرح کے زبانے استعمال کرنے سے کچھ واجب ہو جاتا ہے یا یہ کس قدر عقل کے اندھے ہیں۔ آغا شورش مرحوم نے ان کا نقشہ خوب کھینچا ہے۔

چہرے پہ ہے شکن تو زباں پر فروش ہے  
نمبر پہ لازماً کوئی بدعت فروش ہے  
کیا پوچھتے ہو دیدہ و دل کے معاملات  
بہر شخص اس دیار میں خانہ بدوش ہے  
سوچا بھی ہے کہ آپ ہیں کس صمت کا مرن  
لے تاجرانِ دین نہ انا عقل و ہوش ہے؟  
بے ربط گفتگو کو بنا کر اس فکر  
لوگوں سے کہہ رہے ہو نوٹے فروش ہے  
کس بانچین سے رندِ خسرات نے کہا  
یہ ذکر و وعظ سلسلہ ناؤ فروش ہے  
نانو تو بی پہ کفر کا الزام الا ماں!  
نانو تو بی حضور کا حلقہ بگوش ہے  
سوداگرانِ دین کے زعمِ خودی کی خیر  
شورش کی شاعرانہ طبیعت میں ہوش ہے  
(دیکھ اکتوبر ۱۹۶۲ء)



## احمد رضا خان بریلوی کی رسالت

جب مولوی احمد رضا خان بریلوی نے دعویٰ نبوت عالم کر دیا اور رضا خانی مولوی ایوب علی رضوی نے پوری جماعت کی ترجمانی کرتے ہوئے اس منصب کو تسلیم کر لیا تو تقاضا ہوا کہ چونکہ نبی ہمیشہ لغزشوں اور خطاؤں سے محفوظ ہوتے ہیں تو مولوی احمد رضا خان میں یہ وصف موجود ثابت کیا جائے۔

جب یہ سوال اٹھا تو رضا خانیوں کے محدث اعظم مولوی مہر اشرف کچھوچھوی نے ایک خطبہ صدارت دیا اور اس میں مولوی احمد رضا خان کے لغزشوں سے محفوظ ہونے کا عنوان قائم کیا اور اس کو پورے رضا خانی سربراہوں کی تصدیق کے بعد محدث اعظم کے صاحبزادے مدنی میاں نے اپنے رسالہ ماہنامہ ”الیزان“ کے امام احمد رضا نمبر میں اسے شائع کیا چنانچہ اس ماہنامہ میں مولوی مہر اشرف کچھوچھوی کے خطبہ صدارت پر یہ تسرخیں لگائی گئی: — امام بریلوی کا لغزشوں سے محفوظ رہنا

اس میں آپ نے اس بات کو واضح کر دیا کہ رضا خانیوں کے عقیدے میں مولوی احمد رضا خان تمام لغزشوں سے محفوظ رہے، ویسے تو اللہ تعالیٰ جسے چاہے تمام لغزشوں سے محفوظ رکھے، لیکن اس کئی حفاظت کا عمومی دعویٰ سوائے پیغمبروں کے اور کس کے لیے ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں، ائمہ اربعہ میں سے کسی نے کسی صحابی کے لیے بھی اس کئی حفاظت کا عمومی دعویٰ نہیں کیا، اور تمام لغزشوں سے محفوظ رہنا یہ تو انبیاء علیہ السلام کی شان ہے کیونکہ ہر نبی معصوم عن الخطا ہوتا ہے، اور یہ سوچیں کہ جو شان انبیاء کرام کی ہو سکتی ہے اُس کو رضا خانیوں نے کس طرح مولوی احمد رضا خان کے لیے تجویز کر دیا تاکہ پیغمبرِ عربی (صلی اللہ علیہ وسلم) جس طرح تمام لغزشوں سے محفوظ ہے ہیں اسی طرح محمدی پیغمبر (مولوی احمد رضا خان) بھی تمام

غرضتوں سے محفوظ تسلیم کیا جائے بلکہ مولوی احمد رضا خان بریلوی نے وصیت کی کہ میرے  
 دین و مذہب پر چلو اور میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر عمل  
 کرنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔ اور کیا یہ گستاخی نہیں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام  
 کی صفتِ کاملہ کو مولوی احمد رضا خان کے ساتھ ملا دیا جائے۔ (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ)  
 ناظرین کو ام! ذرا سوچیں غور کریں اور پھر فیصلہ کریں کہ گستاخِ رسول کون ہے؟  
 اور یہ بھی سوچیں کہ بچپن میں بازاری عورتوں کو ستر کا دکھانا اور پھر اس پر متنبہ کرنے والا  
 کہ ستر کا مزاج کیسے بگڑتا ہے کس طرح لغزشوں سے محفوظ رہ سکتا ہے؟ رضا خانیوں  
 کی جسارت دیکھئے کہ ان لوگوں کو اس پر بھی اطمینان نہ ہوا اس سے بھی آگے بڑھے اور  
 مولوی احمد رضا خان کے لیے خدائی صفات اور پیغمبرانہ صفات کا ایہام ان لفظوں  
 میں ترتیب دیا۔

الحمد لله الاحد رضا سيدنا احمد واصلى واسلمو سيدنا  
 احمد رضا لله الواحد الصمد وعلى جميع من رضى الله عنهم  
 ورضوعته احمد الرضا من الازل الى الابد۔

ان آخری لفظوں پر غور کریں، احمد الرضا من الازل الى الابد۔ میں  
 کس طرح مولوی احمد رضا خان کے لیے ازل ابدی، مرنے کا لبہام پیدا کیا جا رہا ہے  
 سو جو لوگ ایک عام آدمی کے لیے خدائی صفات کا لبہام پیدا کرنا اور اس کے لیے  
 اسے سرمایۂ فخر جانتے ہوں، ان کے لیے اب پیغمبر کس صف اور کس شمار میں ہوں گے؟

## مولوی احمد رضا خاں پیغمبر ہیں

مولوی ایوب علی رضوی کا عقیدہ تھا کہ مولوی احمد رضا خان بریلوی کی دعوت اہل عجم  
 کے لیے ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوت صرف اہل عرب کیلئے تھی، نبی علیہ السلام



کے ساتھ یہ تقابل نبوت کے سوا اور کس بات میں ہو سکتا ہے، مندرجہ ذیل شعر سنکر  
آپ خود فیصلہ کریں۔

عرب میں جا کے ان آنکھوں نے دیکھا جسکی صورت کو  
عجم کے واسطے لاریب وہ قبلہ نہا تم ہو

یعنی جب میں عرب میں گیا تھا اور اس آنکھ سے جس صورت کریمہ کو دیکھا وہ تو  
صرف عرب تک محدود تھی لیکن یعنی بلادِ مشرق کے واسطے اے اعلیٰ حضرت  
احمد رضا خان بریلوی آپ قبلہ نہا ہیں۔

حرمِ دالوں نے مانا تم کو اپنا قبلہ و کعبہ  
جو قبلہ اہل قبلہ کا ہے وہ قبلہ نہا تم ہو  
(مدائح اعلیٰ حضرت ص ۳)

دیکھئے رضا خانی کس گستاخی سے مولوی احمد رضا خان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے  
بالمقابل لے آئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو صرف اور صرف عرب کئے لیے تھے، اور  
یہودی الاصل والنسل احمد رضا خان بریلوی عجم کے لیے ہیں، کیا یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام  
کی شانِ اقدس میں گستاخی نہیں؟ کیا یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عرب و عجم پر سرداری  
کا انکار نہیں؟ رضا خانی ملاؤں کی عجم سے اس وابستگی کا نتیجہ ہے کہ رضا خانی اب  
تک عربوں کے خلاف ہیں۔ بلادِ عربیہ حجاز (مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ) جا کر بھی وہاں  
کے اماموں کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے کہ ہمارا گرو گھنٹال تو عجی تھا، اور ہم عربی پیغمبر  
کے علاقے میں کیوں باجماعت نماز پڑھیں، یہاں تو عربی پیغمبر کے اتنی ہی نماز پڑھیں  
، ہم کیوں عربی امام کے پیچھے نماز پڑھیں، ہم نے تو اپنے گرو گھنٹال کی پیروی کا حلف  
اٹھایا ہے اور جو بھی ہمارے عجمی قبلہ نہا کا قائل ہو گا ہم اس کی اقتدا میں نماز پڑھیں گے۔

باز آ جاؤ ظلِ المواب بھی جفتا و جور سے  
کر لو کچھ اپنی حفاظت آنے والے دور سے

حقیقت یہ ہے کہ رضا خانیوں کو خدا تعالیٰ اپنے گھر میں داخل ہی نہیں ہونے دیتا کیونکہ حق تعالیٰ ان پر ناراض ہیں، اور صاحب مکان جس پر ناراض ہو اس کو اپنے گھر میں داخل نہیں ہونے دیتا۔ اسی لیے قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔  
**اتما المشركون نجس** فلا یقرب المسجد الحرام،  
 مولوی احمد رضا خان بریلوی کو خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کیا جھٹکے ہوئے ایک رضا خانی خلیفہ لکھتے ہیں:-

**ولا اهل السنة من الله احمد رضا خان**  
 یعنی اہل سنت (بریلویوں) کے لیے اللہ تعالیٰ کی جانب سے احمد رضا خان

صاحب ہیں۔ (راج القہار علی کفر الکفار ص ۷ مطبوعہ بریلی)

کسی کا نام لے کر اُسے خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کیا ہوا بتلانا یہ وہ نص ہے جو صرف پیغمبروں کی نشاندہی کرتی ہے۔ (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ)

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مولوی احمد رضا خان بریلوی کا دین و مذہب کہاں کہاں کے لیے ہے، آپ کن کن ملکوں کے لیے مبعوث ہوئے تھے؟

غور کا مقام ہے کہ رضا خانیوں نے احمد رضا خان کی نبوت کا اقرار نہیں کیا؟

تمام مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت و رسالت مشرق و مغرب، شمال و جنوب کے بسے والے سب انسانوں کے لیے ہے، یہ نہیں کہ آپ کی رسالت صرف عرب کے لیے ہو، عجم والوں کے لیے نہ ہو، آپ کی نبوت عرب میں تو ہو مگر مشرق میں نہ ہو (معاذ اللہ) ایسا نہیں ہے بلکہ آپ کی رسالت تو ہر خطہ ارضی کو جاوی ہے۔



## فرشتے عورتوں سے صحبت کرتے ہیں

اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کے بارے میں بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ فرشتے انسانوں کی طرح کھاتے پیتے اور عورتوں سے ہمستری بھی کرتے ہیں، اصل عبارت ملاحظہ ہو:-

”فرشتے شکل انسانی میں آکر کھاتے پیتے بلکہ عورتوں سے صحبت بھی کر سکتے تھے۔“ (مرآة المناہج ص ۲۱)

قارئینِ کرام! تمام اہل اسلام اس بات سے واقف ہیں کہ ملائکہ چونکہ نوری مخلوق ہیں اور نوری مخلوق نفسانی خواہشات سے پاک ہوتی ہے، اور ملائکہ کے بارے میں ایسا عقیدہ رکھنا کیسی گج ہے۔ غالب گمان ہے کہ ایسا غلط عقیدہ کسی باطل مذہب سے بھی ثابت نہ ہو، چہ جائیکہ بریلویوں نے ایسی حماقت کا مظاہرہ کر کے اپنے آپ کو دشمنانِ اسلام ثابت نہیں کر دیا؟

اور یہ بھی عین ممکن ہے کہ ابو لوٹو احمد یار گجراتی کے گھر میں اس قسم کے متعدد واقعات پیش آئے ہوں گے اتو اس لیے رضا خانی نے اپنی معلومات اور تجربہ کی بناء پر اس کو دین سمجھ کر لکھ دیا ہے۔ بریلویوں کی گستاخانہ اور ذلیل عبارات پڑھ کر ایک صحیح العقیدہ مسلمان نتیجہ اخذ کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ یہ لوگ اُس بازار کے پیداواں ہیں۔

## امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی

رضا خانی ابوالحسنات حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شانِ اقدس میں یوں توہین آمیز الفاظ لکھتے ہیں:-

”اس آیت (الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ) میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو انتقال پائی اس لیے کہ بعد کمال زوال ہوتا ہے۔“ (اوراق غم)

سے جوں آفتاب بہ نصف النہار یافت کمال  
مقرر است کہ رومے نہد بسوئے زوال

(اوراق غم)

اہل سنت و جماعت علماء دیوبند کا عقیدہ ہے کہ ہر لمحہ اور ہر آن امام الانبیاء حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کے درجات و مراتب میں ترقی ہوتی رہتی ہے، اس کے برعکس بریلوی امت کا عقیدہ بھی آپ نے ملائکہ فرمایا کہ ان کے نزدیک حضور علیہ السلام کا زوال ہوئے تقریباً چودہ سو سال گزر چکے ہیں (معاذ اللہ) اور جب بھی فرقہ غالب نے کوئی بات کی تو اس سے گستاخی کی ہی یو آئی۔

ذرا غور کیجئے اور رضا خانی گستاخوں کو دواستم دیجئے کہ کس دیدہ دلیری سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر آخرت کو آپ کا زوال کہہ رہے ہیں۔ انصاف کیجئے کہ اللہ تعالیٰ تو حضور کو بشارت دیں کہ بعد میں آنے والی ہر گھڑی آپ کے لیے پہلی گھڑی سے بہتر ہوگی۔ اور مولوی احمد رضا خان بریلوی کے خلیفہ رضا خانی ابو الحسنات کہیں کہ نہیں بعد میں زوال ہی ہوگا، وہ اگر قرآن کریم ہی دیکھ لیتے تو انہیں یہ آیت ضرور مل جاتی :-

وَلَا خَيْرَ لَكَ مِنْ الْأُولَىٰ (سورۃ الضحیٰ پتہ)

اور البتہ ہر بعد کی گھڑی آپ کے لیے پہلی سے بہتر ہوگی۔

معلوم ہوا کہ قرآن کریم کی روشنی میں کوئی شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی

وفات کو آپ کا زوال نہیں کہہ سکتا، اور جب رضا خانا گستاخی اور بے ادبی پر ہی تل جائیں تو پھر بے ادب قرآن سے بھی سبق نہیں سیکھتا، اللہ تعالیٰ ہر مسلمان



۲۳۳  
کو قرآن سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

## رضا خانی پیر رحمۃ اللعالمین ہیں

رضا خانی محمد یار گڑھی والا اپنے بارے میں یوں دعویٰ کرتے ہیں کہ میں  
رحمۃ للعالمین ہوں، شعر ملاحظہ ہو:-

فردم از اغیار و یاد ہر کسم رانکہ، ستم رحمۃ للعالمین  
(دیوان محمدی ص ۷۶)

یعنی کہ میں غیروں سے علیحدہ بھی رہتا ہوں اور ہر شخص کا یار بھی ہوں کیونکہ میں  
نور رحمۃ للعالمین ہوں۔ (العیاذ باللہ)

رضا خانی ملاں کا یہ دعویٰ نص قطعی کے خلاف ہے کیونکہ ریت ذوالجلال اپنے  
محبوب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین فرمایا ہے، جیسا کہ حق تعالیٰ  
کا ارشاد ہے:-

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ (پک)

اور اے محمد، ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت (بنا کر) بھیجا ہے۔

اہل سنت والجماعت علامہ دیوبند کا عقیدہ بھی یہی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام  
ہی رحمۃ للعالمین ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوا کوئی بھی رحمۃ للعالمین نہیں بن سکتا  
اور رضا خانی پیر کا عقیدہ قرآن کریم کے خلاف ہے۔

## حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیر کی شکل میں

رضا خانی ملاں محمد یار گڑھی والے کہتے ہیں کہ پیر صدر دین کی شکل میں حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے ملتان تشریف لائے۔ (العیاذ باللہ)

شعر ملاحظہ ہو۔

برائے چشم بینا الدینہ بر سرِ مکتان  
بشکل صدر دین خود رحمتہ للعالمین  
(دیوان محمدی ص ۱۰)

مطلب یہ ہے کہ چشم بینا کے لیے مدینہ منورہ سے ملتان میں صدر دین کی شکل میں خود رحمتہ للعالمین یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لے آتے ہیں۔

### حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ میں کارڈ تھا

رضا خانی ملاں کتاب "ہفت اقطاب" کے مؤلف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بایں الفاظ توہین کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ :-

”مؤلف کتاب ہذا فقیر غلام جہانیاں معینی قریشی کی عمر ابھی نو سال کی تھی، بیعت ہونے کا ارادہ ہوا، چشتیہ سلسلہ کے ایک بزرگ تشریف لا، ہم سبق طلباء نے بے حد اصرار کیا کہ یہ صاحب بڑے بزرگ ہیں ان سے بیعت کرو، ان کے بار بار کہنے پر کچھ ارادہ ہو گیا، رات کو خواب میں حضور سر پانور سید الکونین ختم المرسلین محبوب محمد مصطفیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی، حضور ذات پاک سید لولاک علیہ وسلم کے دست مبارک میں ایک کارڈ تھا جس کے وسط میں لکھا تھا: ”حضور خواجہ معین الدین“،

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا یہ پیر ہے اس کے بعد آنکھ کھل گئی، یہ حضور محمد معین الدین کا زمانہ سجادگی تھی، میں نے سمجھ لیا کہ یہ میرے آقا و مولا سے بیعت ہونے کا مجھے حکم دیا جا رہا ہے، ازاں صبح کو اس بزرگ سے جس کے متعلق طلباء اصرار کر رہے تھے بیعت ہونے کا



ارادہ ملوثی کر دیا، دوسری رات پھر خواب دیکھا کہ شہر سے باہر خمیسے نصب کیے ہوئے ہیں اور اعلان ہو رہا ہے کہ محبوب رب العالمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں، یہ غلام بھی دوڑا، ٹوا وہاں پہنچتا ہے حضورؐ نے چہرہ انور پر نقاب ڈالا ہوا ہے اس غلام نے اس وقتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے کندھے پر سوار کیا اور اپنے گھر لے آیا جس وقت حضور پلنگ پر تشریف فرما ہوئے، نقاب کھولا تو عین حضور ملازمین کا چہرہ مبارک تھا، (ہفت اقطاب ص ۱۸۸، ۱۸۹)

رضا خانیوں نے خواجہ معین الدین اجمیریؒ کی مفصیلت ظاہر کرنے کے لیے اس من گھڑت واقعہ کا سہارا لے کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت کا ذرہ بھر خیال نہ کیا کہ ہم ایک ولی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی کو بلند مقام دے کر پیغمبر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ اب رضا خانی ذرا سوچیں کہ گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا شجر کے دن کیا انجام ہو گا؟ انشاء اللہ سوائے رسوائی اور ذلت کے کچھ بھی پتے نہیں پڑے گا اور پھر رضا خانی پشیمان ہوں گے کہ کاش ہم اپنی غلط حرکات سے باز رہتے اور خدا تعالیٰ کے برگزیدہ گروہ انبیاء کرامؑ کی شان میں توہین کا پہلو اختیار نہ کرتے۔

### روضہ رسول تمین روز خالی رہا

رضا خانی، مولوی احمد رضا خان بریلوی کی شان بیان کرتے ہوئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بایں طریقہ توہین کرتے ہیں،۔

— ایک عورت عالم خواب میں مدینہ طیبہ حاضر ہوئی وہاں اُس نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا، دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ

حضور اقدس بریلی شریف مولانا احمد رضا خان صاحب کی مہمانی میں تین روز کے لیے تشریف لے گئے ہیں، جب سرکار واپس ہوئے تو اُس نے مدعا عرض کیا، ارشاد کریم فرمایا کہ بریلی جا کر احمد رضا کے مزار پر بھی حجت کرنا کھ کھلی تو بیداری میں بریلی شریف حاضری دی اور منزل مقصود کو پہنچی۔ (بحوالہ مقام مع الحدید علی کذاب الضیہ ص ۸۷)

خدا تعالیٰ مشرکین کو ہدایت دے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یہ کس قدر الزام ہے کہ آپ خود تو حق تعالیٰ سے مانگیں اور دوسروں کو مولوی احمد رضا خان کے مزار پر جانے کی تلقین کریں۔

### احمد رضا خان بریلوی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست

— ”ایک شخص عرصہ دراز سے بیعت کا ارادہ کہتا تھا مگر موت آنے لگا۔ اُس نے خواب دیکھا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ بریلی جا کر ہمارے دوست احمد رضا سے بیعت کر لو پھر وہ بیعت ہو گیا۔“ (بحوالہ مقام مع الحدید علی کذاب الضیہ ص ۸۷)

سبحان اللہ! رسولؐ نے زمانہ مکفر الصحابہ والیہین احمد رضا بریلوی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دوست ہیں؟

### حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم امتی کی شکل میں؟

رضا خانی ملاں حضرت خواجہ معین الدین کی افضلیت ثابت کرنے کے لیے بغیر دو عالم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بایں طور توہین کرتے ہیں، من گھڑت واقعہ ملاحظہ فرمائیں:-



”میاں جمعہ دربانِ روضہ مبارک کی عورت بقتلے الہی فوت ہو گئی جس کے  
 باعث میاں جمعہ سخت پریشان و ادا اس رہتا تھا، اس کی عورت کے فوت ہو جانے کے  
 بعد تیسرے دن ایک مجذوب میاں جمعہ کے گھر آیا اُسے فاتحہ خوانی کی پھر اس مجذوب  
 نے میاں جمعہ سے کہا باہر آ کر میری بات علیحدہ ہو کر سنے، جس وقت دو تکی علیحدہ ہوئے  
 تو مجذوب صاحب نے میاں جمعہ سے کہا کہ حضرت خواجہ محبوب الہی مولانا خدابخش صاحب  
 کی تیرے ساتھ کمال مہربانی و عنایت تھی لیکن وہ اب تم پر ناراض ہیں، تو کوٹ مٹھن شریف  
 سے باہر نکل جا، میاں جمعہ نے کہا کہاں نکل جاؤں، اس مجذوب نے کہا عرب شریف  
 چلے جاؤ مدینہ منورہ جا کر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں اپنی معافی  
 کی درخواست دو تمہارا قصور معاف ہو جائے گا اور حضور محبوب الہی خواجہ خدابخش  
 تم پر راضی ہو جائیں گے، ازاں بعد میاں جمعہ دربان کوٹ مٹھن شریف سے روانہ ہو کر  
 چاچڑاں شریف پہنچا، فقیر محمد یعقوب خادم حضور کی معرفت حضور شہنشاہ مولا محمد معین  
 صاحب کی خدمت میں سارا ماجرا عرض کیا، حضور نے میاں جمعہ کو بلایا، دریافت فرمایا  
 میاں جمعہ نے تمام سرگزشت حضور میں پیش کی اور ساتھ یہ بھی عرض کیا کہ قبلہ میرے پاس  
 بیسہ بھی نہیں، حضور نے فرمایا روہڑی جا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کی زیارت  
 کر لے، چنانچہ میاں جمعہ روہڑی پہنچا، بال مبارک کی زیارت کا شرف حاصل کیا دل  
 میں ارادہ رکھتا تھا کہ اگر کہیں سے خرچ مل جائے تو عرب شریف پہنچوں اور اپنے  
 شیخ کو رافعی کروں، رات کو خواب میں میاں جمعہ کو محبوب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی زیارت نصیب ہوتی ہے لیکن حضور نے اپنے چہرہ اور پہ نقاب ڈالا ہوا ہے  
 جس وقت میاں جمعہ قدم ہوس ہوتا ہے اور حضور پاک سید لولاک صلی اللہ علیہ وسلم چہرہ مبارک  
 سے کپڑا اٹھاتے ہیں تو عین شہنشاہ مولا معین الدین صاحب کا چہرہ سامنے آ جاتا ہے  
 چنانچہ صبح بیدار ہوتے ہی میاں جمعہ واپس چاچڑاں شریف آتا ہے، حضور غریب نواز

خزیرہ محل رونق افروز ہیں، پورے خواب کا نقشہ میاں محمد کے پیش نظر ہے، قدموں پر گرتا ہے زار زار روتا ہے، حضور بخیل فرماتے ہیں اور ساتھ ہی یہ بشارت فرماتے ہیں کہ تیرے گناہ بخش دیئے گئے۔

چونکہ ذاتِ پیر را کردی قبول  
ہم خدا در ذاتش آمدیم رسول  
(ہفت انطباق ۱۹۱، ۱۹۲)

اللہ تعالیٰ کی لعنت و پھٹکار ہو رضا خان کو تم پر — کچھ تو فرق مراتب کا لحاظ کرتے؟

### حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہاولپور آیا کرتے ہیں؟

ایک رضا خانی ملاں امام الانبیاء والمرسلین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بایں الفاظ توہین کرتے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر جگہ چکر لگاتے پھرتے ہیں (العیاذ باللہ) اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

”حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی کوئی رنج و الم میں مبتلا آپ کا غلام یاد کرے تو آپ اپنی پوری شانِ کریمی سے لٹیک لٹیک پکارتے ہوئے اس کے پاس خود تشریف لے جاتے ہیں اور اسے کمالِ اسودگی سے مہرور فرماتے ہیں، کوئی کسی بے آب و گیاہ جگہ میں کیوں نہ ہو، دھوپ میں جلتے ہوئے ریگندروں میں ہو، ہنگامہ خیز میلوں لمبے پوڑے شہروں میں ہو، جو نبی کسی نے رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کو پھلایا آپ فوراً اس کے سر پر تشریف لائے، اگر کوئی منہ سے پکارنے کی ہمت و طاقت سے عاری بھی ہو، بسترِ علالت پہاڑیاں رگڑ رہا ہو اور دل ہی دل میں حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مدد چاہے اور دستِ رحمت کا متمتع ہو تو آپ اس کے دل کی



پکار فوراً سنتے ہیں اور ریل سے بھی زیادہ تیز رفتار فی سہ ہوائی جہاز سے زیادہ قوت پرواز کے ساتھ بلکہ وہم و گمان سے بھی زیادہ سبک رفتاری سے پکارنے والے کے پاس پہنچ جاتے ہیں، کیا یہ آپ کے سراپا رحمت ہونے کا ثبوت نہیں تو اور کیا ہے؟ جس کا کھائیں اس کے گن گلیں یہ حتیٰ ہے سہ

بندہ مٹ جائے نہ آقا پر وہ بندہ کیا ہے  
خبر نہ ہو جو غلاموں سے وہ آقا کیا ہے

یہاں پر اپنے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت گوئی کرتے ہوئے کیوں نہ ثبوت کے طور پر آپ کے اس دستِ شفقت اور سایہ رحمت کا ذکر کروں جو آپ نے ایک دفعہ اس اپنے غلام راقم الحروف پر رکھا، جب کہ ایک مدت سے بیمار بہاولپور کے چولستان میں ایک جھونپڑے میں پڑے ہوئے اپنے آقا و مولا کو دل میں پکارا تو آپ نے پوری رحمتہ للعالمین کی نشان سے فقیر حقیر کو نہ صرف زیارت بخشی بلکہ آن واحد میں اس بندہ بے دام کی تمام مشکلات حل فرمادیں، موسم گرما کی سخت گرم دوپہر کا وقت تھا، حسب استطاعت ڈاکٹروں اور طبیعوں سے علاج کروایا لیکن سب بے سود، بستر سے اٹھنے کی بھی طاقت مفقود ہو چکی تھی ہر طرف سے مایوسی ہی مایوسی نظر آرہی تھی، فقیر کی والدہ محترمہ میرے بستر کے دائیں جانب دوسری چارپائی پر تشریف فرما تھیں اور اللہ تعالیٰ سے میری صحتیابی کی دعائیں اُن کی زبان پر ہر وقت تھیں، غلام رسالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مایوسی کے عالم میں دل ہی دل میں مدد کیلئے پکارا اور حسرت بھری نگاہ تصور سے مدینہ منورہ کی طرف دیکھا تو فوراً حضور رحمۃ للعالمین بندہ کی بیمار پرسی کی خاطر تشریف فرما ہوئے، دل تو چاہتا تھا کہ باوازِ بلند ہڈیہ درود سلا ہمیشہ کروں لیکن زبان یاری نہیں دیتی تھی، آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سراپا نورانی پیکر نورانی لباس میں طبوس میرے بستر کے گرد ایک چکر لگایا اور اپنے

سایہ رحمت سے نوازش فرمائی، چند ہدایات فرمائیں، بیماری کا نام و نشان نہ رہا،  
بندہ فوری طور پر نہ صرف تندرستی بلکہ کئی دوسری نعمتوں سے مالا مال فرما دیا گیا، بھائی  
کیا شانِ رحمۃ للعالیٰ یعنی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے خیر و ناپسند فقیرو  
کو بھی نہیں بھولتے۔

بندہ مٹ جائے نہ آقا پہ وہ بندہ کیا ہے  
خیر جو ہو نہ غلاموں سے وہ آقا کیا ہے

معلوم ہوا کہ اگر ایسے مقام کو جہاں پر میں تھا، ہم مدینہ شریف سے دُور سمجھتے ہیں  
تو یہ ہماری اپنی فکر نارسا اور نگاہ کوتاہ بین ہے ورنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی  
نظرِ رحمت سے ایک پل بھی اونچل نہیں، نیز حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے غلاموں  
کے دلوں کی دھڑکنیں بھی جانتے ہیں کہ ادھر دل میں پکارا ادھر سواری آرہی ہے۔  
(سید المرسلین ص ۲۳ تا ۲۵)

اہل سنت و جماعت علماء دیوبند کا عقیدہ تو یہ ہے کہ سہ  
ہو ہوتا ہے عاشق وہ جاتا ہے دُر پر  
نبی کو وہ دُر دُر بلاتا نہیں ہے

لیکن رضا فانیوں کا یہ عجیب شغل ہے کہ جہاں دل چاہے وہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام  
کو بلا لیتے ہیں اور تھوڑی سی شیرینی سامنے رکھ کر یا محفل میلاد منعقد کر کے حضور  
علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بلانا بریلوی اپنے لیے یائیں ہاتھ کا کھیل سمجھتے ہیں۔ اللہ کریم  
ہر مسلمان کو ایسے تمام غلط عقائد و نظریات سے بچائے۔ آمین

### حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بھائی ہیں

مولوی احمد رضا خان بریلوی اپنی تصنیف میں لکھتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام



بھائی ہیں، فرمایا کہ:-

”اپنے رب کی عبادت کرو اور اپنے بھائی کا احترام و اکرام بجا لاؤ“ (الزبدۃ الزکیہ فی تحریم السجود تحجیر ص ۷)

رضا خانی اہلسنت و جماعت علماء دیوبند پر الزام لگاتے ہیں کہ یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بڑا بھائی کہتے ہیں حالانکہ یہ اہل بدعت کا اہلسنت پر الزام ہے، حقیقت یہ ہے کہ مولوی احمد رضا خان بدیلوی نے اپنی تصنیف مذکور میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھائی کہا ہے، اب اہل بدعت یہ سوچیں کہ گستاخ رسول تم ہوئے یا ہم؟

### حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نبیان کے مرضی تھے

رضا خانی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق لکھتے ہیں کہ ان کو بعض آیات کا نبیان ہوا ہے، اصل عبارت ملاحظہ ہو:-  
”إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ“ اور یہ ممکن ہے کہ بعض آیات کا نبیان ہوا ہو“ (ملفوظات احمد رضا ص ۲۹۵، الدولۃ المکیۃ ص ۲۹۵)  
اب اہل بدعت ہی سوچیں کہ انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین نہیں کیا تو اور کیا ہے؟

### بایزید کا جھنڈا نبی علیہ السلام کے جھنڈے سے بڑا ہوگا؟

رضا خانی حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب کر کے لکھتے ہیں کہ قیامت کے دن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جھنڈے سے حضرت بایزید بسطامی کا جھنڈا بڑا ہوگا اور تمام مخلوق حضرت بایزید کے جھنڈے کے نیچے جمع ہوگی، اصل عبارت ملاحظہ ہو:-

— کسی نے حضرت بایزید بسطامیؒ سے کہا کہ قیامت کے دن ہر ایک ایک آدمی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے سے بچے ہو جائے، حضرت بایزیدؒ نے فرمایا کہ میرا جھنڈا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے سے زیادہ ہے۔ (فوائد فریدیہ ص ۳۷)

رضا فانیوں کے اس عقیدے (جو کہ سفید بھوٹ اور بہتان ہے) کے برعکس تمام اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ قیامت کے دن اہل حق اللہ تعالیٰ کی رحمت تلے ہوں گے اور لوٹے محمد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ میں ہوگا، باقی کسی کے لیے جھنڈے کا سرے سے ثبوت ہی نہیں، تو ردِ یلویوں! تم نے یہ جھنڈا کہاں سے گھڑ لیا؟ بے شرمو، شرم کر دو۔

### حضرت فضیل بن عیاضؒ کا دعویٰ!

رضافانیوں نے حضرت فضیل بن عیاضؒ کی طرف منسوب کرتے ہوئے لکھا ہے کہ :-

— حضرت فضیل بن عیاضؒ نے فرمایا میں عرش، کرسی، لوح اور قلم ہوں۔ میں اسرائیل، میکائیل، اسرافیل، ہوزائیل ہوں، میں ہی موسیٰ، ہارون اور محمد ہوں! (فوائد فریدیہ ص ۳۷)

حضرت فضیل بن عیاضؒ رحمہ اللہ تعالیٰ جیسے باقدا انسان چہر پر یلویوں، رضافانیوں کا بہتان عظیم ہے! سُبْحَانَكَ هَذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ۔

### ذہول طاری ہوا

رضافانی مولوی احمد سعید کاظمی مہتمم مدرستہ اندلس العلوم ملتان لکھتے ہیں کہ :-



(۱) حضور کے علم میں زیادتی ذہول نہ بیان جائز ہے۔

(۲) حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر اگر ذہول طاری نہ ہوتا تو زہر کا ایک لقمہ حضورؐ کیسے تناول فرماتے۔ (تقریر منبر ص ۴۲)

نوٹ :- رضا خانی ملّاں احمد سعید کاظمی کی عبارت سے مسئلہ علم غیب کی نفی ہو گئی، اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام علم غیب جلتے تو زہر کا لقمہ تناول کیوں فرماتے۔

## حضور صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو جلسہ کی طرف بلاتے تھے !

رضا خانی ملّاں بدنام زمانہ منظور احمد فیضی اپنی دستار بندی کا ذکر کرتے ہوئے اپنی کتاب ”مقام رسول“ میں امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یابی الفاظ توہین کرتا ہے، اصل عبارت ملاحظہ ہو :-

”ماہ شوال ۱۳۸۸ھ کا واقعہ ہے جس سال اس فقیر کی دستار بندی ہوئی۔ رازئی دوران شیخ الحدیث حضرت قبلہ علامہ سیدی و استاذی سید احمد سعید شاہ کاظمی مدظلہ العالی کے مدرسہ انوار العلوم ملتان کا سالانہ جلسہ تھا، حضرت مرشد کریم قبلہ شاہجمالی رحیم کے بعض مریدوں نے انوار العلوم کی مسجد میں نماز ادا کرتے ہوئے بحالت تشہد حضور سرور کائنات کو مدرسہ انوار العلوم سے جلسہ گاہ انوار العلوم باغ لائے خان کی طرف جاتے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مبارک ہاتھ کے اشارہ سے لوگوں کو جلسہ کی شمولیت کے لیے بلاتے تھے۔ فللہ الحمد کاتب الحروف فقیر منظور احمد فیضی ابن موی محمد طریف صاحب“

و مقام رسول جلد ۲ ص ۵۶۴

قارئین کو ام! رضا خانی ملّاں مدرسہ اندھیر العلوم و انوار العلوم ملتان کے جلسہ کا عظمت بڑھانے کے لیے کس قدر من گھڑت افسانہ گھڑا ہے تاکہ لوگ سمجھیں کہ

مدرسہ انوار العلوم کائنات مبارک جلسہ تھا کہ اس جلسے میں خصوصاً امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی شریک ہوئے۔ ہم رضا خانیوں سے سوال کرتے ہیں کہ ان کا فیضانِ حاضرونِ حاضر کیا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر جگہ حاضرونِ حاضر ہیں! اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جلسہ میں بقول رضا خانیوں کے تشریف لے جاتا یہ مسئلہ حاضرونِ حاضر کی نشانی کرتا ہے، کیونکہ جو حاضرونِ حاضر ہوتا ہے اس کو کہیں جانے کی ضرورت نہیں اور جو جایا کرتا ہے حاضرونِ حاضر نہیں ہوتا، تو طرفہ تماشاً دیکھئے کہ رضا خانی ملاں کہتا ہے کہ مدرسہ انوار العلوم کی مسجد میں میرے مرشد شاہجمالی کے مریدوں نے نماز پڑھتے وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا کہ خود بھی جلسہ گاہ میں جا رہے تھے اور لوگوں کو بھی جلسہ گاہ کی طرف بلا رہے تھے۔۔۔۔۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ رضا خانی مریدوں نے نماز کی حالت میں کیسے دیکھ لیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے باہر جلسہ گاہ کی طرف لوگوں کو جانے کی دعوت دے رہے ہیں؟ یہ بالکل جھوٹ ہے، صرف مدرسہ اندھیر العلوم و انوار العلوم (ملاں) عظمت لوگوں کے ذہنوں میں بٹھانے کی خاطر یہ توہین آمیز افسانہ گھڑا ہے۔ لیکن فرقہ نماز اہل بدعت پر افسوس ہے کہ مولوی احمد سعید کاظمی کے مدرسہ کے جلسہ کی شان بیان کرتے ہوئے اس قدر حماقت کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخانہ واقعہ لکھتے وقت اس نے عالمِ آخرت کو فراموش کر دیا۔ اور یہ ہیں اپنے آپ کو محبت رسول کہنے والے قدم قدم پر نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں گستاخیاں کرتے ہیں اور پھر بھی عاشق رسول ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اس قسم کی ناپاک حرکت کوئی عام شخص بھی تحریر کرنا تو درکنار سوج بھی نہیں سکتا۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہر مسلمان کو خصوصاً رضا خانیوں کو امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے، آمین ثم آمین



## عشق محمد ﷺ میں مسلمان ہونا شرط نہیں

رفا خانی ملاں محمد یار گڑھی واسے یوں رقمطراز ہیں  
 کچھ عشق محمد میں نہیں شرط مسلمان  
 ہے کوثری ہندو بھی طلب گار محمد  
 (ہفت اقطاب ص ۱۲۳)

## بریلوی اُمت کا سلام

رفا خانی اپنے نام نہاد نبی پر بایں الفاظ سلام پڑھتے ہیں۔ آپ بھی  
 وہ سلام ملاحظہ فرمائیں

ابم برحق احمد رضا سلام علیک	جناب نائب غوث الہدیٰ سلام علیک
کبھی جو تیرا گز ہو رضا کے روضہ پر	تو عرض کرنا میرا بھی صبا سلام علیک
غلام تیرے ہیں جو ان کو ہے نہیں کچھ غم	تو ان کا حامی ہے احمد رضا سلام علیک
جو نجدیوں نے نہ دیکھا ترا جمال و کمال	تو کعبہ والوں نے دیکھا شہا سلام علیک
جوانے ہاتھ میں ہے ہاتھ ہے وہ تیرے ہاتھ	کہ ہاتھ تیرے ہیں میرے رضا سلام علیک
تیرا ہی جلوہ نریا ہے ان کے چہروں میں	ترے جمال کے ہیں آئینہ سلام علیک

دعا محبت کی ہے یارب رضاؑ احمد سے

کہ وقت مرگ ہو لب پر رضا سلام علیک

(مدائح اعلیٰ حضرت ص ۲۷)

اللہ تبارک و تعالیٰ ہر مسلمان کو اس قسم کی غلط حرکات سے بچائے کیونکہ رضا خانیوں  
 کا مولوی احمد رضا بریلوی پر سلام پڑھنا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ بریلوی انگریز

کے ٹاؤٹ کو نبی مانتے ہیں۔

## حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے بدن پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی

رفاغانی ملاؤں کا عقیدہ ہے کہ جس طرح امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اقدس پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی اسی طرح حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے جسم پر بھی مکھی نہیں بیٹھتی تھی، اصل عبارت ملاحظہ ہو:-

”حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے بدن مبارک پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر پر نہیں بیٹھتی تھی“ (العیاذ باللہ)  
 زکراتِ غوثیہ ص ۲۵

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ قدس سرہ العزیز کی ذات کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر قیاس کرنا پیغمبر و دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے نفی و عناد کی علامت ہے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو پیغمبر و دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین و تنقیص کرنے سے محفوظ فرمائے اور آپ کا پکا سچا غلام و محب بنائے۔ آمین ثم آمین

## کیا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا پسینہ خوشبودار تھا؟

رفاغانی ملاؤں کا عقیدہ ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے بدن کا پسینہ اس قدر خوشبودار تھا کہ جس طرح حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اقدس کا پسینہ مبارک معطر تھا، اصل عبارت ملاحظہ ہو:-

”آنحضرت (شیخ عبدالقادر جیلانیؒ) رضی اللہ عنہ کے بدن مبارک کا پسینہ معطر و خوشبودار تھا جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن مبارک کا تھا“ (العیاذ باللہ)  
 زکراتِ غوثیہ ص ۲۵



قارئین کے کرام! ذخیرہ احادیث میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پسینہ مبارک کا تذکرہ تو ملتا ہے کہ خوشبو دار تھا لیکن امت میں سے کسی کے بارے میں بھی یہ تذکرہ احادیث میں نہیں ملتا کہ کسی صحابی یا ولی کا پسینہ پیغمبر خدا کے پسینہ کی طرح خوشبو دار تھا۔ اور امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ مبارک پر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے پسینہ کو قیاس کرنا یہ پیغمبر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بعض کی علامت ہے، کیونکہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو نہیں پہنچ سکتے اور شیخ عبدالقادر جیلانیؒ تو ایک امتی ہیں اور سید الاولیاء ہیں ان کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مرتبہ و مقام کے برابر سمجھنا بہت بڑی بدعتی ہے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ "مدارج النبوت" میں لکھتے ہیں کہ دنیا کی کوئی خوشبو آپ کے جسم اطہر کی خوشبو سے ہم سب سے کم کر سکتی تھی۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ہر ایک خوشبو خواہ مشک ہو یا غیر، سونگھی ہے لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو نے اطہر سے زیادہ کوئی نہ تھی۔ اور ام عاصم زوجہ عبید بن جریج رضی اللہ عنہ بیان کرتی ہیں کہ ہم چار عورتیں عقبہؓ کی رویت میں تھیں اور ہم میں سے ہر ایک یہی کوشش کرتی کہ زیادہ سے زیادہ خوشبو میں بس کر عقبہؓ کے قریب جائیں۔ ہم سب اس کوشش میں خوب خوشبو کا استعمال کرتے۔ لیکن ہم میں سے کسی کی خوشبو عقبہؓ کی خوشبو تک نہ پہنچتی تھی، حالانکہ عقبہؓ خوشبو کو بھی اسی حد تک استعمال کرتے تھے کہ روغن کو اپنے ہاتھوں سے چھواتے اور اسے اپنی داڑھی پر ملتے مگر اس کی خوشبو ہم سب پر غالب رہتی، اور جب عقبہؓ باہر جاتے تو لوگ کہتے کہ ہم خوشبو استعمال کرتے ہیں لیکن کوئی خوشبو عقبہؓ کی خوشبو سے زیادہ تیز نہیں ہے، ام عاصم کہتی ہیں کہ میں نے ایک دن عقبہؓ سے کہا ہم سب خوشبو کے استعمال میں خوب کوشش کرتے ہیں لیکن تمہاری خوشبو تک ہماری خوشبو نہیں پہنچتی، اس کی کیا وجہ ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ

میں مجھے ایک مرتبہ ”شرعی“ یعنی گرمی داتے جسے پت کہتے ہیں نکل آئے تھے، (اس مرض میں ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے سارے بدن میں چنگاریاں لگ ہوئی ہیں) تو میں نے حضورؐ کی خدمت میں جا کر اپنے اس مرض کی شکایت کی تاکہ علاج فرمادیں، اس پر حضورؐ نے فرمایا اپنے بدن سے کپڑے اتار دو، تو میں کپڑے اتار کر آپ کے سامنے بیٹھ گیا، پھر آپ نے اپنا دست مبارک ملا اور میری پشت و شکم پر اس وقت سے یہ خوشبو مجھ میں پیدا ہو گئی ہے، اسے طبرانی نے معجم صغیر میں روایت کیا۔

ایک شخص نے اپنی رطکی کو اس کے شوہر کے گھر بھیجنے کے لیے خوشبو کی جستجو کی مگر اُسے نہ مل سکی تو اُس نے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس لیے عرض حال کیا کہ حضورؐ کوئی خوشبو عطا فرمادیں مگر کوئی خوشبو موجود نہ تھی تو حضورؐ نے شیشی طلب فرمائی تاکہ اس میں خوشبو ڈال دی جائے، پھر آپ نے اپنے جسم اقدس سے پسینہ لے کر اس شیشی میں بھر دیا اور فرمایا جا کر اسے اپنی رطکی کے جسم پر مل دو، جب اُسے ملا گیا تو سلامہ مدینہ اس کی خوشبو سے مہک گیا تھا اور اس گھر کا نام ہی ”بیت المطہین“ خوشبو کا گھر رکھ دیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے اور دوپہر کے وقت قیلولہ فرمایا، چونکہ حضورؐ کو خواب میں بہت پسینہ آیا کرتا تھا، تو میری والدہ نے جن کا نام ”ام سلیم“ ہے شیشی لے کر آپ کا پسینہ مبارک اس میں جمع کرنے لگیں، حضورؐ کی آنکھ کھل گئی، فرمایا اے ام سلیم کیا کر رہی ہو؟ عرض کیا یا رسول اللہ آپ کا پسینہ مبارک جمع کر رہی ہوں تاکہ میں بطور خوشبو استعمال کھوں کہ اس کی خوشبو سب سے زیادہ بہتر ہے۔ (رواہ مسلم)

اور حضرت انسؓ سے یہ بھی منقول ہے کہ جب کوئی صحابی بقصد حضوری آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا اور آپ کو کاشانہ اقدس میں نہ پاتا تو وہ راہ میں آپ کی اس خوشبو



کو سونگتے جو آپ کی گزرگاہ ہونے کے سبب راہ میں پھیلی ہوئی تھی، مدینہ منورہ کے  
جر جس کو چے میں وہ خوشبو محسوس کرتے چلتے جاتے تھے کہ حضور اکرمؐ اس راہ  
سے گذرے ہیں۔

آج بھی مدینہ منورہ کے در و دیوار سے آپ کی خوشبوٹے جانقرا کی لپٹیں آرہی  
ہیں جس سے محبتوں کے دماغ محبت معطر ہو جاتے ہیں، شاید کہ ایک شہرہ اس خوشبو  
کا بعض غریب و مشتاق اور مفلس و نادار مسافروں کے شاعرِ زوق کو بھی میسر ہو،  
ابو عبد اللہ عطار مدینہ طیبہ کی مدح میں کہتے ہیں یہ

بطیب رسول اللہ طاب نسیمہا

فما المشک واکافور المنڈل التڑب

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے مدینہ طیبہ کی فضا مہک رہی ہے،  
مشک و کافور کیا ہے ان کی مانند تو وہاں کھجوروں میں خوشبو ہے۔

حضرت شبیلیؒ جو علمائے صاحبِ وجدان میں سے ہیں فرماتے ہیں کہ مدینہ طیبہ  
کی خاکِ پاک میں خاص قسم کی خوشبو ہے جو مشک و عنبر میں قطعاً نہیں اور فرماتے ہیں  
کہ مدینہ میں ایسی خوشبو کا ہونا عجائب و غرائب میں سے ہے

وراں زمیں کہیے دزد مذطرہ دوست چہ جلے دم زدن نافہائے تاناریت

بروایت ابو نعیم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ کے چہرہ انور  
پر پسینہ مبارک موتی کی مانند اور اس کی خوشبو مشک سے زیادہ ہوتی تھی۔



## ۲۰۰ کہے جا رہے ہیں

پیر جماعت علی شاہ کا ایک غالی ٹرید اپنے پیر کی مدح سرائی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کے بارے میں یوں ہڈیاں کا ٹرککب ہوتا ہے۔  
شعر ملاحظہ ہو:-

فرشتے تیرے چاہ سے سیراب ہو کر کہے جا رہے ہیں جماعت علی شاہ  
(بحوالہ بریلوی ملاؤں کا ایمان ص ۷)

ایک نام نہاد پیر کی تعریف کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی توری مخلوق کے بارے میں یوں بدزبانی کرتا شریف انسان کا شیوہ نہیں۔

## نئی پیر کی صورت میں

بریلوی ملاؤں کا غلیظ عقیدہ ملاحظہ فرمائیں:-

بیا در گوٹ مٹھن تا رخ خیر الوری بینی

کہ در شکل فرید آمد شہنشاہ حجاز این جا

(ترجمہ) ”گوٹ مٹھن میں آتا کہ خیر الوری کا چہرہ دیکھ لے کیونکہ وہی فرید کی صورت میں شہنشاہ حجاز یہاں آئے ہیں۔ (العیاذ باللہ)۔ (دیوان محمدی ص ۱۵۱)  
رضا خانی اپنے گریبان میں منہ ڈال کر ذرا ٹھنڈے دل سے سوچیں کہ وہ خود گستاخ ہیں یا اہلسنت والجماعت علماء دیوبند؟

## رحمۃ للعالمین پیر صدر دین کی شکل میں

بریلوی ملاؤں کا عقیدہ ہے کہ پیر صدر دین کی شکل میں خود حضرت محمد رسول اللہ



صلی اللہ علیہ وسلم ملتان شہر کی سرزمین پر آئے، شعر ملاحظہ ہو:-

برائے چشم بینا از مدینہ بر سر مملکتان  
بشکل صدر دین خود رحمتہ للعالمین آمد

(دیوان محمدی ص ۱۱)

(ترجمہ) دیکھنے والے آنکھ کے لیے تو مدینہ سے ملتان کی سرزمین پر صدر دین  
کی شکل میں خود (امام الانبیاء) رحمتہ للعالمین آئے ہیں۔

## اصل وطن بریلی ہے

بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اصل وطن بریلی شریف  
ہے، جہاں ابولولو احمد رضا بریلوی کی پیدائش ہوئی ہے۔ اصل عبارت ملاحظہ ہو:-  
”حضور علیہ السلام کا وطن بریلی ہے“

(تمہید الایمان بحوالہ تحفۃ الموحدین ص ۱۱)

حضور! ہر باہوش انسان اس بات سے واقف کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام  
کا اصل وطن مکہ مکرمہ ہے، پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا وطن اصلی مکہ مکرمہ کی بجائے  
بریلی کے شرک کے اڑے کو قرار دینا یا وہ گوئی نہیں تو اور کیا ہے؟

## پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بغض کی دلیل

مولوی احمد رضا بریلوی کی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ عداوت ملاحظہ  
ہو، لکھتے ہیں کہ:-

”اس نیت سے درود شریف نہ پڑھو کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی زیارت نصیب ہو“ (وظیفہ کریم ص ۱۱)

تمام مسلمان درود پاک کو اس نیت سے پڑھتے ہیں کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت نصیب ہو اور پیغمبرِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہزار عبادتوں سے بہتر ہے اور رضا خانی فرقہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کو عبارت نہیں سمجھتا، نو کیا مذکورہ بالا عبارت سے بریلویوں نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ نقص و عداوت کی ایک عظیم مثال قائم نہیں کر دی۔

### میں وہ ہوں

رضا خانی ایک ولی کی طرف غلط عبارت منسوب کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ —————  
 ”سید الدین حمزی نے فرمایا کہ میں وہ ہوں کہ دنیا و دہ کی مانند میرے ہاتھ میں ہے، یہ اللہ کی طاقت میری پیٹھ کی طاقت سے ہے یہ کون و مکا اور وہ کچھ جو اس دنیا میں ہے میری دو انگلیوں کے قبضہ میں ہے“  
 (فوائد فریدیہ ص ۸۲)

اہلسنت و جماعت علماء دیوبند کا عقیدہ ہے کہ ولی مذکورہ سے اس قسم کی عبارت ہرگز منقول نہیں ہوگی یہ رضا خانیوں کی بزرگ مذکور پر بہتان والو ام تراشی ہے۔

### ابوالحسین کا دعویٰ

بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ ابوالحسین نخعری کے حکم کے بغیر سورج طلوع نہیں کرتا جب تک اجازت نہ ملے۔ اصل عبارت ملاحظہ ہوا۔

—————  
 ”ابوالحسین نخعری نے فرمایا کہ سورج میرے حکم کے بغیر طلوع نہیں ہوتا“ (فوائد فریدیہ ص ۸۱)

تمام مسلمانوں کا ایمان ہے کہ ہر چیز خدا تعالیٰ کے حکم سے چلتی اور ٹھہرتی ہے



اور ہر چیز پر خدا تعالیٰ کا قبضہ ہے، جیسا کہ قرآن پاک کا ارشاد ہے: **إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ**۔ (القرآن)

## نالائق اور احمق وغیرہ الفاظ سے تعبیر کیا

بریلوی ملاؤں کا عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو غرض یا بھول پر متنبہ کرنے اور ادب سکھانے کے لیے نالائق اور احمق وغیرہ الفاظ سے تعبیر کیا، (العیاذ باللہ) اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں:-

— ”مولا کو شایان ہے کہ اپنے محبوب نبی علیہ السلام کو جس عبارت سے (چاہے) تعبیر فرمائے، یوں خیال کرو کہ زید نے اپنے بیٹے عمرو کو اس کی غرض یا بھول پر متنبہ کرنے، ادب دینے کے لیے مثلاً نالائق، احمق وغیرہ الفاظ سے تعبیر کیا،“ (فتاویٰ رضویہ جلد ۲ ص ۲۳)

بریلوی سے لو نچرے اہلسنت وجماعت علماء دیوبند کے پیچھے لٹھ لیے پھرتے ہیں کہ یہ گستاخ رسول ہیں، اب بریلویوں کو خود اپنی تحزبوں کے آئینہ میں سوچنا چاہیے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شانِ اقدس میں گستاخی کا مرتکب کون ہو رہا ہے؟ رضا خانیوں کا اہلسنت محدثین پر صرف الزام ہے، حقیقت یہ ہے کہ محدثین دیوبند ہی صحیح معنوں میں محبت رسول ہیں۔

## شفاعت کی حاجت نہیں

مولوی احمد رضا بریلوی کا عقیدہ ہے کہ یوم النشور پیغمبر و عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی کیا ضرورت ہے، اصل عبارت ملاحظہ ہو:-

— ”کہ محتاج ہی منشا شفاعت ہے جہاں محتاج نہ ہو خود اپنے

حکم سے جو چاہے کر دیا جائے تو شفاعت کی کیا حاجت ہو؟

(فتاویٰ افریقہ ص ۱۳۸)

اب رضا خان سوچیں کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شفاعت کا کون منکر ہوا؟  
اہلسنت و جماعت علماء دیوبند کا عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم  
کو حکم دیں گے۔ اشفع تشفع سل تعطہ۔

مذکورہ بالا عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ پرویزیت کی طرح بریلویت بھی  
قرآن و حدیث کی منکر ہے۔

## مدینۃ الرسول کی توہین

مولوی احمد رضا خان بریلوی مدینہ طیبہ جیسے مقدس شہر کی بایں الفاظ توہین  
کرتے ہیں عبارت ملاحظہ ہو:-

”مگر مدینہ طیبہ میں مجاورت ہمارے آئمہ کے نزدیک مکروہ ہے“

(احکام شریعت جلد ۲ ص ۸۷)

نوٹ! اس سے بڑھ کر خان صاحب بریلوی کو مدینہ طیبہ کے ساتھ  
کیا بغض ہوگا۔

## پیران پیر کی شکل نبی علیہ السلام سے ملتی ہے

رضا فانیوں کا عقیدہ ہے کہ پیران پیر کی شکل نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملتی  
ہے، شعر ملاحظہ ہو:-

نقشہ شاہ مدینہ صاف آتا ہے نظر

جب تصویر میں جہاتے ہیں سراپا غوث کا

(ملفوظ احمد رضا بریلوی ج ۳ ص ۵۱)



## آستانہ علی پور مدینہ منورہ کی طرح مقدس ہے

پیرو جماعت علی کا ایک غالی عقیدہ مند اپنے پیر کے آستانے کی مدح کرتے ہوئے مدینہ منورہ کی باریں الفاظ توہین کرتا ہے، شعر ملاحظہ ہو:-

مدینہ بھی مطہر ہے مقدس ہے علی پور بھی

ادھر جائیں تو اچھا ہے ادھر جائیں تو اچھا ہے

(رسالہ انوار صوفیہ ستمبر ۱۹۳۰ء)

آستانہ نجیہ علی پور کو کسی اعتبار سے بھی مدینہ منورہ جیسے مقدس شہر جیسا سمجھنا جہت بڑی کیسی ہے، خدا را ذرا سوچئے تو سہی آستانہ علی پور کو مدینہ منورہ سے کیا نسبت؟ کہاں مدینہ منورہ اور کہاں آستانہ علی پور شرک کا اڈا، جہاں دن رات توحید و سنت کو پس پشت ڈال کر شرک و بدعت پر عمل ہوتا ہے۔

## پیر جماعت علی شاہ مدینہ ہیں

پیر جماعت علی شاہ کے مریدوں کا اپنے پیر کے بارے میں عقیدہ نجیہ ملاحظہ فرمائیں:-

سرکار علی پور بھی، میں شاہ مدینہ

پروانہ نا وہ عشق محمد میں فنا ہیں

(رسالہ انوار صوفیہ نومبر و دسمبر ۱۹۳۲ء)

## امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر تمہمت

”حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی پاک بیویوں اور اپنی آل و اطہار

کے لیے یہ جائز قرار دیا کہ وہ بحالت حیض و جنابت مسجد میں بیٹھیں۔  
(مقام رسول جلد ۲ ص ۷۴)

مذکورہ بات حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہرگز منقول نہیں، اس قسم کی تمام لغویات رضاخانیوں ہی کی زبان بے لگام سے نکلا کرتی ہیں۔

## حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر مجلس میں موجود

امام الفضلین حامی شرک و بدعت ناجی توحید و سنت مولوی احمد رضا خان بریلوی کے مبتدعین کا عقیدہ خبیثہ ملاحظہ فرمائیں۔

دم بدم پڑھو درود حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہاں موجود

(نعت مقبول ص ۲ مطبوعہ لاہور)

رضا خانی مذہب کے بے لگام نعت خوان مذکورہ بالا شعر بر ملا پڑھتے ہیں کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر محفل میلاد میں اپنے جسم مبارک کے ساتھ شامل ہوتے ہیں حالانکہ یہ عقیدہ گمراہی پر گامزن کرنے والا ہے۔

## گجرات شہر کو مدینہ منورہ بنادیں

رضا خانی ملا احمد یار گجراتی لکھتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تو گجرات شہر کو مدینہ منورہ بنا دیتے، اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں:-

”حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) جسے جو چاہیں بنادیں، اگر

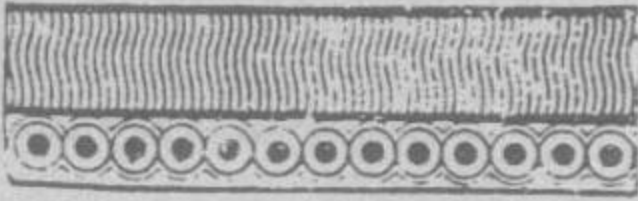
چاہیں تو گجرات (شہر) کو مدینہ بنادیں“

(مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۸ ص ۵۳۸)

رضلخانیوں کے خیال ہے کہ مدینہ منورہ گجرات شہر میں ہونا چاہیے



تھا تا کہ یہ لوگ روضہ کے مجاور بن کر خانقاہی کرشمے دکھا سکتے، اللہ تعالیٰ اور  
 حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رضا خان عقیدرے کے مطابق (نعوذ باللہ)  
 بہت بڑی غلطی کی ہے کیونکہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجاہد کل تو بھٹے ہی،  
 اگر آپ چاہتے تو مدینہ منورہ کو گجرات شہر بنا سکتے تھے۔



# عہد

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ

قارئین کو سلام! ہم نے گستاخاتِ رسولؐ کے مکروہ پھروں سے نقابِ نوحِ یسے کا عہد کر رکھا ہے، اس سلسلے میں ہم آفاشور سے قوم کے الفاظ میں اس عہد کو دہراتے ہیں۔

یہ بات صاف سنو! اصغرِ بدعت  
تمہارے شرک کے ابوان ڈھاکے چھوڑوں گا  
جو لوگ سنتِ میرِ اقم سے باغی ہیں  
انہیں خدا کے عقب سے ڈرا کے چھوڑوں گا  
خدا کی ذات پہ بہستان باندھنے والو!  
تمہارے رخ سے نقابیں اٹھا کے چھوڑوں گا  
نچسار ہے، مو مریدوں کو خانقاہوں میں  
یہ راز ہر کہ و مہ کو سنا کے چھوڑوں گا  
غریب قوم کی جیبیں تراشنے والو!  
تمہیں ضرور ٹھکانے لگا کے چھوڑوں گا  
پھر گئے، مو مزادوں کی روٹیاں کھا کر  
تمہارا نام و نشان تک ملا کے چھوڑوں گا  
زباں دراز فقیہو! یہ بات یاد رہے  
تمہاری توند کمر سے ملا کے چھوڑوں گا



دل و دماغ پہ یہ بات منقش کر لینا

اٹھا رہے ہو جو فتنے مٹا کے چھوڑوں گا

تمہاری کھیپ کی فتویٰ فروش نسلوں کو

خدا گواہ! سماں بنا کے چھوڑوں گا

کیا ہے عہد رسالتِ مآب سے میں نے

خدا کا خوف دلوں پر بٹھا کے چھوڑوں گا

جو گالیوں میں یگانہ ہیں ان رذیلوں کو

نبیؐ کے خلق کا نقشہ دکھا کے چھوڑوں گا

یہ لوگ شیوہ کافر گری سے باز آئیں

وگرنہ اُن کی دکانیں بھلا کے چھوڑوں گا

خدا کے دین کا مفہوم و مدعا کیا ہے

یہ اک سبق انہیں شورشِ بڑھا کے چھوڑوں گا



## پیشاب پاخانہ زمین نکل جاتی تھی

رمضان خان ملاں لکھتے ہیں کہ جس طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیشاب پاخانہ زمین نکل جاتی تھی، اسی طرح حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا پیشاب پاخانہ بھی زمین نکل جاتی تھی، اصل عبارت ملاحظہ ہو:-

”انحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیت الخلاء میں تشریف لے جاتے تو آپ

کا پیشاب پاخانہ مبارک زمین نکل جاتی جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پیشاب و پاخانہ مبارک زمین نکل جاتی تھی، حضرت غوث الثقلین سے اس حالت کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا قسم ہے اللہ کی یہ وجود میرے نانے پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے عبدالقادر کا وجود نہیں“ (العیاذ باللہ)

ذکر امانت غوثیہ ص ۱۱۹، ۱۲۵، ۱۲۵

قارئین کرام! میریوں کا یہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھلم کھلا استہزاء ہے کہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام ہے اسی مقام پر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو بٹھا رہے ہیں، ایک اُمتی اور ولی کا مقام اپنی جگہ مسلم ہے اور امام الانبیاء حبیب کبریا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام اعلیٰ و ارفع ہے، جبکہ مذہب اسلام کا اصول ہے کہ اگر تمام اولیاء کرام مل جائیں تو ایک صحابی کے مرتبہ و نہیں پہنچ سکتے، تو یہ کتنی ستم ظریفی کی بات ہے کہ شیخ جیلانیؒ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے برابر سمجھا اور یہ کہنا کہ جس طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بول و براز زمین نکل جاتی تھی تو اسی طرح حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا بھی بول و براز زمین نکل جاتی تھی، اور یہ عقیدہ رکھنا بہت بڑی جہالت ہے اور یہ صرف امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ و مقام ہے کہ آپ کے بول و براز کو زمین اپنے اندر سمولتی



تھی، اور جس طرح حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی مدارج النبوة میں لکھتے ہیں کہ :-

## بوقت قضاے حاجت زمین کا شکر ہونا

جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضاے حاجت کا ارادہ فرماتے تو زمین میں شکاف پڑ جاتا اور زمین آپ کا بول و براز اپنے اندر سمولیتی اور اس جگہ ایک خوشبو پھیل جاتی تھی، آپ کے براز کو کسی نے بھی نہ دیکھا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضورؐ استنجا کر کے بیت الخلاء سے تشریف لاتے تو میں جا کر دیکھتی تو اس جگہ از قسم براز کچھ نہ دیکھتی۔ حضورؐ نے فرمایا اے عائشہ تم نہیں جانتیں! انبیاء کرام سے جو کچھ ان کے بطن اطہر سے نکلتا ہے زمین اسے نکل جاتی ہے چنانچہ اُسے دیکھا نہیں جاتا۔

ایک صحابیؓ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ میں ایک سفر میں حضورؐ کے ساتھ تھا، آپ قضاے حاجت کے لیے ایک جگہ تشریف لے گئے، جب آپ واپس تشریف لائے تو میں اُس جگہ گیا جہاں حضورؐ نے فراغت فرمائی تھی میں نے اس جگہ بول و براز تشریف کا کوئی نشان تک نہ دیکھا، البتہ چند ڈھیلے وہاں پڑے ہوئے تھے میں نے انہیں اٹھایا تو اس سے نہایت لطیف و پاکیزہ خوشبو آ رہی تھی۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

قاضی عیاض ماکی رحمۃ اللہ علیہ نے مشافہ میں فرمایا ہے کہ اہل علم کی جماعت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے محدثین یعنی بول و براز فرمانے کے بعد وضو کرنے کی قائل ہے، اور یہی قول بعض اصحاب امام شافعی رحمہ اللہ کے ہے۔ (مدارج النبوة جلد اول ص ۹۷)

## ولی کا مرتبہ انبیاء علیہم السلام سے زیادہ

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا مرتبہ

انبیاء علیہم السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے زیادہ ہے، عبارت ملاحظہ ہو:-  
 ”میرے سلطان غوث الثقلینؒ کو جملہ صحابہ و سابقہ انبیاء علیہم السلام

پر فضیلت حاصل ہے“ (کراماتِ غوثیہ ص ۲۱)  
 ”جملہ سلف صالحین کا عقیدہ ہے کہ آپ (شیخ عبدالقادر جیلانیؒ)

کو سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام و صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر فضیلت  
 حاصل ہے“ (کراماتِ غوثیہ ص ۲۱)

ناظرینے کرام! بریلویوں کا یہ گمراہ کن عقیدہ ہے کہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو  
 سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر فضیلت حاصل ہے۔  
 حقیقت یہ ہے اور تمام مسلمانوں کا ایمان ہے کہ تمام اولیاء کرام جمع ہو جائیں تو تبع تابعین  
 کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتے اور تمام تبع تابعین جمع ہو جائیں تو ایک تابعی کے مقام کو  
 نہیں پہنچ سکتے اور تمام تابعین اکٹھے ہو جائیں تو ایک صحابیؓ کے مقام کو نہیں پہنچ  
 سکتے اور تمام صحابہ کرامؓ اکٹھے ہو جائیں تو حضرت ابو بکر صدیقؓ کے مقام تک نہیں  
 پہنچ سکتے اور تمام صحابہ کرامؓ مع ابو بکر صدیقؓ جمع ہو جائیں تو ایک نبیؐ کے مقام کو  
 نہیں پہنچ سکتے اور اگر تمام انبیاء کرام جمع ہو جائیں تو امام الانبیاء صلی اللہ علیہ  
 وسلم کے مقام و مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتے، چہ جائیکہ حضرت شیخ جیلانیؒ کو تمام انبیاء کرامؓ  
 اور صحابہ کرامؓ پر فضیلت دینا اور ایک اُمتی اور ولی کو انبیاء کرامؓ اور صحابہ کرامؓ کے  
 مقام پر لاکھڑا کرنا یہ رضا خانی مذہب میں تو جائز ہو سکتا ہے لیکن مذہب اسلام  
 اس کی قطعاً اجازت نہیں دیتا۔

بریلوی، حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو اس طرح فضیلت و مقام دیتے  
 ہیں کہ بسا اوقات شبہ ہونے لگتا ہے کہ شاید وہ خدایں اور ان کی ملتے ایک نہیں  
 وہ دس محرم کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش لکھتے ہیں، بریلوی ۱۲ ربیع الاول کو



کو جلوس میلاد نکالتے ہیں، شیخ صاحب جنبی المسک ہیں، موجودہ سعودی حکمران اور علماء بھی جنبی ہیں لیکن یہ لوگ اپنے کو سکہ بند حنفی کہلاتے ہیں۔

لیکن بریلوی ہیں کہ ان کے نزدیک نہ خدا ہے نہ رسول! پس ایک ہیں تو شیخ عبدالقادر جیلانیؒ۔ تو پھر اُن کے ماننے ایک نہیں۔۔۔۔۔ یاد رکھیں کسی انسان کے معاملہ میں اس قسم کا غلو پہلے درجہ کی حماقت بے شرمی بے غیرتی اور ڈھٹائی ہے، اور رضا خانیت اسی کا نام ہے۔

## فخر عالم کہنا بے ادبی ہے

مولوی احمد رضا خان بریلوی ایک مسئلہ کے جواب میں لکھتے ہیں کہ حضور ﷺ علیہ وسلم کو فخر عالم یا فخر جہاں کہنا بے ادبی ہے۔ اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں،۔۔۔  
**مسئلہ ۵:**۔۔۔ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کو فخر جہاں کہنا کیسا ہے؟ یٰمُؤْمِنُوْا تَوَجَّرُوْا۔

**الجواب:**۔۔۔ فخر عالم یا فخر جہاں کہنا بے معنی (بے ادبی) ہے۔  
 (عرفان شریعت ص ۳۸)

قاری نے کلام اہل سنت والجماعت علماء دیوبند کا تو یہ عقیدہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام رحمت دو عالم، پیغمبر دو عالم، روح دو عالم، جان دو عالم، سرور دو عالم، سید دو عالم، فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

## قرآنی آیت شیخ عبدالقادر جیلانی کی شان میں نازل ہوئی

— ”وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ“ حضرت غوث الثقلین حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی شان اقدس میں نازل کی گئی ہے

درست ثابت ہوئی کیونکہ صحابہؓ، ائمہ، سابقہ انبیاء علیہم السلام سب کے

سب لفظ عباد میں داخل ہیں، (کراماتِ غوثیہ ص ۱۲)

آج تک کسی مغسٹر قرآن نے آیت مذکور کے متعلق یہ نہیں فرمایا کہ یہ آیت کریمہ  
شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں نازل ہوئی، یہ بریلویوں کی یا وہ گوئی  
نہیں تو اور کیا ہے؟

تحریر کتاب الہی یہودیوں کا شیوہ تھا۔ زندہ باد یہودیوں ایسے  
این زمان۔ اللہ تمہیں شرم دے اور یہودیت کے بد انجام سے بچا کر  
عقل و شرافت اور ہدایت نصیب فرمائے۔

## نسبت سے جنت مل گئی

مولوی احمد رضا خاں بریلوی کا ملفوظ ملاحظہ ہو کہ جنت کا دار و مدار نسبت پر  
ہے نہ کہ اعمالِ صالحہ ہیں، اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں :-

”ایک عالم صاحب کی وفات ہوئی اُن کو کسی نے خواب میں دیکھا  
پوچھا آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوا، فرمایا جنت عطا کی گئی نہ علم کے سبب  
بلکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس نسبت کے سبب ہو گئے  
کو راعی کے ساتھ ہوتی ہے کہ ہر وقت بھونک بھونک کر بھیڑوں کو بھڑیٹے  
سے ہوشیار کرتا رہتا ہے، مانیں یا نہ مانیں یہ ان کا کام سرکار نے فرمایا  
کہ بھونکے جاؤ بس اس قدر نسبت کافی ہے، لاکھ دیاختیں، لاکھ مجاہد  
اس نسبت پر قربان جس کو یہ نسبت حاصل ہے“

(ملفوظات احمد رضا بریلوی جلد ۳ ص ۱۷)

حضرات! حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صیائہ کرام کو یہ تعلیم دی کہ قبر و ستہ میں



نسبت ہرگز کام نہیں آئے گی صرف اور صرف نیک اعمال کام آئیں گے، اگر اعمال اچھے ہیں تو جنت میں داخل ہوگا اور اگر اعمال بُرے ہیں تو دوزخ میں جائے گا، اب آپ خود اندازہ لگائیں کہ بریلویوں کا یہ عقیدہ نسبت پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان مبارک کے خلاف کیا نہیں؟

### حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے چلتے

مولوی احمد رضا خان بریلوی اپنے رسالہ ”قمر التمام میں لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرامؓ کے پیچھے چلتے تھے، اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں:-  
 ”غالب اوقات صحابہ کرام کو آگے چلنے کا حکم ہوتا اور حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) ان کے پیچھے چلتے،“

رقم التمام ص ۱۲

رضا خانوں کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جیسے مقدس گروہ پر یہ بہت بڑا الزام ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے چلتے اور صحابہ کرام آگے چلتے تھے، حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آگے چلتے اور صحابہ کرام رضی آپ کے پیچھے چلتے تھے، اور جیسے رضا خانی گستاخی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتکب ہیں ایسے ہی صحابہ کرامؓ جیسے مقدس گروہ کو بھی گستاخی کا نشانہ بنا دیا۔

### بغیر رضا کے عورت نکاح؟

رسوائے زمانہ رضا خانی ملاں منظور احمد فیضی لکھتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ اختیار تھا کہ بغیر حق مہر کے اور بغیر گواہوں کے عورت سے نکاح کرتے، اصل عبارت ملاحظہ ہو:-

— آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو یہ بھی اختیار تھا کہ بلا مہر و بلا دلی اور بغیر  
گواہ اور بغیر عورت کی رضا کے نکاح کر لیتا یا  
د مقام رسول جلد ۲ ص ۷۷

قاریین کرام! رضا خانی ملاؤں کا امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کی ذات اقدس پر صریح بہتان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بلا مہر اور بغیر  
گواہ اور بغیر عورت کی رضا کے نکاح فرمایا کرتے تھے، حالانکہ ایسا ہرگز نہیں اور  
یقیناً نہیں، اور رضا خانی امت حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس  
میں گستاخیوں کا ارتکاب کر کے اپنے اور جہنم کو واجب تر واجب کرتی چلی جا رہی  
ہے، رضا خانیوں نے عشق رسولؐ کے پردہ میں پیغمبر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے  
شان اقدس میں جو گستاخیاں کی ہیں، اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ایسی گستاخی سے  
محفوظ فرمائے اور پیغمبر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا پٹکا اور سچا عاشق بنائے۔

## بغیر رضا کے نکاح کریں؟

رضا خانی ملاں منظور احمد فیضی لکھتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ بھی  
اختیار تھا کہ جس عورت کا جس مرد کے ساتھ بغیر عورت کی رضامندی کے نکاح  
کریں، کر سکتے ہیں۔ اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

— ”آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو یہ اختیار تھا کہ جس عورت کا جس مرد کے  
بجائے بغیر اس کی اجازت و رضا اور بغیر اس کے وارث کی اجازت کے  
نکاح کر دیں۔“ (مقام رسول ص ۷۷)

میرے سنی حنفی بھائیو! مذہب اسلام میں اس بات کا کہیں تذکرہ نہیں ملتا کہ بغیر عورت  
کی رضامندی کے نکاح جائز ہو، حالانکہ شریعت اسلامیہ میں بغیر عورت کی رضا کے



نکاح منعقد ہو ہی نہیں سکتا اور رضا خانوں کا یہ کہنا کہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح ہو جاتا ہے حالانکہ یہ بھی شریعت محمدی کے خلاف ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا نکاح الا بولی کہ ولی کی اجازت کے بغیر نکاح منعقد نہیں ہوگا، اور رضا خانی مذہب یہ ہے کہ عورتوں سے بغیر گواہ اور بغیر عدوت کی رضامندی اور بغیر ولی کی اجازت کے نکاح ہو جاتا ہے، بریلویوں کا یہ عقیدہ مذہب اسلام کے سراسر خلاف ہے۔

## حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر الزام

رضا خانی ملاں منظور احمد قسطنطنیہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شانِ اقدس میں گستاخی کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جس عورت کے ساتھ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رغبت ہو جاتی تو اس عورت کے خاوند کے لیے ضروری تھا کہ اس کو طلاق دے ورنہ تاکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس عورت سے نکاح کریں۔ اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں :-

”جب آپ کو کسی شادی شدہ عورت سے رغبت ہو جائے تو

اس کے خاوند پر لازم تھا کہ اس کو طلاق دے تاکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس عورت سے نکاح کر سکیں“

مقام رسول جلد ۲ ص ۴۲۳

قارئین کے کرام، رضا خانوں کو گستاخیوں میں داود دیجئے کہ پیغمبرِ رضاء صلی اللہ علیہ وسلم پر کس قدر الزام ہے کہ آپ کو جس عورت سے رغبت ہوتی تو اُس عورت کے شوہر پر لازم ہے کہ اپنی زوجہ کو طلاق دے تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس سے نکاح کریں، یہ بالکل باطل ہے اور نف ہے ایسے بدعتی ٹولے پر جو ہر

بت میں گستاخی رسول کا ارتکاب کرتا ہے۔

## نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ولی میں متجلی ہیں ؟

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم مع اپنی جمیع صفات جمال و جلال و کمال و افضال کے ان (شیخ عبد القادر جیلانیؒ) میں متجلی ہیں، اصل عبارت ملاحظہ ہو :-  
 — ”جس طرح ذات عزت احدیت مع جہ صفات و نفوت جلالت آئینہ

محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں تجلی فرمائیں“

دقنادی افریقیہ ص ۱۱

حضورات! انبیاء علیہم السلام کی صفات ایک امتی میں ماننا سراسر جہالت  
 اور شریعت محمدی سے بعد اختیار کرنا ہے اور جو صفات حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام میں پائی جاتی ہیں وہ ایک امتی میں تصور کرنا اس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شدید توہین ہے کیونکہ ایک ولی اپنے تمام مرتبے اور ولایت کے اعتبار سے پیغمبرِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی کے مرتبے کو نہیں چھو سکتا تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم ایک ولی کے اندر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام والی صفات مان لیں۔

## نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مثل کفار تھے (العیاذ باللہ)

رضا خانی ملاں امام بخش جام پوری اپنے رسالہ فیصلہ بشریت میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بایں الفاظ توہین کرتے ہیں کہ :-

— ”آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صورت بشری میں ظاہر کافروں کی

مثل تھے“ (رسالہ فیصلہ بشریت، بحوالہ تحفۃ الموعودین، قاضی

شمس الدین ڈیرہ قازی خان)



قارئین کرام! رضا خانی، اہل سنت و جماعت علماء دیوبند پر الزام لگاتے ہیں کہ یہ رسولؐ کے گستاخ ہیں، اب فیصلہ خود کریں کہ رضا خانیوں کے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کفار کے مثل سمجھا ہے تو اس میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہے یا تعظیم؟ نیز یہ بھی سوچیں کہ گستاخ رسولؐ بریلوی ہوئے یا اہلسنت علماء دیوبند؟

لیکن یہ حقیقت ہے کہ آپ رضا خانیوں سے بڑھ کر گستاخیوں میں کسی اور کو نہیں پائیں گے، انہوں نے تو گستاخی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے لیے کاروبار بنایا ہوا ہے۔  
 ڈھیٹا اور بے شرم دنیا میں بھی دیکھے ہیں مگر  
 سب پر سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

## حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قاضی محمد عاقل نبی ہوتے

خواجہ محمد سلیمان تونسوی کہتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد اگر کسی کو نبوت ملتی تو قاضی محمد عاقل کو ملتی، اصل عبارت ملاحظہ ہو:-

”حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی قدس سرہ ہمارے قبلہ قاضی محمد عاقل قدس سرہ کے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ اگر حضرت خاتم النبیین کے بعد خلعت نبوت کسی کو عطا ہوتی تو قاضی (محمد عاقل) صاحب کو عطا ہوتی!“ (مقابلیں المجالس ص ۲۶۹، ۲۷۰)

اور صحاح ستہ کی کتب میں اس اعزاز کا مستحق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو قرار دیا ہے کہ اگر میرے بعد نبی ہوتا تو حضرت عمرؓ ہوتے، اور خواجہ سلیمان تونسوی کا یہ کہنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قاضی محمد عاقل نبی ہوتے، یہ خواجہ صاحب کی حماقت ہے، اور یہ عقیدہ فرمان نبوت کے خلاف ہے۔

## رام چندر اور کرشن جی کی نبوت کا اقرار

پیر فرید سے کسی نے رام چندر اور کرشن جی کے متعلق سوال کیا تو پیر فرید صاحب نے جواب دیا کہ رام چندر اور کرشن جی اور مہاتما بدھ اپنے اپنے وقت کے پیغمبر اور نبی تھے اور صاحب کتاب تھے، اصل عبارت ملاحظہ ہو:-

”کسی نے عرض کیا کہ سری کرشن جی اور رام چندر صاحب فقیر اور اور درویش تھے یا نہیں؟ آپ (پیر فرید) نے فرمایا کہ تمام اوتار اور رشی لوگ اپنے اپنے وقت کے پیغمبر اور نبی تھے اور ان میں سے ہر ایک کے پاس کتاب ہے چنانچہ چار وید زبان سنسکرت میں اب بھی موجود ہیں اور ان میں سے ہر نبی لوگوں کی رسومات بد توڑنے کے لیے مبعوث ہوا“  
(مقائیس الجالس ۳۸۸، ۳۸۹)

## زرتشت اپنے وقت کے نبی

پیر فرید صاحب زرتشت کی نبوت کو حدیث پاک سے ثابت کرنے کی مذموم سعی کرتے ہوئے کہتے ہیں:-

”فرمایا کہ زرتشت صاحب کی نبوت بھی ایک طرح سے حدیث شریف سے ثابت ہوتی ہے، حدیث میں آیا ہے تفرق اقصیٰ علی ثلاث و سبعین فرقة یعنی میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی، اس کی تفصیل میں لکھتے ہیں کہ ایک روایت کے مطابق مجوس زرتشتی آتش پرست کے ستر فرقے ہوں گے، یہود کے اکہتر، نصاریٰ کے بہتر اور مسلمانوں کے تہتر فرقے ہوں گے، چونکہ مجوس جو زرتشت



کی امت ہیں، کا ذکر اہل کتاب کے مقابلے میں آیا ہے، اس سے ثابت ہوتا ہے کہ زرتشت صاحب بھی اپنے وقت کے نبی اور پیغمبر تھے؛  
(مقابلیں المجالس منہ ۳۹)

## مہاتما بدھ اپنے وقت کے نبی تھے

پیر فرید صاحب کہتے ہیں کہ مہاتما بدھ بھی اپنے وقت کے نبی تھے، اہل عبارت ملاحظہ ہو:-

”فرمایا کہ مہاتما بدھ بھی اپنے وقت کے نبی تھے، وہ راجنپال کے بیٹے تھے جب جوان ہوئے تو سارا دن عیش و عشرت میں گزارتے تھے جس طرح راجہ زادگان اور شاہ زادگان کا دستور ہے، ایک دن وہ شکار کے ارادے سے باہر گئے راستے میں چند لوگوں کو دیکھا کہ ایک مریض کو اٹھایا لے جا رہے ہیں، ان سے پوچھا کہ اس کو کیا ہوا ہے، لوگوں نے کہا اس کو بیماری ہے، انہوں نے پوچھا بیماری کیا ہوتی ہے، لوگوں نے کہا بیماری تکلیف، درد اور الم کا نام ہے، انہوں نے پوچھا کہ کیا اس سے چھٹکارے کا کوئی طریقہ ہے، لوگوں نے کہا کہ اگر ایام زندگی باقی ہیں تو علاج ہو سکتا ہے، یہ سن کر دل میں کہنے لگے کہ یہ کوئی علاج نہیں ہے اس کے بعد مہاتما بدھ غمزدہ ہو کر واپس چلے گئے اور خاموش ہو کر گھر میں بیٹھ گئے، چند دنوں کے بعد پھر شکار کو نکلے تو یہ دیکھا کہ چند لوگ ایک جنازہ لیے جا رہے ہیں، ان سے پوچھا کہ یہ کیا چیز ہے، لوگوں نے بتایا کہ یہ آدمی بیمار ہو گیا تھا اب فوت ہو گیا ہے، انہوں نے پوچھا کیا موت کا کوئی علاج ہے، لوگوں نے جواب دیا کہ موت کا کوئی علاج نہیں

ہے یہ سنکر واپس چلے گئے اور بیٹھ کر سوچتے رہے کہ موت کا کوئی  
 علاج تلاش کرنا چاہیے تاکہ موت سے آدمی بچ جائے اور زندہ جاوید  
 ہو جائے، یہ سوچتے سوچتے ایک دن گھر سے باہر نکل گئے اور جنگل میں  
 رہنا شروع کر دیا، جب بھوک لگتی تھی تو درختوں کے پتے کھایا کرتے تھے  
 اور چشموں سے پانی پیا کرتے تھے آخر ایک دن پہاڑ کی چوٹی پر ایک درویش  
 ملا جو شاید اپنے وقت کا نبی ہوگا، اُس درویش نے کہا کہ موت کا علاج  
 جیون مکت ہے جو شخص جیون مکت حاصل کر لیتا ہے ہرگز نہیں مرنے کا  
 زندہ رہتا ہے اور تمام درد و الم اور امراض سے نجات حاصل کر لیتا ہے  
 یہ خوشخبری سن کر مہاتما بدھ صاحب خوش ہوئے اور اس درویش سے  
 پوچھا کہ جیون مکت کس طرح حاصل ہوتا ہے، درویش نے جواب دیا کہ  
 اس کے حصول کے لیے میرے پاس ایک طریقہ ہے تم یہاں ٹھہر جاؤ میں  
 بتاؤں گا، چنانچہ مہاتما بدھ نے اس درویش کی صحبت اختیار کر لی، اور  
 درویش نے سلوک کی تربیت شروع کر دی، کچھ عرصے کے بعد مہاتما بدھ  
 کو جیون مکت حاصل ہو گیا جس سے مراد ہے فنا فی نفس اور  
 طس حقیقی یعنی فنا فی اللہ اور معرفت تامہ، اس کے بعد وہ نبوت  
 سے مشرف ہوئے اور اپنی قوم کے لیے راہبر بنے، یہ کام کر کے وہ درویش  
 چلے گئے، جب مہاتما بدھ اپنے والد کے پاس آئے اور اپنے مذہب  
 کی دعوت دی تو اس نے قبول کر لی، اس کے بعد لوگ جوق در جوق ان  
 کے مذہب میں داخل ہونے لگے (مقابلہ میں المجالس صفحہ ۱۰۵، ۱۰۶)  
 قائدینِ کرام! شرک فی الذات کی دوا و شکیں دنیا میں مانج رہی ہیں،  
 ایک حلول کا عقیدہ دوسرا اوتار کا عقیدہ، حلول کے عقیدہ کی رو سے خدا کائنات



میں حل ہو گیا ہے اس کا کوئی مستقل وجود نہیں، اس کا مطلب یہ ہوا کہ کائنات کی تمام چیزیں اور جملہ مخلوقات کو الوہیت حاصل ہے اور یہ سب اپنی اپنی جگہ خدا ہیں، عقیدہ اوتار کا مطلب یہ ہے کہ خدا کسی انسان کی شکل میں دنیا میں ظاہر ہوتا رہتا ہے یا کسی خاص انسان میں حلول کر جاتا ہے، اس عقیدے کی رو سے ہندومت میں کرشن جی بھی اوتار ہیں اور رام چندر جی بھی، اور نہ معلوم کتنے انسانوں کو اوتار قرار دیا گیا جن کا شمار آسان نہیں۔

مسلمانوں میں اس نظریہ کی ابتداء عبداللہ بن سبا یہودی اور اس کے پیروؤں سے ہوئی، عبداللہ بن سبا جو کہ منافقانہ طور پر اسلام میں داخل ہوا تھا، اس کا عقیدہ تھا کہ اللہ تعالیٰ حضرت علیؑ کی ذات میں حلول کر آیا ہے، چنانچہ اس کے پیروکارا علانیہ طور پر حضرت علیؑ کو الہ پکارتے تھے جب حضرت علیؑ کے بہت سمجھانے پر بھی وہ اپنا عقیدہ بدلنے پر تیار نہ ہوئے تو آپؐ نے انہیں آگ میں جھونک دیئے جانے کا حکم دیا۔

صوفیاء میں حسین بن حلاج منصور اس عقیدے کے پہلے علمبردار سمجھے جاتے تھے اُن کا دعویٰ تھا کہ اللہ تعالیٰ مجھ میں حلول کر گیا ہے اور اسی وجہ سے وہ انا الحق کا نعرہ لگاتے تھے جس کی بناء پر ۳۰۹ھ میں خلیفہ المقتدر باللہ نے انہیں قتل کروادیا اور ان کی لاش کو جلا کر رکھ دیا میں پھینک دی۔ یہی نظریہ حلول آج نام نہاد دین تصوف کی رگوں کا خون بنا ہوا ہے، اور اسی نظریہ کی بناء پر بریلوی کہتے ہیں ۵

وہی جو مستویٰ عرش تھا خدا ہو کر      اتر پڑا ہے مدینہ میں مصطفیٰ ہو کر  
اپنا اللہ میاں نے ہند میں نام      رکھ لیا خواجہ غریب نواز  
رام چندر وغیرہ حضرات اپنی قوموں کے مقتدا ضرور ہیں اس لیے ان کا التزام ضروری

ہے لیکن اس طرح ان کو نبی کہنا کسی طرح صحیح نہیں اور ایسی حماقت صرف رضا خانی کو ٹرھ مغزے ہی کہہ سکتے ہیں جنہیں اللہ رب العزت نے ہدایت جیسی عظیم نعمت سے محروم کر دیا ہے۔ شرک کی نجاست، بدعات کی غلاظت اور مال حرام کے ترلقموں نے اعلیٰ حضرت سے لے کر اس دور کے رضویوں، نعیمیوں اور اوروں غیروں تک کو برباد کر دیا۔ تسکیں بگڑیں، عقل خراب ہوئی، شعور و فہم نے جواب دیا اور سب سے بڑھ کر ابو جہل والی اسلام دشمنی، ابولہب والی دین سے بیزاری، ابن ابی والی منافقت ان کا مقدر قرار پائی۔ اللہ تعالیٰ ان کے شر سے اُمت کو بچائے۔ آمین

## حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مختارِ کل ہیں

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ ساری کائنات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قبضہ قدرت اور اختیار میں ہے، اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں:-

”حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم عز و جل کے نائب ہیں تمام جہان حضور کے تحت تصرف کر دیا گیا جو چاہیں کریں جسے جو چاہیں دیں جس سے جو چاہیں واپس لے لیں، تمام جہان میں اُن کے حکم کو پھیرنے والا کوئی نہیں، تمام جہان اُن کا محکوم ہے اور وہ اپنے رب کے سوا کسی کے محکوم نہیں، تمام آدمیوں کے مالک ہیں جو انہیں اپنا مالک نہ جلانے حلاوت سنت سے محروم ہے تمام زمین ان کی ملک ہے تمام جنت ان کی جاگیر ہے، ملکوت السموات والارض حضور کے زیر فرمان، جنت و نار کی کنجیاں دستِ اقدس میں دی گئیں، رزق و خیر اور بر قسم کی عطائیں حضور ہی کے دربار سے تقسیم ہوتی ہیں، دنیا و آخرت حضور کی عطا کا ایک حصہ ہے، احکامِ شریعہ



حضور کے قبضہ میں کر دیئے گئے ہیں کہ جس پر جو چاہیں حرام کر دیں اور جس کے لیے جو چاہیں حلال کر دیں اور جو فرض چاہیں معاف فرما دیں۔“

(بہارِ شریعت ج ۱ ص ۲۲)

”سرکارِ ابدِ قرار صلی اللہ علیہ وسلم حکم پروردگارِ کونین کے مالک و مختار

ہیں، زمین کے مالک، آسمان کے مالک، اپنے رب کی عطا سے جیم کے مالک، رب کے احکام کے مالک، انعام کے مالک، خالقِ کل نے آپ

کو مالکِ کل بنادیا، دونوں جہان آپ کے قبضہ و اختیار میں، جس کو جو چاہیں وہ اپنے رب کی عطا سے فرما دیں جس کو جس سے چاہیں محروم کر دیں اور

جس کے لیے جو چاہیں حلال فرما دیں اور جو چاہیں حرام، غرضیکہ دونوں جہاں کے شہنشاہ، کونین کے مالک و مولا ہیں۔“ (سلطنتِ مصطفیٰ ص ۱۳)

قارئینِ کرام! رضا خانیوں کا یہ عقیدہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مختارِ کل ہیں

قرآن و سنت کے خلاف اور صریح مشرکانہ عقیدہ ہے کیونکہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے حکم کا منتظر رہتا ہوں اور جو خدا تعالیٰ حکم دیتے ہیں

اس کے مطابق عمل کرتا ہوں۔ بقول رضا خانیوں کے اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مختارِ کل مانا جائے تو پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام وحی کا کیوں انتظار فرماتے تھے، اللہ تعالیٰ

کا ارشاد بھی ملاحظہ ہو:-

وَالنَّجْمُ إِذَا هَوَىٰ ۖ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَىٰ ۚ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ۚ عَلَّمَ شَدِيدُ الْقُوَىٰ ۚ (پ ۲)

رتوبہ قسم ہے تارے کی جب گرے، بہکانہیں تمہارا رفیق اور نہ بے راہ چلا اور نہیں بولتا اپنے نفس کی خواہش سے یہ تو حکم ہے بھیجا ہوا اس کو کھلایا ہے سخت

قوتوں والے نے۔“

رضا خانیوں کا یہ عقیدہ قرآن کے خلاف ہے کیونکہ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی طرف سے کوئی بات نہیں کرتے وہی بات کرتے ہیں جس کا ہم ان کو حکم دیں تو پھر اختیار تو نہ ہوا کیونکہ جو حکم ملنے کا محتاج رہے وہ مختار کل نہیں ہوتا، اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار ہوتا تو خدا تعالیٰ کی طرف سے وحی آنے کا انتظار کرنا چہ معنی دارد؟۔۔۔ رضا خانی احمد یار خاں بریلوی لکھتے ہیں:-

کہ ”سوال کو مطلق فرمانے سے کہ فرمایا کچھ مانگ لو کسی خاص چیز سے مقتصد نہ فرمایا، معلوم ہوتا ہے کہ سارا معاملہ حضور ہی کے ہاتھ کریمانہ میں ہے جو چاہیں جس کو چاہیں اپنے رب کے حکم سے دے دیں کیونکہ دنیا و آخرت آپ ہی کی سخاوت سے ہے اور لوح و قلم کا علم آپ کے علوم کا ایک حصہ ہے، اگر دنیا و آخرت کی خیر چاہتے ہو تو آستانے پر آؤ اور جو چاہو مانگ لو“ (جلد الحق ص ۱۹۵)

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا دیگر انبیاء کرام سے مدد مانگنے میں تو کسی کا اختلاف نہیں قبورِ اولیاء اللہ سے مدد مانگنے میں اختلاف ہے، علماء مظاہرین نے انکار کیا، صوفیاء کرام اور فقہاء اہل کشف نے جائز فرمایا“ (جلد الحق ص ۱۹۸)

اب اختیار انہ کی ایک من گھڑت کہانی احمد رضا خان بریلوی کی زبانی سنئے وہ لکھتے ہیں کہ:-

”ایک فقیر بھیک مانگنے والا ایک دوکان پر کھڑا کہہ رہا تھا ایک وہیہ دے وہ نہ دیتا تھا، فقیر نے کہا روپیہ دیتا ہے تو دے ورنہ تیری ساری دوکان الٹ دوں گا، اس ٹھوڑی دیر میں بہت لوگ جمع ہو گئے اتفاقاً ایک صاحب دل کا گذر ہوا جن کے سب لوگ معتقد تھے، انہوں نے



دوکاندار سے فرمایا جلد روپیہ اسے دے دو ورنہ دوکان الٹ جائے گی  
لوگوں نے عرض کی حضرت یہ بے شرع جاہل کیا کر سکتا ہے، فرمایا میں نے  
اس فقیر کے باطن پر نظر ڈالی کہ کچھ ہے بھی معلوم ہوا کہ بالکل خالی ہے پھر  
اس کے شیخ کو دیکھا اُسے بھی خالی پایا، پھر اس کے شیخ کے شیخ کو دیکھا  
انہیں اہل اللہ سے پایا اور دیکھا کہ وہ منتظر کھڑے ہیں کہ کب اس کی زبان  
سے نکلے اور میں دوکان الٹ دوں، تو بات کیا تھی کہ شیخ کا دامن  
قوت کے ساتھ پکڑے ہوئے تھا۔

(ملفوظات احمد رضا خان بریلوی جلد ۲ ص ۷۷)

### احمد رضا خان بریلوی کا سفید جھوٹ

ائمہ دین فرماتے ہیں کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دفتر  
میں قیامت کے مریدین کے نام ہیں جس قدر غلامی میں ہیں یا آنکھ ولے  
ہیں، حضور پر نور رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رب عزوجل نے  
مجھے ایک دفتر عطا فرمایا کہ منتہائے نظر وسیع تھا اور اس میں قیامت  
تک کے میرے مریدین کے نام تھے اور مجھ سے فرمایا وہبتہم لک  
میں نے سب تمہیں بخش دیئے، ملفوظات احمد رضا بریلوی ج ۲ ص ۷۸

مولوی احمد رضا خان بریلوی مخلوق میں کئی اختیارات تقسیم کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت  
مجدد ہدایات ”برکات الامداد“ کے ص ۱ پر ربیعہ بن کعب اسلمی کی روایت نقل کرنے  
کے بعد یوں رقمطراز ہیں :-

”احمد اللہ یہ جلیل نفیس حدیث صحیح اپنے ہر فقرہ سے  
وہا بیت کش ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اُعتزے فرمایا کہ میری  
اعانت کر، اس کو استعانت کہتے ہیں، یہ درکنار حضور والا صلی اللہ علیہ وسلم

کا مطلق طور پر نسل فرمانا کہ مانگ کیا مانگتا ہے، جان و اہریت پر کیسا پہاڑ ہے  
 جس سے صاف ظاہر ہے کہ حضور ہر قسم کی حاجت دہانی فرما سکتے ہیں،  
 دنیا آخرت کی سب مرادیں حضور کے اختیار میں ہیں جب کہ بلا تفسیر و تفسیر  
 فرمایا مانگ کیا مانگتا ہے“ (ربکات الامداد ص ۱۷)  
 مولوی احمد رضا خان بریلوی ”الامین والعلی“ ص ۲۳۱  
 پر لکھتے ہیں کہ :-

— ”یہاں مراجعہ خود ارشاد اقدس میں عموم موجود کہ جو دل میں آئے  
 مانگ لے ہم سب کچھ عطا فرمانے کا اختیار رکھتے ہیں۔ بحمد اللہ  
 صحابہ کلمہ ہی اعتقاد تھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ اللہ عزوجل  
 کے تمام خزانہ رحمت دنیا و آخرت کی ہر نعمت پر پہنچتا ہے یہاں تک کہ  
 سب سے اعلیٰ نعمت یعنی جنت جسے چاہیں بخش دیں، صلی اللہ علیہ وسلم“  
 اسی روایت کو نقل کر کے (ربیعہ بن کعب والی) مولوی احمد یار گجراتی اپنے  
 مشرکانہ عقیدہ کو اس طرح صحیح ثابت کرنے کی مذموم حرکت کرتے ہیں :-

— ”حضرت ربیعہ بن کعب نے حضور سے جنت مانگی تو یہ نہ فرمایا کہ  
 تم نے خدا کے سوا مجھ سے جنت مانگی تم مشرک ہو گئے بلکہ فرمایا وہ تو منظور  
 ہے کچھ اور بھی مانگو، یہ غیر خدا سے مدد مانگنا ہے پھر لطف یہ ہے کہ حضور  
 علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی فرماتے ہیں اے ربیعہ تم بھی اس کام میں مدد  
 اتنی مدد کرو کہ زیادہ نوافل پڑھا کرو یہ بھی غیر اللہ سے طلب مدد ہے“

حضرات! رضا خانیوں کا باطل عقیدہ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ  
 والسلام مختار کل ہیں، اب قرآن پاک کا ارشاد بھی ملاحظہ ہو کہ حق تعالیٰ کا کلام کیا تعلیم  
 دیتا ہے اور ہر انسان کو کیا عقیدہ رکھنا چاہیے :-



إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَجَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يُشَاءُ  
وَهُوَ عَلِيمٌ بِالْمُهْتَدِينَ (پٹ)

(ترجمہ) تو جسے چاہے ہدایت نہیں کر سکتا بلکہ اللہ تعالیٰ ہی جسے چاہے  
ہدایت کرتا ہے، ہدایت والوں سے وہی خوب آگاہ ہے۔  
مذکورہ بالا آیت کریمہ سے یہ بات اظہر من الشمس کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ  
اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی مختارِ کل نہیں ہو سکتا اور نہ ہی قرآن و حدیث کی رو سے  
مخلوق میں سے کوئی ہدایت دے سکتا ہے، جیسا کہ آپ نے قرآنِ کریم کا ارشاد  
ملاحظہ فرمایا کہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو ہدایت پر لا کھڑا کرنا تمہارے بس کی  
چیز نہیں، آپ پر تو صرف خدا کا پیغام پہنچانا فرض ہے، ہدایت کا مالک خدا ہے وہ  
اپنی حکمت کے ساتھ جسے چاہے قبولِ ہدایت کی توفیق بخشتا ہے، جیسا کہ ارشادِ  
باری تعالیٰ ہے :-

كَيْسَ عَلَيْكَ هُدَاهُمْ ۚ ثُمَّ رُجِبْتَ تَبْرًا ۚ  
تو ہدایت بخشے،  
ایک اور جگہ ارشاد فرمایا :-

وَمَا أَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِينَ

(ترجمہ) گو تو ہر چند طمع کرے لیکن ان میں سے اکثر ایماندار نہیں ہونے کے۔

یہ خدا کے ہی علم میں ہے کہ مستحقِ ہدایت کون ہے؟ اور مستحقِ ضلالت کون ہے؟  
صحیحین میں ہے کہ یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابوطالب کے بارے  
میں اُتری ہے جو آپ کا بہت طرفدار تھا اور ہر موقع پر آپ کی مدد کرتا رہتا تھا اور  
آپ کا ساتھ دیتا تھا اور دل سے آپ سے محبت کرتا تھا لیکن یہ محبت، بوجہ  
رشتہ داری کے طبعی تعلقِ شرعاً نہ تھی، جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اسلام میں آنے کی دعوت دی اور ایمان لانے کی

رجبت دلائی لیکن تقدیر کا لکھا اور خدا کا چاہا غالب آیا یہ ہاتھوں میں سے پھسل گیا اور اپنے کفر پر اڑا رہا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کے اعتقال کے وقت اس کے پاس آئے ابو جہل اور عبداللہ بن ابی امیہ بھی اس کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ** کہو میں اس کی وجہ سے خلا تعالے کے ہاں تیرا سفارشی بن جاؤں گا۔ ابو جہل اور عبداللہ نے کہا، ابو طالب! کیا تو اپنے باپ عبدالمطلب کے مذہب سے پھر چلے گا؟ اب حضور سمجھاتے اور یہ دونوں اسے روکتے ہیں یہاں تک کہ آخری کلمہ اس کی زبان سے ہی نکلا کہ میں یہ کلمہ نہیں پڑھتا اور میرے عبدالمطلب کے مذہب پر ہوں آپ نے فرمایا بہتر ہے میں تیرے لیے اپنے رب سے استغفار کرتا رہوں گا یہ اور بات ہے کہ میں روک دیا جاؤں، خدا مجھے منع فرما دے، لیکن اسی وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: **مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ** یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اور مومنوں کو ہرگز یہ بات مزاوار نہیں کہ وہ مشرکوں کے لیے استغفار کریں گو وہ ان کے نزدیک قرابت دار ہی کیوں نہ ہوں۔

اور اسی ابو طالب کے بارے میں یہ آیت **إِنَّكَ لَا تَهْدِيْ** بھی نازل ہوئی (صحیح مسلم وغیرہ) ترندی وغیرہ میں ہے کہ ابو طالب کے مرض الموت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا کہ **يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ** کہو میں اس کی گواہی قیامت کے دن دیدوں گا، تو اس نے کہا اگر مجھے اپنے خاندان قریش کے اس طعنے کا خوف نہ ہوتا کہ اس نے موت کی گھبراہٹ کی وجہ سے یہ کہہ لیا تو میں اسے کہہ کر تیری آنکھوں کو ٹھنڈا کر دیتا مگر یہی اسے صرف تیری خوشی کے لیے کہتا، اس پر یہ آیت اتری۔ دوسری روایت میں ہے کہ آخرش اُس نے کلمہ پڑھنے سے انکار کر دیا اور صاف کہہ دیا کہ میرے بیٹھے میں تو اپنے بڑوں کی روش پر ہوں اور اسی بات پر اس کی موت ہوئی۔





حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اللہ تعالیٰ کے حکم کا مستطیع رہنا یہ مسئلہ مختارِ کل کی نفی کرتا ہے  
تو جب نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اختیار نہ رہا تو حضرات اہلِ کرام تو حضور صلی اللہ  
علیہ وسلم کے امتی ہیں، اُن کو کہاں سے اختیارات مل گئے یہ

## حضور صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب ہیں

رضا فانیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ماکان و مایکون  
کا علم حاصل ہے حتیٰ کہ قیامت کا علم بھی آپ کو دیا گیا۔ اب آپ بریلوی کتب کی  
عبارات ملاحظہ فرمائیں:-

- (۱) — ”حق اشیا کو ہم عالم غیب میں تصور کرتے ہیں وہ خدا کا حبیب  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے فضل و کرم سے جاتے ہیں اور اسی نگاہِ دور میں  
سے ہرگز ہرگز مخفی و اوجھل نہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے  
فضل و کرم سے غیب کو جانتے ہیں“ (سید المرسلین ص ۴۵)  
(۲) — ”حضور علیہ السلام کو قیامت کا بھی علم ملا کہ کب ہوگی“  
(جامع الحق ص ۴۳)

مولوی احمد رضا خان بریلوی نے سورۃ احزاب کی پہلی آیت یَا أَيُّهَا النَّبِيُّ  
کاترجمہ اس طرح کیا ہے :- اے غیب کی خبریں دینے والے (نبی)  
سورۃ احزاب کی آیت ۲۸ یَا أَيُّهَا النَّبِيُّ کاترجمہ :- اے غیب  
بتانے والے (نبی)  
اسی طرح سورۃ تحریم کی آیت ۹ یَا أَيُّهَا النَّبِيُّ کاترجمہ :- اے غیب  
بتانے والے (نبی)

مولوی محمد عمر اچھروی ایک حدیث سے غلط استدلال کرتے ہوئے



یوں لکھتے ہیں کہ :-

(۳) — نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو غیب کی عالم حاصل تھا اور نہ سلوٰتی کا اعلان عام نہ فرماتے بلکہ آپ علومِ خمسہ کو اپنے اعلان میں مستثنیٰ فرماتے جب آپ نے پانچوں کو مستثنیٰ نہیں فرمایا تو دوسرا کون ہے جو آپ کے اعلان سے علومِ خمسہ کو ممتاز کرے اور شارع کے عموم کی تخصیص کرے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے علومِ خمسہ کے ایک ہی سوال سے آپ کے جواب کو معاذ اللہ جھوٹا سمجھے اور آپ کے علم کافی الأرقام کا انکار کرے تو یہ انکار رسالت ہے کیونکہ آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ مجھ سے وہی سوال کرنا جس کی وحی نازل ہو چکی، اور لوگوں نے بھی امتحانِ رسالت کے واسطے علومِ خمسہ کا ہی سوال پیش کیا اور آپ نے بھی بلا فصل علومِ خمسہ کے حل کرنے کو معرض التوا میں نہیں ڈالا تاکہ تکذیب دعویٰ نہ لازم آئے بلکہ جس نے بھی کھڑے ہو کر کافی الأرقام کا سوال کیا تو آپ نے فوراً اس کا صحیح جواب سنا دیا، تو یہ سلوٰتی آپ کا فرمانِ غیب کُل کے علم کی زبردست دلیل ہے لیکن عطائی نہ ذاتی، اسی واسطے حضرت عمرؓ نے رضیعت پاشد رباً کا پہلے اقرار کیا تاکہ یہ ثابت ہو جائے کہ آپ کا مغیباتِ خمسہ کے علوم کو بیان کرنا اللہ کی طرف سے ہے اور آپ کے علمِ غیبیہ تفسیر پر ایمان لانا چونکہ اسلام میں داخل تھا، اسی واسطے وباللہ السلام دینا کا اقرار کیا اور چونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم امورِ خمسہ کا آپ کو یقین تھا اس بنا پر وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا ارشاد فرمایا کیونکہ نبی کے معنی غیبی خبر رکھنے والے کے ہیں اور چوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر کافی الأرقام کی غیبی خبر بیان

فرمائی تھی۔ (مقیاس تنقیہ ص ۲۳۳)

(۴) — ”اللہ پاک نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دست قدرت سے علوم کلی عطا کر کے سینہ بھر پور کر دیا۔“ (مقیاس تنقیہ ص ۲۴۵)

(۵) — ”اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دست قدرت سے علم کلی عطا فرمایا لیکن منکر پھر بھی آپ کے علم کلی کے عقیدہ رکھنے والے کو فتویٰ شرک لگا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کلی کی تنقیص کرے تو اس کو میں یہی کہوں گا کہ اللہ تعالیٰ اُسے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی توفیق عطا فرماوے۔“ (مقیاس تنقیہ ص ۲۴۵)

اب مولوی احمد یار گجراتی کی تصنیف ”جلاء الحق“ کی عبارت بھی ملاحظہ فرمائیں:-

(۶) — ”يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اور نبی کے معنی ہیں خبر دینے والا، اگر اس خبر سے صرف دین کی خبر مراد ہو تو ہر مولوی نبی ہے اور اگر دُنیا کے واقعات مراد ہوں تو ہر اخبار، ریڈیو، خط، تار بھجنے والا نبی ہو جاوے، معلوم ہوا کہ نبی میں غیبی خبریں معتبر ہیں یعنی فرشتوں کی اور عرش کی خبر دینے والا جہاں تار، اخبار کام نہ آسکیں وہاں نبی کا علم ہوتا ہے معلوم ہوا کہ علم غیب نبی کے معنی میں داخل ہے۔“ (جلاء الحق ص ۸۵)

مولوی احمد رضا خان بریلوی لکھتے ہیں:-

(۷) — ”بیشک حضرت عزت عظمیٰ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام اولین و آخرین کا علم عطا فرمایا، شرق سے غرب، عرش سے قرش سب آہیں دکھایا، مَلَكُوتُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ کا شاہد بنایا



روزِ اول سے روزِ آخر تک ماکان و مایکون انہیں بتایا، اشیائے  
مذکورہ سے کوئی ذرہ حضور کے علم سے باہر نہ رہا۔ علمِ عظیم حبیبِ کریم علیہ  
افضل الصلوٰۃ والتسلیم ان سب کو محیط ہوا، نہ صرف اجمالاً بلکہ ہر صغیر و  
کبیر ہر رطب و یابس، جو پتہ گرتا ہے، زمین کی اندھیریوں میں جو دانہ  
کہیں پڑا ہے، سب کو جدا جدا تفصیلاً جان لیا بلکہ یہ جو کچھ بیان ہوا  
ہرگز ہرگز محمد رسول اللہ کا پورا علم نہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم و علی آلہ  
وصحبہ اجمعین و کرم۔ (مجموعہ رسائل حصہ اول ص ۱۲۶، ۱۲۷)

(۸) — ”نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چیز مجھ پر روشن ہو گئی اور میں نے  
بیجان لی۔ تو بلاشبہ یہ روایت و معرفت جمیع مکتوباتِ قلم و مکتوباتِ لوح کو  
شامل ہے جس میں سب ماکان و مایکون من الیوم الاول الی یوم الآخر و  
جملہ ضمائر و خواطر سب کچھ داخل۔“ (ملفوظات احمد رضا جلد ۱ ص ۲۲)

(۹) — ”حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام علوم ظاہر و باطن، اول و آخر کا احاطہ  
فرمایا ہے۔“ (تسکین الخواطر ص ۱)

(۱۰) — ”نبی صلی اللہ علیہ وسلم سب گلوں پچھلوں کا علم جانتے ہیں اور تمام  
گذشتہ و آئندہ سے آگاہ ہیں۔“ (الدولۃ المکیہ ص ۲۷)

(۱۱) — ”نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمام اشیاء کو جانتے ہیں اللہ کے کام، احکام  
اور صفات اور اسماء اور افعال اور آثار تمام علوم ظاہر و باطن و اول و  
آخر کا احاطہ فرمایا۔“ (الدولۃ المکیہ ص ۲۷)

(۱۲) — ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تعین وقت قیامت کا بھی علم ملا  
حضور کو بلا استثناء جمیع جزئیاتِ خمس کا علم ہے جملہ مکتوباتِ قلم و  
مکتوباتِ لوح محفوظ اور روزِ اول سے روزِ آخر تک تمام ماکان و مایکون

مندرجہ لوح محفوظ اور اس سے بہت زیادہ کا علم ہے جس میں ماورائے قیامت تو جملہ افراد جس داخل اور دوبارہ قیامت اگر ثابت ہو کر اس کی تعیین وقت بھی درج لوح ہے تو اسے بھی شامل ورنہ احتمال حاصل ہند پر نور (صلی اللہ علیہ وسلم) کو حقیقت روح کا بھی علم ہے۔  
(خالص الاعتقاد ص ۷)

(۱۳) — ”ہمارے حضور صاحب قرآن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم کو اللہ تعالیٰ عزوجل نے تمام موجودات جملہ ماکان و مایکون الی یوم القیمہ جمیع مندرجات لوح محفوظ کا علم دیا اور شرق و غرب و سما و ارض و عرش و فرش میں کوئی ذرہ حضور کے علم سے باہر نہ رہا۔“  
(مجموعہ رسائل حصہ اول ص ۱۲۹)

(۱۴) — ”یہ شرق تا غرب و سموات و ارض و عرش تا فرش و ماکان و مایکون من اول یوم الی آخر الایام سب ذرے ذرے کا حال تفصیل سے جانا و بالجلہ جملہ مکتوبات لوح و کمونات قلم کو تفصیلاً محیط ہونا علوم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک چھوٹا سا نمونہ ہے۔“  
(مجموعہ رسائل حصہ اول ص ۱۳۰)

(۱۵) — ”منکرین کو صدمہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے روزِ ازل سے قیامت تک کے تمام ماکان و مایکون کا علم تفصیل مانا جاتا ہے لیکن بحمد اللہ تعالیٰ وہ جمیع علم ماکان و مایکون علوم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم سمندروں سے ایک نہر بلکہ بے پایاں موجوں سے ایک لہر قرار پاتا ہے۔“ (مجموعہ رسائل حصہ اول ص ۱۳۱)

(۱۶) — ”کہ میں تم سے نہیں کہتا کہ مجھے علم غیب ہے اس لیے کہ اے کافر



تم ان باتوں کے اہل نہیں ہو ورنہ واقع میں مجھے مَکَانَ فَمَا یُکُونُ کا علم ملا ہے۔“ (خالص الاعتقاد ص ۳۵)

(۱۷) ”میرے پاس اللہ کے خزانے بھی ہیں اور میں غیب سے بھی جانتا ہوں مگر ان کا دعویٰ نہیں کرتا۔۔۔ نیز یہاں لکھیں کفار سے خطاب ہے یعنی اے کافروں میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس خزانے ہیں تم بھوکے ہو چھوڑ دوں کو خزانے نہیں بتائے جلتے تم شیطانوں کی طرح اسرار کی بھوری نہ کرو، رب تعالیٰ نے بھی شیطان کو آسمان پر جانے سے اسی لیے روکا کہ وہ چور ہے، یہ توصیفی سے کہا جاوے گا کہ مجھے خزانے الہیہ کی کبتیاں سپرد ہوئیں، نیز یہاں عنیدی نے فرما کر بتایا کہ خزانے میرے پاس نہیں میری ملک میں ہیں،“ (جاء الحق ص ۹۱، ۹۲)

(۱۸) ”اللہ عز وجل نے انبیاء علیہم السلام کو اپنے غیب پر اطلاع دی زمین و آسمان کا ہر ذرہ ہر نبی کے پیش نظر ہے۔“

(بہار شریعت حصہ اول ص ۱۲)

(۱۹) ”چنانچہ اللہ کی طرف سے جب آپ معلم حکمت ثابت ہو گئے تو بطریق اولیٰ خیر کثیر بھی آپ کو ہی عنایت ہوئی جس خیر کثیر کو آپ نے تیز ہوا سے بھی زیادہ تقسیم فرمایا، آپ کی ذات پاک سے محض علم غیب کی نفی کرنے پر خیر کثیر سے بھی انکار کر دینا یہ ایمان بالقرآن سے بعید امر ہے، تو بدلائل ثابت ہو گیا کہ جب آپ کو جزا کثرت خیر حاصل ہے تو شرط بھی یعنی علم غیب کا حاصل ہونا آپ کی ذات کے واسطے ضروری ہے جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آپ کو چونکہ کثرت خیر حاصل ہے لہذا آپ غیب کے جاننے والے بھی ہیں، دنیا میں بھی آپ خیر کثیر کے

مالک وقائم اور وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ کے  
قانون سے آخرت میں خیر کثیر کے مالک و مختار بھی آپ ہی ہوں گے  
لہذا آپ کی ذاتِ مطہرہ سے غیب کا انکار کرنا یہ خلافِ حدِ کریم کے مشروط  
و مشتبہ کا انکار کر کے قرآنِ کریم کا انکار کرنا ہے کیونکہ ہر مشتبہ موجود  
فی الخیر مقرر من اللہ تو شرط کا اثبات حتیٰ ہے اور اس کو تسلیم کرنا جبکہ  
ایمان ہے جو نہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہانوں میں کثرتِ خیر حاصل  
ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کثرتِ خیر کا مالک و مختار کر دیا ہے تو  
آپ کو علمِ غیب بھی حاصل ہوا جب آپ کو خیر کثیر کی شرط سے علمِ غیب  
حاصل ہوا تو علمِ قیامت بھی اس میں شامل ہوا۔

(مقیاسِ حقیقت ص ۳۱۰، ۳۱۱)

**قارئینِ کرام! رضا خانیوں کے عقائد آپ ملاحظہ کر چکے ہیں کہ**  
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے علم کی تابیت کرتے ہیں، حتیٰ کہ مافی الارحام اور  
قیامت کا علم بھی ملتے ہیں کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قیامت کا علم دیا گیا کہ  
کب قائم ہوگی۔ اور رضا خانی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے علمِ غیب ثابت  
کرنے سے مندرجہ ذیل آیات کا کیا جواب دیں گے؟ قرآنِ کریم کا ارشاد  
بھی ملاحظہ ہو:-

إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا  
فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا  
تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ (۱)  
(ترجمہ) بیشک اللہ کے پاس ہے قیامت کی خبر اور اُتارتا ہے مینہ اور  
جانتا ہے جو کچھ ہے ماں کے پیٹ میں اور کسی جی کو نہیں معلوم کہ کل کو کیا کرے گا



اور کسی جی کو خبر نہیں کہ کس زمین میں مرے گا، تحقیق اللہ سب کچھ جاننے والا خبردار ہے۔“

قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ  
وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ (پ)

(ترجمہ) ”کہہ دو کہ جو لوگ آسمانوں اور زمین میں ہیں خدا کے سوا غیب کی باتیں نہیں جانتے اور نہ یہ جانتے ہیں کہ کب (زندہ کر کے) اٹھائے جائیں گے۔“

قُلْ لَا أَقُولُ لَكُمْ عِنْدِي خَزَائِنُ اللَّهِ وَلَا أَعْلَمُ  
الْغَيْبَ (پ)

(ترجمہ) ”کہہ دو کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں اور نہ (یہ کہ) میں غیب جانتا ہوں۔“

وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ وَيَعْلَمُ مَا فِي  
الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا (پ)

(ترجمہ) ”اور اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جن کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور اسے جنگلوں اور دریاؤں کی سب چیزوں کا علم ہے اور کوئی پتہ نہیں جھپٹتا مگر وہ اس کو جانتا ہے۔“

يَوْمَ يَجْمَعُ اللَّهُ الرُّسُلَ فَيَقُولُ مَاذَا أُصِيبْتُمْ قَالُوا لَا عِلْمَ  
لَنَا إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ (پ)

(ترجمہ) ”جس دن جمع کرے گا اللہ تعالیٰ رسولوں کو پھر کہے گا تم کو اپنی اپنی امت کی طرف سے کیا جواب دیا گیا وہ بولیں گے ہم کو خبر نہیں تو ہی ہے غیب دان۔“

وَمَا أَدْرِى مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ (پکا)

(ترجمہ) ”اور میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا کیا جائے گا“

الْوَأَقِلُّ لَكُمْ اِنِّى اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (پکا)

(ترجمہ) ”کیا میں نے تمہیں نہیں کہا تھا کہ آسمانوں اور زمین کا غیب میں ہی جانتا ہوں“

وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (پکا)

(ترجمہ) ”اور آسمانوں اور زمین کا علم خدا ہی کو ہے“

قُلْ اِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوْا اِنِّى مَعَكُمْ مِنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ (پکا)

(ترجمہ) ”کہہ دو کہ غیب (کا علم) تو خدا ہی کو ہے سو تم انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں“

وَ اِذْ قَالَ اللّٰهُ لِعِيسٰى ابْنِ مَرْيَمَ اَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِىْ

وَ اٰتِىْ الْاٰهِيْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قَال سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْ اَنْ

اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ بِحَقِّ اِنْ كُنْتَ قُلْتَ فَقَدْ عَلِمْتَ تَعْلَمُوْا مَا

فِيْ نَفْسِيْ وَلَا اَعْلَمُوْا مَا فِيْ نَفْسِكَ اِنَّكَ اَنْتَ عَلٰمُ الْغُيُوْبِ (پکا)

(ترجمہ) ”اور (اس وقت کو بھی یاد رکھو) جب خدا فرمائے گا کہ اے

عیسیٰ بن مریم کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ خدا کے سوا مجھے اور میری والدہ کو معبود

مقرر کرو وہ کہیں گے کہ تو پاک ہے مجھے کب شایان تھا کہ میں ایسی بات کہتا جس کا

مجھے حق نہیں، اگر میں نے ایسا کہا ہو گا تو تجھ کو معلوم ہو گا (کیونکہ) جو بات میرے

دل میں ہے تو اسے جانتا ہے اور جو تیرے ضمیر میں ہے اسے میں نہیں جانتا

بے شک تو علام الغیوب ہے“



أَلَوْ يَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ وَأَنَّ اللَّهَ  
عَلَّامُ الْغُيُوبِ (۲۸)

(ترجمہ) ”کیا ان کو معلوم نہیں کہ خدا اُن کے بھیدوں اور مشوروں تک سے واقف ہے اور یہ کہ وہ غیب کی باتیں جانتے والا ہے؟“

وَمِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مَرَدُّوا عَلَى النَّفَاقِ لَا يَعْلَمُونَ  
نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ (۲۹)

(ترجمہ) ”اور کچھ مدینے والوں میں ایسے منافق ہیں کہ نفاق کی حدِ کمال کو پہنچے ہوئے ہیں آپ اُن کو نہیں جانتے اُن کو ہم جانتے ہیں؟“

هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ الْغَيْبُ وَالشَّهَادَةُ هُوَ  
الْحَكِيمُ الرَّحِيمُ (۳۰)

(ترجمہ) ”وہی خدا ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، پوشیدہ اور ظاہر کا جانتے والا وہ بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے؟“

قُلْ إِنْ أَدْرِيٓٔ أَقَرِيبٌ مَّا تُوعَدُونَ (۳۱)

(ترجمہ) ”تو کہہ میں نہیں جانتا کہ نزدیک ہے جس چیز کا تم سے وعدہ ہوا ہے؟“

عَلِمُوا الْغَيْبَ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا (۳۲)

(ترجمہ) ”(وہی) غیب کی بات (جانتے والا ہے اور کسی پر اپنے غیب کو ظاہر نہیں کرتا؟“

قُلْ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ (۳۳)

(ترجمہ) ”کہہ دو کہ اس کا علم خدا ہی کو ہے اور میں تو کھول کھول کر ڈرنا دینے والا ہوں؟“

يَسْأَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللَّهِ (۲۲)  
 (ترجمہ) ”لوگ تم سے قیامت کی نسبت دریافت کرتے ہیں کہ کب آئے گی (کہہ دو کہ اس کا علم خدا ہی کو ہے“

يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا  
 عِنْدَ رَبِّي لَا يُجَلِّيهَا لِوَقَّتِهَا إِلَّا هُوَ ثَقُلَتْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ  
 لَا تَأْتِيكُمُ إِلَّا بَغْتَةً (۲۳)

(ترجمہ) ”مجھ سے پوچھتے ہیں قیامت کو کہ کب ہے اس کے قائم ہونے کا وقت، تو کہہ اس کی خبر تو میرے رب ہی کے پاس ہے وہی کھول دکھائے گا اس کو اس کے وقت پر وہ بھاری بات ہے آسمانوں اور زمین میں جب تم پر آئے گی تو بے خبر آئے گی“

يَسْأَلُونَكَ كَأَنَّكَ خَفِيٌّ عَنْهَا قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا  
 عِنْدَ اللَّهِ (۲۴)

(ترجمہ) ”یہ تم سے اس طرح دریافت کرتے ہیں کہ گویا تم اس سے بخوبی واقف ہو، کہو کہ اس کا علم تو خدا ہی کو ہے“

قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ وَلَوْ  
 كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبِ لَا سْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَتَنِي  
 السُّوءُ إِنَّ آتَا نَذِيرًا وَبَشِيرًا لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ (۲۵)

(ترجمہ) ”کہہ دو کہ میں اپنے فائدے اور نقصان کا کچھ بھی اختیار نہیں رکھتا مگر جو خدا چاہے اور اگر میں غیب کی باتیں جانتا ہوتا تو بہت سے فائدے جمع کر لیتا اور مجھ کو کوئی تکلیف نہ پہنچتی میں تو مومنوں کو ڈر اور خوشخبری سنانے



سورۃ الفتحی کا شان نزول امام المفسرین حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث  
دہلوی قدس سرہ اعزیز نے بیان فرمایا ہے، چنانچہ حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ  
تفسیر عزیزی میں ارشاد فرماتے ہیں :-

”کہ جب سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں دین اسلام کی  
تبلیغ کا آغاز فرمایا تو قریش اور اہل مکہ نے تنگ آکر مدینہ کے یہودی علماء  
کے پاس ایک آدمی بھیجا کہ ہمیں کوئی ایسی بات بتائی جائے جس سے ہم  
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شرمندہ کر سکیں چنانچہ مدینہ کے یہودی  
مؤویوں نے قریش مکہ کو تین سوالات سکھائے کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے  
بوجھو وہ ان کا جواب نہیں دے سکیں گے اس طرح تمہیں ان کے  
ساتھ استہزاء کا موقع مل جائے گا، وہ تین سوالات لے کر قریش مکہ  
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے اور نہایت ہی شوخی سے  
آپ سے کہا کہ اگر آپ اللہ کے نبی ہیں تو ان سوالات کے جوابات ہمیں  
فرا دیں (کیونکہ قریش مکہ اور یہودیوں کا یہ عقیدہ تھا کہ نبی اس کو  
کہتے ہیں جو مہربان اور ذرے ذرے کی خبر رکھتا ہو)

اس لیے انہوں نے نہایت ٹھٹھائی سے پوچھا کہ اے محمد  
صلی اللہ علیہ وسلم (۱) اصحاب کہف کتنے تھے؟ (۲) ذوالقرنین کون تھے؟  
(۳) روع کے کہتے ہیں؟۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ  
میں کل بتاؤں گا۔ انشاء اللہ کہہا، انشاء اللہ کہنے پر اللہ تعالیٰ  
نے سلسلہ وحی بند کر دیا جو دس دن یا پندرہ دن یا چالیس دن بند  
رہا، وحی کا سلسلہ بند ہونا تھا کہ ابولہب ملعون اور قریش مکہ نے  
یہ پروپیگنڈہ شروع کر دیا کہ یقیناً محمد کو اس کے رب نے چھوڑ دیا،

اور وہ اس سے ناراض ہو گیا ہے، اس پر رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو  
 بیحد صدمہ ہوا اور دل میں دکھ اور درد کی لہر دوڑ گئی۔ اور حضور علیہ  
 الصلوٰۃ والسلام نے اس لیے فرمایا تھا کہ میں کل بتاؤں گا کہ جبریل امین  
 تشریف لاتے تھے تو اس لیے فرمادیا کہ کل کو بتاؤں گا، اللہ تعالیٰ  
 کو یہ بات پسند نہ آئی اور اس کے ساتھ یہ بھی معلوم ہو گیا کہ نبی کو اختیار  
 نہیں کہ اپنی مرضی سے کوئی کام کرے بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ  
 کے حکم کے پابند ہیں۔ جیسے حکم ملے گا ویسے ہی کریں گے کیونکہ پیغمبر  
 صلی اللہ علیہ وسلم مختارِ کل نہیں (چنانچہ قریش مکہ کے طعن اور زبان درازی  
 کا سلسلہ طول پکڑ گیا تو یہ سورۃ نازل ہوئی جس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام  
 کی عظمت اور کفایت کو جواب اور آپ کو مستقبل میں انعامات جلیلہ کی  
 بشارت سے نوازا گیا اور ساتھ ہی دوسرے مقام پر اپنے محبوب سے  
 یہ بھی فرمادیا گیا کہ میرے محبوب: وَلَا تَقُولَنَّ لِشَايِحٍ اِنِّيْ فَاعِلٌ  
 ذٰلِكَ عَدَاۗءٌ اِلَّا اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ (دیکھا) آپ اُنہد کے لیے یہ  
 نہ فرمایا کریں کہ میں کل ایسے کروں گا بلکہ یوں فرمایا کریں کہ میں کل کو  
 اگر اللہ نے چاہا تو ایسا کروں گا۔“

قَالَ نَبِيٌّ كَرَاهٍ: قرآنِ پاک کے ارشادات سے معلوم ہو گیا کہ حضور علیہ  
 الصلوٰۃ والسلام نہ تو عالم الغیب ہیں اور نہ ہی عالم ماکان و مایکون ہیں اور نہ  
 ہی آپ ذرے ذرے کی باتوں کو جانتے ہیں اور نہ ہی مختارِ کل ہیں کیونکہ اگر  
 عالم الغیب اور مختارِ کل ہوتے تو اتنے دن وحی کا انتظار کیوں فرمایا اور اس  
 قدر پریشانی کیوں اٹھانی پڑی، اور اللہ تعالیٰ نے وحی کا سلسلہ بند کر کے اپنے  
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو تیرا دیا کہ مختارِ کل میں ہوں اور عالم الغیب بھی میں ہی ہوں



میرے سوا کوئی غیب نہیں جانتا اور نہ ہی مختار کل ہو سکتا ہے، اور اہل بدعت کا عقیدہ قرآن و حدیث کے خلاف ہے۔

## شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

”جو شخص کسی نبی یا ولی یا فرشتہ اور حق یا کسی پیر فقیر کو کار ساز اور غیب دان جانتا ہے اُن کو مصیبتوں میں پکارتا ہے، حاجت روا، مشکل کشا سمجھتا ہے اور یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ وہ ہماری تمام پکاروں کو سنتے، جانتے ہیں اور ہمارے کام کو دلیتے ہیں، اس کے متعلق حضرت سلطان الاولیاء حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا فتویٰ یہ ہے کہ وہ کافر و شرک ہے، اس کا کوئی نکاح نہیں، اور فرماتے ہیں کہ جس کا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ اعتقاد ہو کہ وہ بھی ہر بات سنتے جانتے ہیں، وہ بھی کافر ہے: مَنْ يَعْتَقِدُ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْلَمُ الْغَيْبَ فَهُوَ كَافِرٌ لَا تَعْلَمُ الْغَيْبَ صِفَةً مُخْتَصَّةً بِاللَّهِ سُبْحَانَهُ“

(مرآۃ الحقیقۃ ص ۱۸)

اب رضا خانیوں کو چاہیے کہ یا تو شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے فتویٰ کو صحیح سمجھ کر اس پر عمل پیرا ہو جائیں یا پھر شیخ جیلانیؒ کا نام استعمال کرنا چھوڑ دیں، کیوں کہ جو باتیں رضا خانیوں نے شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی طرف منسوب کر کے لوگوں کو گمراہ کرنے کا دھندا چلا رکھا ہے اس سے باز آئیں اور اپنے آپ کو ادخلو فی السلو کا فہم نہ بنائیں، کیونکہ چند روزہ زندگی ہے اور خدا کے ہاں پیش ہونا ہے اور کچھ تو خوفِ خدا محسوس کریں اور اپنے آپ کو جہنم کا ایندھن نہ بنائیں۔

## پیر عمر علی شاہ صاحب گوڑوی کا فتویٰ

پیر عمر علی شاہ صاحب گوڑوی کا فتویٰ ہے کہ حضور علیہ السلام عالم غیب نہیں جانتے تھے اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں:-

— غیب نام چیز ہے کہ اگر ادراک حواس ظاہرہ و باطنہ و علم ضروری و علم استدلال غائب باشد و مخصوص است بحق سبحانہ و تعالیٰ کما فی النصوص پس کسیک دعویٰ غاید اولیائے خود کافر است و یحییٰ مصداق آن۔ اما خبر نبی از جہت بودن او مستفاد از وحی و از پیدا نمودن حق سبحانہ و تعالیٰ علم ضروری در واز انکشاف حوادث پر حواس اولیٰ نیست داخل در علم غیب قال تعالیٰ لا یظہر علی غیبہ احد الا من ارضا من رسول فکل ما اخبر بہ صلی اللہ علیہ وسلم من الغیوب لیس هو الا عن اعلام اللہ تعالیٰ فلا ینافی الایات الدالۃ علی انہ لا یعلم الغیب۔“ (اعلام کلمۃ اللہ ص ۱۸۷)

(ترجمہ) پہلے غیب کے معنی بتائے جاتے ہیں، غیب نام ہے اس چیز کا جو حواس ظاہرہ و باطنہ کے ادراک اور علم بدیہی اور استدلالی سے غائب ہو اور یہ علم حضرت حق سبحانہ کے ساتھ مختص ہے جب کہ ان آیات میں مراد ہے پس اگر اس علم غیب کا کوئی مدعی ہو اپنے نفس کے لیے یا کسی غیر کے اس قسم کے دعویٰ علم غیب کی تصدیق کرے تو وہ کافر ہے مگر جو خبر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم دیتے ہیں وہ یا تو بذریعہ وحی حاصل ہوتی ہے، یا اللہ تعالیٰ اس کا علم ضروری ہی کے اندر پیدا فرمادیتے ہیں یا نبی کی جس سے یہ حوادث کا انکشاف فرمادیتے ہیں تو یہ علم غیب میں داخل نہیں اللہ تعالیٰ



نے فرمایا ہے عالم الغیب الایۃ پس تمام وہ اخبار جو آنحضرتؐ نے دی ہیں اور غیب کی باتیں بتائی ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے اعلیٰ اور جوتانے سے بتائی ہیں، ان آیات کے منافی نہیں جو دلالت کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم غیب نہیں جانتے۔

”قال صلی اللہ علیہ وسلم ادعی ہذہ وقوی بالذی کنت تقولین ۱۔ وعن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا من اخبرک الخ واللہ لا ادری وانا رسول اللہ ما یفعل بی ولا بکون۔“ (اعلاء کلمۃ اللہ ص ۱۸۳)

حدیث شریف میں یہی وارد ہے کہ ایک صحابیہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں ایسا کہہ رہی تھیں کہ ہم میں ایسا نبی ہے جو کراۓ مندہ کی خبریں جانتا ہے، تو آپؐ نے اس سے منع فرمایا، آپؐ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم باوجود رسول ہونے کے مجھے یہ معلوم نہیں کہ میرے اور تمہارے ساتھ کیا معاملہ ہوگا۔

۱۔ جو شخص تجھے یہ کہے کہ نبی علیہ السلام غیب جانتے تھے اُس نے جھوٹ کہا۔  
 بیرومہر علی شاہ صاحبؒ کا عقیدہ بھی معلوم ہو گیا کہ وہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کے قائل نہ تھے۔ اب بریلویوں، رضا خانیوں سے سوال ہے کہ بیرومہر علی شاہ صاحبؒ کے بارے میں اُن کا کیا خیال ہے؟

## رضا خانی ملائ کی شہادت

— ساٹھ سال تک آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی نجاتِ آخرت

کا علم نہیں تھا؟ (العیاذ باللہ)۔ (رسالہٴ ”وما اُدرنی“ ص ۱۷۱)

مولوی ابوالبرکات اور ابوالحسنات بریلویوں کے باپ ہیں وہ لکھتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ساٹھ سال تک اپنی نجاست آخرت کا علم نہیں تھا، تو جو بریلوی مٹلاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے مکی علم غیب ثابت کرتے ہیں وہ ذرا ٹھنڈے دل سے سوچیں کہ ان دونوں مٹلاؤں نے پوری بریلویت کا نئے کالا نہیں کر دیا؟

## اسرافیل علیہ السلام صورِ باجرہ کے ساتھ بجائیں گے

رضا خانیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت اسرافیل علیہ السلام قائم قیامت کے لیے جو صور بھونکیں گے وہ بالمزامیر (یعنی باجوں کے ساتھ) ہوگا، اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں :-

”اسی طرح صورِ اسرافیل بھی سماع ہے جس میں وہ اثر ہوگا لوگ سُن کر جان دے دیں گے، اس کے بعد اس کا دوسرا نغمہ اس قدر جان افروز اور روح پرور ہوگا کہ مُسنّے ہی ہزاروں برسوں کے مُردے بھی زندہ ہو جائیں گے اور رقص کرتے ہوئے قبروں سے باہر نکلیں گے، حضرت اسرافیل کے یہ دونوں نغمے بالمزامیر (باجوں کے ساتھ) ہوں گے“

(مقابیس البیاس ص ۱۳۴)

اس دور کے جتنے دُوم، مراٹھ ہیں انہیں خوش ہونا چاہیے کہ قیامت کے دن بھی ان کا راج ہوگا، یہ الگ بات ہے کہ جسے رُوح پرور نغمہ کہا جا رہا ہے اُسے سُن کر وہ حالت ہو جائے گی جس کا قرآنِ پاک نے سورۃ یسین میں ذکر کیا کہ قبروں سے نکل کر ہائے وائے کرتے ہوں گے کہ ہم پر کیا گزری؟ اُس وقت پتہ چلے گا کہ کیا بھاؤ بکتی ہے۔ احمد رضا اور اس کی پوری ذریت شرک کی نجاست کا بوجھ سروں پر اٹھائے اور



بدعات کی گندگی میں ملوث میدانِ حشر میں اس طرح پھرتے ہوگی کہ کوئی اس کا پُرساں حال نہ ہوگا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسے بے سنگ و نامِ بے حق ملحدوں کو منہ نہ لگائیں گے۔ حوضِ کوثر سے اس قسم کے لوگوں کو دھکیل دیا جائے گا اور ان مزامیر اور باجوں سمیت وہیں جانا ہوگا جو ان کا اصل ٹھکانہ ہے۔ اے کاش انہی بد باطنیوں کے لیے مقدس اصطلاحات کو درمیان میں نہ لایا جاتا تو پھر شاید یہ ہوجاتی لیکن جب یہ حالت ہو جو آپ دیکھ رہے ہیں تو پھر انجام معلوم! — اللہ تعالیٰ ہم سب کو قیامت کے دن کی ہولناکیوں سے بچائے۔ آمین ثم آمین

## نام محمد ﷺ کی وجہ سے لیا

”حضرت مولانا فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے شیخ کے تمام مُریدین برگزیدہ تھے اور محبتِ شیخ میں اس قدر محو تھے کہ کلمہ طیبہ میں محمد رسول اللہ شیخ کے دُرسے کہتے تھے ورنہ جی یہ چاہتا تھا کہ شیخ کے نام کا کلمہ پڑھیں!“ (مقابیس المجالس ص ۲۷۱)

نوٹ:- غالب گمان ہے کہ آج کل بھی بریلوی حضرات اہل سنت و جماعت علماء دیوبند کے دُر کی وجہ سے کلمہ طیبہ پڑھتے ہیں تاکہ راز فاش نہ ہو جائے اور اندرونِ خانہ اپنے پیروں کے نام کا کلمہ پڑھتے ہوں گے۔

## اولیاء بھی انبیاء کی طرح ہیں!

”فرمایا کہ جس طرح انبیاء علیہم السلام حیات و ممات میں خود مختار ہیں اسی طرح اولیاء کرام بھی خود مختار ہیں!“ (مقابیس المجالس ص ۹۱)

قارئینِ کرام! یاد رکھیں کہ یہ صرف انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شان ہے کہ

جب کسی نبی کا آخری وقت آجائے تو فرشتہ پہلے اس نبی سے پوچھتا ہے کہ آپ اپنے رب کے پاس جانا چاہتے ہیں یا کہ اس دنیا میں رہنا چاہتے ہیں، اگر نبی یہ کہہ دیں کہ میں اس دنیا میں رہنا چاہتا ہوں، تو جتنی نبی کہے گا اس کو اتنی زندگی اور خدا تعالیٰ کی طرف سے دی جاتی ہے اگر نہیں تو فرشتہ روح نکال لیتا ہے، اور انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی حیات و ممات پر او ایسا کلام کو قیاس لانا بالکل یہودیت ہے۔

## مسجد میں ناچنا جائز ہے

پیر غلام فرید ایک حدیث سے غلط استدلال کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ مسجد میں گانا بجانا اور ناچنا جائز ہے، اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

”ایک حدیث میں آتا ہے کہ حبشی لوگ مسجد نبوی میں گارہے تھے، دف بجا رہے تھے، ناچ رہے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ کو اوپر اٹھا کر یہ تماشا دکھایا، اس حدیث کی رو سے بھی مسجد میں گانا، باجا بجانا اور ناچنا جائز ہوا یعنی قصوں کر نام“

(مقائیس المجالس ص ۱۴۱)

نوٹ! مسجد میں ناچنا اور گانا بجانا یہ رضا فانی مذہب میں تو جائز ہو سکتا ہے لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شریعت مطہرہ میں مسجد میں گانا بجانا اور ناچنا فعل حرام ہے اور کسی حدیث سے بھی مسجد میں گانا بجانا اور ناچنا تو کجا کسی ادب جگہ پر کسی بھی حالت میں ہرگز ثابت نہیں، بلکہ گانا بجانا اور ناچنا وغیرہ کی حرمت اور ممانعت میں کئی حدیثیں مذکور ہیں، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس قسم کے فاسد عقائد سے بچائے۔ آمین



## پیر فرید کا باطل استدلال

— ایک حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عباسؓ کے ساتھ جا رہے تھے، راتے میں بانسری کی آواز سنائی دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کانوں میں انگلیاں دے دیں اور حضرت ابن عباسؓ سے فرمایا کہ جب آواز بند ہو مجھے بتانا، اس حدیث سے عام لوگ بانسری کی آواز کو ناجائز قرار دیتے ہیں لیکن اولیاء کرام اسی حدیث سے جوازِ سماع بالمزایر نکالتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ اگر مزایر بانسری کا سننا حرام ہوتا تو ایک نبیؐ کی شان کے شایان نہیں تھا کہ خود تو کانوں میں انگلیاں دے دیتے اور ایک صحابی کو فعلِ حرام کا مرتکب ہونے دیتے۔۔۔ امام غزالیؒ کا ورد دیگر اولیاء کرام نے کانوں میں انگلیاں دینے کی وجہ یہ بتائی ہے کہ اُس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہو رہی ہوگی یا کوئی خاص حالت ظاہری ہوگی جس میں بانسری کی آواز کو تحمل انداز ہونا پسند نہ فرمایا۔“

(مقابلیں المجالس ص ۱۷۷)

حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غلط استدلال کرنا یہ ملحد اور زندقہ لوگوں کا کام ہے۔

## نہ سماعِ حرام نہ سارنگی

پیر فرید صاحب سماع بالمزایر اور سارنگی کی حلت کے بارے میں یوں لکھتے ہیں:۔

— ”بعض احادیث میں سارنگی کی ممانعت آئی ہے اس سے یاد لوگوں

جملہ آلاتِ سماع اور بعض نے آلاتِ سارنگی کو حرام قرار دے دیا ہے، حضرت  
خواجہ غلام فریدؒ سے جب کسی نے یہ مسئلہ دریافت کیا تو آپ نے جواب  
دیا کہ نہ سماع حرام ہے نہ مزامیر حرام ہیں بلکہ جب سماع اور مزامیر کے ساتھ  
کوئی غیر شرع عوارض شامل ہو جاتے ہیں تو یہ فعل حرام ہو جاتا ہے، مثلاً  
زمانہ جاہلیت میں عرب لوگ شراب کی محافل میں سارنگی بجا یا کرتے تھے  
جب شراب حرام ہو گئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سارنگی کا بجانا بھی  
منع کر دیا تاکہ شراب کی یاد تازہ نہ ہو، لیکن ہمارے ملکوں میں شراب کی  
جمالس میں کون سارنگی بجاتا ہے ہمارے یہ سارنگی اور شراب میں  
کوئی نسبت ہی نہیں، (مقابیس الجمالس ص ۱۲۱، ۱۲۲)  
جب رضا خانی مذہب کے بانی کو علم کے ساتھ کوئی تعلق نہیں تھا تو علمی  
بات کو سمجھنا، یہ رضا خانی امت کے مُلاؤں کے بس کا لوگ نہیں۔

### حضور نبی کریم ﷺ کا ناسنتے تھے

”حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جب جبرائیلؑ نے  
امت کے مسکین کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بشارت دی تو آپؐ نے فوطیتر  
میں اگر گانے والا بلایا اُس نے گانا سن لیا جس سے آپؐ پر وجد طاری  
ہوا یہاں تک کہ آپؐ کے کندھے (سارک) سے چادر گر گئی، آپؐ نے اس  
چادر کے ٹکڑے کٹے اور حاضرین میں تقسیم کر دی، اس پر امیر معاویہؓ  
نے کہا: ما احسن لعبك يا رسول الله! یا رسول اللہ! آپؐ کا  
لہو و لعب کیا ہی اچھا تھا! تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے  
معاویہؓ جو شخص ذکرِ محبوبِ مَن کر وجد و حرکت میں نہیں آتا وہ



صاحبِ کرامت نہیں، (مقابیس المجالس ۱۲۱)

پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر یہ کسی حدِ صریح الزام ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کانے والے کو بلا کر اس سے گانا سنا، اس سے غالب گمان ہوتا ہے کہ اس قسم کی گستاخیاں کرنے والے ہی فی النار ہوں گے، کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے: "من کذب علی متعمداً قلیتہ بقعدہ من النار" (توحید) جس نے مجھ پر عمداً جھوٹ باندھا اس کا گناہ جہنم ہے۔۔۔۔۔ اب دراز خانہ کی سوچیں کہ ہمارا کیا انجام ہوگا؟

## حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان

رضاخانی ملاں لکھتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین و اولیاء کرام و فقہاء کرام اور علماء کرام اور عامۃ المسلمین بھی باجائز تھے، اصل عبارت ملاحظہ ہو:-

”منا غنا یعنی باجے کو حضور علیہ السلام نے آپ کے خلفائے صحابہ کبار نے، کبار تابعین، ائمہ اربعین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ائمہ اثنا عشر نے، دو ہزار اولیاء اللہ نے، ایک سو فقہاء نے، ایک ہزار علماء نے، دو لاکھ کی تعداد میں عامۃ المؤمنین نے“ (اثبات سماع مشہور) رضا خانیوں نے (اپنی ہم جنس) مراٹھی اور بھنڈ لوگوں کی حوصلہ افزائی اور ان کے کاروبار کو فروغ دینے کے لیے ایک خالص جھوٹ کا سہارا لیا ہے اور یہ بھی عین ممکن ہے کہ پیشہ ور لوگوں سے رضا خانیوں کو گیارہویں شریف کا چندہ ملتا ہو۔

## مسجد میں باجا بجانا جائز ہے

رضا خانی پیر فرید ترمذی شریف کی روایت سے مسجد میں باجا بجائے گا یوں استدلال کرتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ نکاح کا اعلان کیا کرو اور نکاح مسجد میں کیا کرو تو دف بھی بجایا کرو، تو اس سے پیر فرید صاحب مسجد میں باجا بجانے کا ثبوت لیتے ہیں، اصل عبارت ملاحظہ ہو:-

”جامع ترمذی میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نکاح کا اعلان کیا کرو، عقد نکاح مسجد میں ہٹوا کرے اور دف بجایا جائے، اس حدیث پاک کی رو سے تو دف یعنی باجوں کا مسجد میں بجانا بھی جائز ہٹوا“

(مقابلیں المجالس ص ۱۴۰)

قلوب دینے کرام! یہی تو وہ کارہائے نمایاں ہیں کہ جن کی وجہ سے بریلوی اپنی مثال آپ ہیں کہ قرآن و حدیث میں خیانت کے بارے میں ان سے بڑھ کر کسی کو ہرگز نہیں پائیں گے کیونکہ بریلویوں نے حدیث شریف کی تشریح میں خیانت کا جو فریضہ سرانجام دیا ہے اس سے یہودی اور عیسائی بھی عاجز آگئے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہر مسلمان کو عقل سلیم عطا فرمائے، آمین

## حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام گانا سنتے تھے

رضا خانی ملاں لکھتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم باجے کے ساتھ گانا سنتے تھے۔ (العیاذ باللہ) اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں:-

”جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنفس نفیس اور آپ کے



چاروں خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بابے کے ساتھ  
غنا سنا، (اثبات سماع ص ۳)

”گانا بجانا ہادی عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں حضور کے  
موجودگی میں ہوا، (جلت سماع ص ۱)

حضرات! یہ جملہ حوارجات جن میں مسجد میں رقص، گانا بجانا وغیرہ  
ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور اللہ کے محبوب و معصوم رسول صلی اللہ علیہ وسلم  
صحابہ کرام اور اولیاء کبار پر طرح طرح کی تمہتیں تراشی گئی ہیں، ہمارا قلم انہیں نقل  
کرتے ہوئے کانپ رہا ہے اور ہم سوچ رہے ہیں کہ ایسے لوگ جنہوں نے اپنی  
جہالتوں کی پیروی میں ایسی ایسی باتیں نقل کیں بلکہ گھڑیں اُن کا انجام کیا ہوگا؟  
بیلولوی مولویوں! شرم کرو! کیوں تم نے یہود و نصاریٰ کے اجارہ  
رہبان کی طرح دین میں تحریف کا وسیلہ اختیار کر رکھا ہے اور کیوں تم ایسی غلط  
اور من گھڑت باتیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کر کے اپنا ٹھکانہ  
جہنم میں بنا رہے ہو؟ یاد رکھو! روزِ محشر اللہ تعالیٰ کے حضور ان میں سے  
ایک ایک بات کا جواب دینا ہوگا۔ اور وہاں اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلَى  
اَفْوَاهِهِمْ وَالْاَقْصٰى ہوں گے کہ متہم ضرور ہوں گے اور تھرکتے ناچنے والا ہوں  
اُٹھ بیٹھک کرنے والی ٹانگیں، گھونگھڑیوں والے پاؤں اور کڑوں والے  
ہاتھ تھلے لیے وہ عذاب بن جائیں گے۔ اب بھی شرم کرو اور توبہ کر  
لو کہ توبہ کا دروازہ ہنوز کھلا ہے۔

ہمارا خیال یہ ہے کہ چونکہ اس فرقہ ضالہ مصلحہ میں اکثر ڈوم اور  
مراثی قسم کے لوگ ہوتے ہیں اس لیے ان کے مولوی احادیث سے غلط استدلال  
کے اور غلط باتیں سرکارِ دو عالم کی طرف منسوب کر کے اپنا کاروبار چکانے کی

فکر میں لگے رہتے ہیں۔ اس طرح ممکن ہے کہ آج تنور نما شکم بھر جائے لیکن کل روز قیامت بھی شکم سارے جسم سمیت جہنم کے گڑھے میں ہو گا جہاں فرشتوں سے فریاد کی جلّے گی کہ ہماری مدد کرو لیکن وہ کہیں گے کہ یہ تمہارے کرتوتوں کا بدلہ ہے اس لیے اب یہاں سے نہیں نکل سکو گے۔

## بحالت جنابت مسجد میں

رضا خانی ملاں منظور احمد فیضی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں یوں گستاخی کرتے ہیں کہ :-

”حضور و حضرت علیؑ کے لیے بھی مباح کہ حالت جناب مسجد

میں رہیں“ (مقام رسول جلد ۲ ص ۱۲۱)

رضا خانی اکابر چونکہ مساجد اللہ میں مخصوص کاروبار کرنے کے عادی ہیں اس لیے ایسی بکواس کر رہے ہیں ورنہ اللہ کے محبوب و معصوم رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے عزیز صحابیؓ ایسی چیزوں سے متبرّا و منزہ ہیں اور یہ ان نفوس قدسیہ پر مرتع بہتان ہے۔

## مختار کل کون

بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام مختار کل ہیں اور جس کو اللہ تعالیٰ پکڑ لیں تو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کو چھڑالیں گے اور جس کو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پکڑ لیں تو اس کو خدا تعالیٰ بھی نہیں چھڑا سکتے کیونکہ حق تعالیٰ کا اپنے پیغمبر کے آگے بس نہیں چلتا، شعر ملاحظہ ہو :-



صلی اللہ علیہ وسلم

خدا جس کو پکڑے چھڑا لیں محمد

محمد جو پکڑیں چھڑا کوئی نہیں سکتا

یعنی کہ اگر خدا کی پکڑ میں کوئی آجاوے تو حضور کی شفاعت سے خدائے پاک

معاف فرما دیتا ہے۔ مگر حضور علیہ السلام کی پکڑ میں آگیا اب کون چھڑا دے۔

شان حبیب الرحمان ص ۷۲-۷۳

حق تعالیٰ کا قرآن اس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۚ اور حدیث سے بھی یہی عقیدہ ثابت ہے اور بریلویوں کا عقیدہ قرآن و حدیث کے ساتھ متصادم و متضاد ہے۔

## تمتہ بالخیر

خاکپائے اہل سنت و جماعت علمائے دیوبند

سعید احمد قادری عفی عنہ

مقام بہتہ جھبڈ و تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر

نوٹ: ہر شعر مذکور کی تفصیل بندہ ناچیز کی کتاب اہل سنت و اہل بدعت کی پہچان میں ملاحظہ فرمائیں۔

# ایک ضروری بات

”رضا خانی مذہب“ حصہ دوم کی کاپیاں مکمل ہو کر پس جانے کے لیے تیار تھیں کہ اخباریت میں خبر شائع ہوئی کہ علامہ سعید قادری کی کتاب ”رضا خانی مذہب“ ضبط کر لی گئی ہے،

یہ خبر پڑھ کر افسوس بھی ہوا اور خوشی بھی! افسوس اس بات کا کہ حکومت نے انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنا ضروری نہیں سمجھا کیونکہ ”رضا خانی مذہب“ کوئی مستقل تصنیف نہیں بلکہ جناب احمد رضا خان اور ان کے مقلدین کی کتابوں کا حاصل مطالعہ ہے۔ یہ حاصل مطالعہ پیش کرتے ہوئے مرتب کہنے ایک خاص پس منظر میں کچھ باتیں یقیناً ایسی لکھی ہیں جن کا لب و لہجہ ذرا سا تلخ ہو گیا ہے، لیکن اگر بریلوی مکتبہ فکر کی ان کتابوں کا مطالعہ کیا جائے جو انہوں نے مسک اہلسنت و جماعت کے خلاف لکھی ہیں۔ تو ان کا کہ خت بلکہ واہیات و شرمناک لب و لہجہ دیکھ کر علامہ سعید احمد قادری کو داد دینی پڑتی ہے کہ انہوں نے تقابلی کتاب شائع کرتے وقت بھی حوصلے اور صبر و تحمل کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ اور یہ اندازہ ہوتا ہے کہ قادری صاحب کی تلخی ان کی تلخیوں کے ساتھ کوئی نسبت نہیں رکھتی۔ لہذا اگر ”رضا خانی مذہب“ ضبط کی گئی ہے تو اس کے ساتھ ساتھ ان تمام کتابوں کو ضبط کیا جانا چاہیے جو ان کے اقباسات



اور حوالہ جات اس تصنیف میں درج کیے گئے ہیں اگر ”نقل کفر“ ضبط ہونے کے قابل ہے تو خود کفر کو بطریق اولیٰ ضبط کیا جانا چاہیے تھا نیز وہ تمام کتابیں بھی ضبط ہونی چاہئیں تھیں جن میں اکابر اہلسنت و جماعت کے خلاف اتہام اور گالم گلوچ کا سلسلہ روا رکھتے ہوئے ”اس بازار“ کی روایتی زبان استعمال کی گئی ہے اور یہ زبان ان لوگوں نے استعمال کی ہے جنہیں بدقسمتی سے مولوی سمجھا جاتا ہے حالانکہ کوئی شریف انسان اس طرح کی زبان استعمال کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

اور خوشی اس بات کی ہوئی ہے ہمیں اندازہ ہو گیا ہے کہ ہماری محنت ضائع نہیں ہوئی بلکہ اس سے ”رضا خانیت“ کے ایوان میں زلزلہ ضرور اٹھا ہے اور ”رضا خانیت“ یہ دیکھ کر کہ میرے مکروہ غیچہ سے نقاب نوچ دیا گیا ہے۔ اور اب عوام ہماری فریب کاریوں اور غلط کاریوں کو دیکھ سکیں گے اور یوں ہمارے ساتھ نفرت کی جانے لگے گی۔ پیچھے اٹھی ہے اور اس نے اس تصنیف کا جواب دینے یا اپنی غلط کاریوں کا اعتراف کرنے کی بجائے حکومت کے سامنے یہ فریاد اور وادیا کر نے میں عافیت سمجھی ہے کہ ”یا سرکار! ہم آپ کے خاندانی ٹاؤٹ۔ انگریز کے وقت کے پرانے مخبر، خیر خواہ و ہمدرد اور تاحیات دلال ہیں۔ ہمیں سعید احمد قادری کے تازیانے سے بچاؤ۔ خدا را بچاؤ تاکہ ہم پہلے کچے طرح سیدھے سادھے مسلمانوں کے آنکھوں میں دھولے جھونک کر آپ کے حقیقی نمک ادا ہی کرتے رہیں۔“

چنانچہ حکومت نے ان ہمیشہ کے "پنوں" کی اشک شونی ضروری سمجھی اور یوں یہ کتاب ضبط ہو گئی۔ اب جبکہ حصہ اول ضبط ہو چکا ہے۔ حصہ دوم اشاعت کے لئے پوری جارہا ہے اور حصہ سوم زیر طبع ہے۔ ہم حکومت اور بریلوویوں کو آپس میں رشتہ دار سمجھتے ہوئے اتنا کہنا انتہائی ضروری سمجھتے ہیں کہ آپ نے اس کتاب کا حصہ اول ضبط کیا بہت اچھا کیا! ہم حصہ اول میں درج تمام تر حوالہ جات کی صحت کے ذمہ دار ہیں صرف کتاب کو ضبط کرنے سے معاملہ ختم نہیں ہوا آپ ملک کی کسی عدالت میں ہمارے خلاف مقدمہ چلائیں ہم ثابت کریں گے کہ یہ حوالہ جات سوفی صدمہ درست ہیں اور ان میں کسی طرح کی خیانت نہیں کی گئی اگر ہم یہ ثابت نہ کر سکیں تو ہم مجرم ہوں گے اور ہر سزا کے لئے تیار! لیکن اگر یہ حوالے درست ہوں اور یقیناً درست ہیں تو فوری طور پر ان تمام کتابوں کی ضبطی کا اعلان بھی ہو جانا چاہیے جن میں یہ قابل اعتراض اور کفریہ مواد پایا جاتا ہے تاکہ انصاف کے تقاضے بھی پورے ہوں اور آئندہ کیلئے بھی اس طرح کی تصنیفات کا رستہ بند ہو جائے۔ بصورت دیگر ہم یہ سمجھنے اور کہنے پر مجبور ہوں گے کہ بریلویت کے پاس اپنے دفاع اور وکالت کے لئے کچھ نہیں ہے۔ اور حکومت نے اپنے پاس وفادار غلام کو مسلمان عوام کے غیض و غضب سے بچا کر اپنے دامن میں پناہ دینے کی کوشش کی ہے۔ اور ملک کے تمام طبقوں کے ساتھ مساوی سلوک کرنے کی بجائے انصاف کے تقاضوں کو پامال کیا ہے۔ فقط عبد الرؤف فاروقی کامونکی گوجرانوالہ